الحمدللہ کہ کتاب مستطاب تفسیر
سورۂ یوسف علیہ السلام
باہتمام سید محمد علی عفی عنہ

جمال اور حسن اسکو ایسا دیا
مگر یہہ کہ تھا حسن یوسف کا خوب
روایت ہے عقل و فراست کے دس
گئے ان سے ادریس کو نو عطا
اسیطرح سے علم کو جان تو
دئے نوح کو ان سی نو لی بہ بی
اسیطرح دس حصہ صفوت کے جان
اسیطرح سے صبر دس جز ہوا
صلابت کے بھی حق نے دس جز کئے
تو خط و کتابت کی دس حصہ جان
فصاحت بلاغت کی دس جز و نیک
رہا ایک باقی جو حسن و جمال
ملا ایک حصہ بخلق خدا
روایت کہوں ابن حارث سے ہے
کہ یوسف کی جب دم ہوئی قبض جان
وہاں جا کے کی ڈھیل اس نور نے
طلب کی خدا نے محمد کی روح

نہ اسکے تھا ایسا نہ پیچھے ہوا
تھے مفتون اسپر ہزاروں قلوب
رکھے جزو اللہ نے حسن کے پس
رہا ایک سو سارے جہان کو دیا
کیا اسکے دس حصہ جہان تو
اور ایک سارے دنیا پہ تقسیم ہین
ہین یحیی کو نو ایک دنیا کو مان
نو ایوب کو ایک بخلق خدا
ہین موسی نے نو ایک سب کے لیے
ہین عیسی کو نو ایک سارا جہان
محمد کو نو ساری خلقت کو ایک
ہوئے اسکے دس حصہ بی قیل و قال
کیا باقی یوسف کو حق نے عطا
خدا اس سے راضی ہو وہ یوں کہے
چلا نور اسکا سوے آسمان
وہ لٹکا رہا مثل قندیل کے
اسے نور یوسف کی تھی مستفتح

دے ہین آیتین ساری قرآن کی — کھلی ہین مرادین نہین ہین چھپی
نہین فائدہ اہل طغیان کو — ہدایت ہی انسے مسلمان کو

اِنَّا اَنزَلْنَاہُ

ہمین ہمنے اتارا ہے قرآن کو — کہان ایسی طاقت ہے انسان کو
محمد نے پہنا اسے سچ کہا — کہ کہتے تھے کفار ہر وقت آ
کہ اللہ کی یہہ نہین ہے کتاب — محمد نے اسکو بنایا ہے آپ

قرآناً عربیاً

عرب کی جو بولی مین اترا قرآن — سبب یہہ کہتے تھے کفار وہان
عجم کا ہے ایک شخص بلعاس نام — نبی کو سکھاتا ہے وہ یہہ کلام
عجم سی کو نی تاکہ نسبت نہ دے — زبان عرب مین اُتارا اسے
نبی نے کہا ہے کہ ہین تین چیز — عرب کو رکھو ان کے باعث عزیز
عرب ہون مین قرآن عربی مین ہے — کلام اہل جنت بھی عربی مین ہے

قرآن کی فضیلت مین

فضائل مین قرآن کی ہے یہہ فصل — کہ سب نقل قرآن ہے سب کی اصل
کتاب اور فرقان ہے اسکا نام — حکیم اور مہین بھی اسے نیکنام
عزیز اور محکم خدا نے کہا — اور ایک نور بھی نام اُسکا لیا
اسی طرح قسمت سے اسکے ہین نام — کتاب خدا مین لکھے ہین تمام

ضروری ہوا رزق کھانا تجھے | نہ تھا رزق کا کچھ ٹھکانا تجھے
اگر اخلق پر تیری میں قوت کرے | جو عاجز ہوا لے گیا قوت کرے
کہا میں نے اُسکو نہیں کیا سنا | خدا نے کہا رزقکم فی السما
فلک پر ہے روزی جہاں کی تمام | زمین پر نہ ڈھونڈو تم اے عقل خام
یہ سنتے ہی تلوار دی اُسنے ڈال | ہوا اس عمل سے وہ صاحب کمال
رہا صبر کو بیٹھ وہ مرد دین | کہ اتنے میں دو نان تازہ وہین
ہوئے ظاہر اسپر کچھ اک مشتی ربا | پیالے میں گرم اور تازہ دھوا
پھر یہ حق کا اُسکے لگا اُسکو پھل | گیا ڈوبتا ڈوبتا پھر سنبھل
کہا اُسنے تو نے ہدایت کی راہ | دکھائی نہ تجھے تجھکو دوسے الٰہ
بہت اس سے زیادہ ہدایت تیری | کہ آسان کی تو نے مشکل اُڑی
تعجب ہوا مجھکو اس بات کا | کہ دن ہو گیا کس طرح رات کا
پھر آیا میں مکے میں کرنے طواف | کرتا ہوں گنہ میرے سارے معاف
اسی یار کو میں نے پایا وہان | لگا پوچھنے مجھ سے تو یہاں کہاں
وہ ہے تو کہ جسنے ہدایت کیا | تجھے دم میں صاحب ولایت کیا
کہا میں نے ہے اصمعی میرا نام | کہا ہاں یہ بن میں تھا تجھ سے کلام
لگا کہنے اے اصمعی صبح و شام | وہ ہیں نان آتے مجھے لا کلام
اور ایک شوربے کا پیالہ ضرور | فرشتہ لے آتا ہے میرے حضور

پس از ہفتہ دیکھا اُسے خواب مین بہت خوش بہت آب و تاب مین
کہا مین نے درجہ کہان سے ملا کہ کیا تو گل کیطرح سے کھلا
کہا سب یہہ برکت ہے قرآن کی رہا اسنے غم سے نہ پہرے بہاگی
ہے عیسیٰ نبی سے روایت تمام خدا ان پہ بہیجے درود اور سلام
کہ گذرے کسی قبر پر ناگہان فرشتے بہت جمع دیکھے وہان
کہ مین کر رہے سخت اسپر عذاب وہ روتا ہے غم سے بچشم پر آب
جو پہر بہت کے آئے تو دیکھے مین کیا فرشتے مین رحمت کے نے انتہا
طبق نور کے اُن کے ہاتھون مین تہا اسی قبر مین نور کو وہ بہرا
تعجب کیا اور کہا یا خدا مجہے بہید اسکا ذرا دے بتا
کہ اتنے مین کیا اسپہ رحمت ہوئی کہ موقوف سب اسکی زحمت ہوئی
نبی کو ہوا حکم رب العباد کہ تہا یہہ گنہ گار اور نامراد
گناہون کا اسپر ہوا تہا عذاب عمل بد کے کرنے سی تہا یہہ خراب
حمل اسکی بی بی کو تہا بعد مرگ تولد پسر ہوگیا بعد مرگ
بڑا جب ہوا اسکی ماں نے شتاب معلم کو سونپا اُسے دی کتاب
پڑہی اسنے بسم اللہ اور میرا نام لیا اسکے سبب عذاب اُٹہا تمام
روایت یہہ ہے جب حفص نے یون کہا نہین اسکے کہنے مین شک کچہہ ذرا
ہوا میرے ہمسایہ مین ایک جوان سب اسمین تہے دوزخی کے نشان

کہا مین اگر سمعنے قرآن سے | نہ سمجھے پڑھے لفظ پہچان کے
مقرب بترا تو بھی ہو یا نہو | کہا گو نہ سمجھے وہ قرآن کو
ولیکن وہ الفاظ منہ سے کہے | غرض ہو کے مشتاق اسکو پڑھے

در سبب نام نہادن قرآن

بھلا نام اسکا ہے قرآن کیون | خبر مین اب اسکے بھید کی تجھکو دون
کہ قرآن کے معنے ہین نزدیک کے | جو لفظ اسکے آپس مین نزدیک تھے
اسیواسطے نام قرآن ہوا | اور ایک نقطہ اسمین سے تھے دون بنا
کہ جسطرح حرف اسکے ہین متصل | خدا سے یونہین قاری جا ملیگا
کلام اسکے ہین سب باشوق و ذوق | اسیطرح قاری بھی ہو سب پہ فوق
ہے مخلوق عاجز کہ اسکے مثال | نہین ایک آیت نہین ہے مجال
اسیطرح پڑھنے کا اسکے ثواب | نہین عقل مین آوے اسکا حساب
نہ ہو جیسے قرآن زیادہ نہ کم | اسیطرح قاری ہین سب یکقلم
کہ درجے مین سارے وہ ہین اولیا | نہ زیادہ نہ کم اسکے درجہ ذرا
نہین جیسے قرآن کی کچھ مثال | اسے سمجھ تم ایسا ہی قاری کا حال
پڑھے جب کہ قاری کلام خدا | خدا اسکی طرف سے یہہ ہووے ندا
کہ جسطرح تو نے کیا مجھکو یاد | اسی ڈھب سے کرتا ہون مین تجھکو یاد
نہ بھولا ہے دنیا مین مجھکو جو تو | نہ بھولون مین عقبی مین تجھکو بھو

کہا تب تو سائل نے اے نیک دین — تو ہے کون بولا ہون تیرا یقین

مین الحمد ہون وہ کہ تو نے جسے — نہ سمجھا تھا تعظیم و تکریم سے

لعلکم تعقلون

کہا جان لو تم خدا نے بھلا — تمہارے لئے اسمین کیا کیا کہا

نہین دین اسکو نہین جسکو عقل — نبی سے ہمارے سنی ہے یہہ نقل

کسی نے کہا سے کہی یہہ باتی — دوانہ نہ جنت مین جاوے کبھی

کہا عقل سے ہے یہہ میری مراد — کہ ایمان ہو اسکو تو رکھے اسکو یاد

نہ یہہ ہے کہ ہو اسکو دنیا کا ہوش — کرے دین کی بابت کا کچھہ کوشش

یہہ سنکر کے قصہ یہودی تھے جتین — مسلمان ہوئے دل مین لائے یقین

نحن نقص علیک احسن القصص

ہم اک تجھہ پہ کرتے ہین قصہ عیان — وہ ہے سارے قصون مین بہتر بیان

کہا اسلئے اسکو احسن قصص — کہ یوسف ہوا احسن الناس سبھی

سنو تم نبی نے ہمارے کہا — عبادت ہے منہہ نیک کا دیکھنا

بیان نیک سے اولیا ہین مراد — کہا بعض علما نے اے نیک ذات

کہون تم سے مین حسن قرآن کا — کہ ہے امر و نہی اسمین سب کچھہ لکھا

اور امثال و اخبار و وعد و وعید — سبھی خیر و شر اور شقی و سعید

حساب و ثواب اور عتاب و عطا — ہزار علم سے ہے بھری یہہ کتاب

اور ان دونونکی دو بہن تھین سگی · روایت یہہ ہے عالمونسی سنی
جو پیدا ہوی یوسف نے دیکھو الک · گئی حسن کی آسمان تک چمک
تولد سے انکی یہہ برکت ہوئی · گیا قحط ہر یک کو فرحت ہوئی
درختون پہ کلیان ہوئین سب شگوفے · ہوا پانی ہر جا روان زود زود
ہوئے خوش وہانکے وحوش و طیور · کیا قدرت حق نے اپنا ظہور
فرشتون نے صف باندھا یون کہا · کہ ہے خالق النور رب السما
ملائک خوشی سے پھرے جا بجا · یہہ مژدہ سنایا ہر اک شی کو جا
بہار چمن مین ہر جا گئے پھول کھل · خوشی سے کھلے سارے شہر و زمین دل
درخت ایک تھا صحن یعقوب مین · نہایت ہی خوبی و اسلوب مین
یہہ خاصا تھا اُسکا کہ یعقوب کے · جو اولاد ہوتی تو اُس نخل سے
نکلتی وہین شاخ یک بید رنگ · وہ بڑھتی تھی لڑکے کے بڑھنے کے سنگ
جب ہوتی تھی بیٹے کی مضبوط جوڑ · وہ شاخ اسکو دیتا تھا یعقوب توڑ
اسیطرح گیارہ ہوئین اُسکی شاخ · ہوا جب کہ یوسف کا دامن فراخ
نہ نکلی کوئی شاخ اسکے لئے · کہ یعقوب وہ شاخ توڑ اسکو دے
جوان جب ہوا وہ علیہ السلام · ہوا حسن کا اسکے شہرہ تمام
نہ تھی بھائیون کو یہہ طاقت کہ آ · کبھی اسکے چہرے کو دیکھین ذرا
سبب یہہ کہ چہرہ تھا مانند ماہ · نہ پڑتی تھی چہرے پہ اسکے نگاہ

برس سات کے جبکہ یوسف ہوئے
خدا نے دکھایا عجب خواب سے

بیان خواب دیدن مرتبہ اول یوسف

خدا نے دکھایا عجب اسکو خواب
ہوا جس سے ذی شان عالی جناب

سنو ماجرا خواب کا تم تمام
کہ سوتے تھے یوسف علیہ السلام

دھرے سر کو زانو پہ تھے باپ کے
ہوئے اسمین مغلوب وہ خواب کے

جو دیکھیں تو جنگل ہے یک لق و دق
نہیں واں ہے بستی کا ذرہ رمق

گئے بھائیوں ساتھ یوسف وہاں
کہ جنگل سے تالاب ہیں سب لکڑیاں

چلے واں سے پھر کر تو لکڑی کے بار
اُتارے وہاں سب نے سب ایکبار

ہوا بار یوسف کا سرسبز سب
لگے اسکو پھل اور پتے عجب

سب ان بھائیوں کے تھے جو بار
گئے سارے سوکھ نہیں بے اختیار

کیا سجدہ یوسف کے اس بار کو
وہ باروں نے سب مل کے تیار ہو

پھر اسنے سکانوں کو سب نے ہت
کھلی آنکھ یوسف کی اسمین اچٹ

کہا اسکو یعقوب نے کیا ہوا
کہ سوتے سے تو یکبیک چونک اٹھا

کہا میں نے دیکھی ہے اسطرح خواب
دیا اسکو یعقوب نے یون جواب

کہ یہ خواب ہے تیرے حق میں بھلا
کہیں بھائیوں سے نہ کہنا ذرا

کہا گر کے یوسف نے اس خواب کو
سبھی بھائیوں نے بھی جو ہو شوق تھا

دلوں میں لگے کہنے کھا کر کے پیچ
کہ یوسف کی ہوگی یہ سب خواب ہیچ

پھر اُس بعد یعقوب کا تھا یہہ حال — کہ یوسف کا ہر وقت رکھتے خیال

کسی سے نہ پہنچے کہیں رنج و درد — لگی بھائیوں کی اُسے آہِ سرد

خواب دیدن بار سیوم یوسف علیہ السلام

نہم سال میں پھر یہہ دیکھا تھا حال — قضا نے دکھایا اُسے یہہ خیال

جب اُس خواب میں دو پہر گذرا بس — تو دیکھا کہ ہیں گرگ جنگل کے دس

ہر ایک کا یہی تھا اُنہیں سے یوسف اُپر نیت — ارادے میں اُن سبکے سب ایک تھا

پھر اُنہیں سے یک گرگ نزدیک آ — لیا اُسنے یوسف کو منہہ میں اُٹھا

پڑا پھر زمین پر وہ منہہ سے نکل — لگا آہ کرنے زمین پر سنبھل

کبھی جاگے یعقوب سے پھر یہہ خواب — کہ آیا تلے ابر کے آفتاب

سُنا جب یہہ یعقوب نے ماجرا — نگہبانی یوسف کی کرنے لگا

جدا اُس سے ہرگز وہ ہوتا نتھا — سلانے بغیر اُسکے سوتا نتھا

خواب دیدن مرتبہ چہارم یوسف ع

ہوا سال دسویں میں یہہ اسکو خواب — کہ کہتی ہے اُسکو خدا کی کتاب

شب لیلۃ القدر کا روز تھا — اُسی دن میں شمع دل افروز تھا

کہ یوسف تھا یعقوب کے گود میں — اُسی اپنے محبوب کے گود مینا

یکایک اُٹھا چونک کر خواب سے — وہ ہوکے غمین جان بیتاب سے

بہت خوف و ڈر اُسکے دل پر ہوا — لیا باپ نے اُسکو چھاتی لگا

ستارے تھے سب اور شمس و قمر | مجھے سجدہ کرتے ہین باور تو کر
یہہ الفاظ آیت کا مطلب ہوا | کرون اب بیان اسکی تعبیر کا
ستارونکو بھائی تو یوسف کے جان | یہہ شمس و قمر باپ و خالہ کو مان
کہا جب کہ یعقوب سے یہہ خیال | ہوا بھائیونکا خطر یہہ کمال
دن اور رات مین اکدم کو جدا | نکرتے تھے یعقوب انکو ذرا

حکایت بنابر تمثیل

کہے ہے جنید ایکدن کا بیان | کہ بغداد مین مینے دیکھا عیان
کہ ہے ایک لڑکا پری کے مثال | اسے حسن حق نے دیا ہے کمال
اور ایک شیخ کے ہاتھ داڑھی مین ڈال | لگا چومنے اسکے کئے شیخ گال
کہا مین نے لڑکے سے تونے جب | کہ اس بات پر تجھکو جھڑکینگے سب
کہا اسنے ہیگا یہہ عاشق مرا | جو چاہون کہون اسکو مین تجھکو کیا
محبت کا دعوا ہے مجھسے اسے | بلا تین دن سے نہین ہیہ تھے
یہہ جھوٹھا جو دعوی مین اسنے ہوا | تو اسواسطے اسکو دی یہہ سزا
یہہ سنکر کے اسجا مین غش کیا | بہت بات پر اسکے عشق کیا
جب آئی افاقت مجھے اور حواس | کسی نے کہا آسکے یون میرے پاس
بتا مجھکو بیہوش کیون ہو گیا | کہا مین کہ جو شخص عاشق ہوا
ملے وہ نہ معشوق کے پاس سے | برا یا بھلا اسکو کچھ کہے

کہا پھر یوسفؑ نے یون باپ سے / کہ ہے عرض سننے میری آپ سے
تو دیکھا ہے مین نے یہ چاند سورج کا حال / کرین سجدہ آگے میرے سر کو ڈال
ستارے ہین مثل ٹھیکرے کے دو نو خموش / خدا نے دیا ہے مجھے عقل و ہوش
میرے حسن مین اور انمین ہے فرق / بہت بلکہ جون غرب سے تا بشرق
کہا جب یہ یوسفؑ نے قصہ تمام / تو سنکر کے یعقوب علیہ السلام
بہت ہو کے غمناک غش کر گیا / سب آنکھون مین خون جگر بھر گیا
بہت اشک آنکھون سے گرنے لگے / وہ موتی سے پلکون سے جھڑنے لگے
کہا پھر یہ یوسفؑ نے اے میرے باپ / ہوئے اس طرح کیون الم ناک آپ
کہا پھر یہ یعقوب نے خیر ہے / خودی سے خدا کو بڑا بیر ہے
کہا تو نے اسوقت وہ مین ہو نہین / کہ خورشید و مہ آکے سجدہ کرین
بہت ہے بری خود نمائی تو جان / مصیبت کو سر پر اب آئی تو مان
کہا ہے یہ صاحب اشارات نے / نہین دل کیا اسکی اس بات نے
کہے چار لفظون کو جو نیر ملاشہ / ہلاکت مین ڈالے ہے اسکو خدا
وہ ہین نحن و عندی انا ور لی / کہا جسنے حق سے بلا اسکو دی
سمجھو تو کہ نحن کے معنے ہین ہم / فرشتون نے اسکو کہا ہو کہ ہم
پڑی ان پہ آگ اور سب جل گئے / خدا کے غضب سے وہ جل بل گئے
انا مین کے معنون مین ہے جان لو / کہا اسکو شیطان نے مان لو

خدا نے بزرگی اسکی امت کو دی
بیان اسکا حضرت نے ایسا کیا
خوشی یہان کی ہے خواب نیک اسکا
رسول خدا نے کہا ہے سنو
بہت خواب جھوٹھی ہو بدکار کی
رسول خدا نے یہہ فرمایا
برا ہے بہت جھوٹھ کا بولنا
نبی کی طرف سی کسی نے اگر
کہے گا اسے حقتعالی عذاب
اسیطرح جو جھوٹ کتنی بیچ لے
جسے کردیا باپ اور ماں نے عاق
صحابہ کو بیہرے کہے جو برا
کوئی خواب جھوٹھی کسی سے کہے
اسیطرح منکر جو ہو خواب کا
کوئی خواب اپنی جو جھوٹھی کہے
کہ جنگاریون میں بٹھاوین اسے
پھر آتش میں دوزخکی دین اسکو ڈال

کہ یہہ دین و دنیا کی جس سے خوشی
ملے دو نو خوشیونکا جس سے پتا
خوشی آخرت کی ہے جنت نشان
کہ نیکون کی سچی ہے خواب یہ
نبی نے خبر اسطرح ہمکو دی
کہ یہہ چند باتون کا کرنا برا
برا سب سے حضرت پہ یہہ جوڑنا
کہے بات جھوٹھی انھی سے اگر
بن آویگا کچھ بھی نہ اسسے جواب
عذاب اسکو دوزخ کا اللہ دے
قیامت کا دن ہو بہت شاق
عذاب اسکو بیشک کریگا خدا
عذاب ہے خدا بین وہ دائم رہے
کریگا عذاب اسکو بیشک خدا
خدا اسکو اسطرح تکلیف دے
جو بٹھیا نجاوے لٹاوین اسے
بہت ہی پھر آیا ہے اسکا وبال

کریںنگے وے تجھ سے فریب اور دغا
کہا پھر یہہ یوسف نے کیا انبیا

کیا کرتے ہین آ کے مکر و فریب
کہا تو نہ سمجھا فراز و نشیب

اِنَّ الشَّیطَانَ لِلاِنسَانِ عَدُوٌّ مُّبِینٌ

یہہ تحقیق شیطان انسان کا
عدو ہے کھلا یہہ خدا نے کہا

یہی بیت آیت کی تفسیر ہے
پھر آگے بڑی اسکی تقریر ہے

کیا منع یوسف کو جب باپ نے
لگا خوف سی اسکا دل کانپنے

کیا ظاہر اسنے نہ احوال خواب
ولیکن نہ شمعون کی سن شتاب

کہا بھائیون سے یہہ احوال سب
انہین آیا سنکر کے طیش و غضب

بڑا جرم ہے جب کرو افشا راز
خدا کے ہے نزدیک افشائے راز

یہہ بولا ہے شبلی نصیحت کا بول
کہ چار عورتون نے دیا بھید کھول

کہی ام شمعون نے یوسف کی بات
زن نوح نے نوح کی واردات

زن لوط نے لوط کا حال نہا
کہا قوم سے انکی سب برملا

اور حفصہ جو بیٹی عمر کی تھی جان
نبی کا کیا بھید سب پر عیان

خدا نے شکایت کہی تین کی
انھون نے حفاظت نکی دین کی

چھپایا خدا نے نخت حفصہ کا عیب
وہ ہے عالم السر دانا غیب

کہا ابن عباس نے یہہ کلام
کہ یوسف کے بھائی علیہ السلام

اکٹھے ہوئے گھر میں روبیل کے
سبھی جمع اسجا پہ آکر ہوئے

حسد کرنے والا ہے گمنگر ہوا — نہیں اسکو حق کی قضا پر رضا

نہوتا ہے حاسد کے کچھ دل مین نور — خدا کی ہے رحمت سے ہر وقت دور

نہ مشرک مین اور اسمین کچھ فرق ہے — گناہون مین سر تا بپا غرق ہے

خدا کی ہین بخشش کے منکر ہے وہ — انہین حق تعالے کی گر نعمت نہو

یہہ سمجھو علامت ہین حاسد کی وہ — بھلا آگے پیچھے مرے عیب جو

حکایت

حکایت ہے موسیٰ بن عمران سے — ملے ایکدن رہ مین شیطان سے

اُٹھایا عصا تا کہ مارین اُسے — زمین پر ہوا سے اُتارین اُسے

کہا اُسنے موسیٰ مین ڈرتا نہین — تمہارے مین مارے سے مرتا نہین

صفائی سے دل کی مجھے ہووے ڈر — نہین زور کا مجھکو خوف و خطر

کہا پھر یہہ موسیٰ نے مجھکو بتا — ہین دل کی صفائی کے اسباب کیا

کہا ایک نہ کیجے کبھی حسد — کہون دوسرا یہہ ہے حفظ جسد

وہ ہے انتظار حسد تیرا — مین سنئے حسد کے تجھے دون بتا

غرض پھر لطا ب حسد کو تو جان — اُسے ہونا برحق قیامت مین مان

کہا پھر یہہ موسیٰ سے شیطان نے — شقیون کے سردار سلطان نے

وصیت کرون تجھکو اے نیک ذات — نہ ہرگز کبھی کیجیو تو یہہ بات

سنو پہلی تم یہہ نہ کیجو حسد — حسد ہے نہایت برا اور بد

کہا ابن عباس نے اس پر ذرا	کہ مطلب ہے تاویل احادیث کا
سو تعبیر خواب اسکو تو جان لے	یہی علم یوسف کا تو مان لے

وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ

کرے نعمتیں اپنی تجھ پر تمام	نبوت تجھے دے خدائے ذو الانام

وَعَلَىٰ آلِ يَعْقُوبَ

کیا ہو آل یعقوب پر بس کرم	نبوت کا درجہ نہوا ہے کم

كَمَا أَتَمَّهَا عَلَىٰ أَبَوَيْكَ مِن قَبْلُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ

ترے سب پہلے باپوں پہ جیسے تمام	نبوت کی نعمت ہوئی اختتام
براہیم و اسحاق کو انکو جان	اسیطرح ہو تو نبی اسکو مان
ہے تحقیق رب تیرا دانا علیم	کرے کام حکمت سے وہ ہے حکیم

فصل

ہے اس فصل میں علم کو بیان	کروں اسکی تفصیل کامل عیان
خدا جل و اعلیٰ کے دستن انبیا	کہ دو اس طرح کا علم ان کو دیا
بزرگی ہے سب چیز پر علم کو	کہ درجہ بڑا سب میں عالم کا ہو
سمجھ لے تو اسکو نبی نے کہا	شفاعت کریں تین روز جزا
ہے اول نبی اور عالم کو جان	شہیدوں کی پھر تو شفاعت کو مان

نبی کو ہمارے دیئے سب علوم | عرب اور عجم میں پڑی ان کی دھوم
دیا علم یوسف کو تعبیر کا | وہ ہے علم رویا کی تفسیر کا
یہ سب علم ظاہر ہیں قرآن سی | وے سمجھیں جو واقف ہیں ایمان سی

لقد کان فی یوسف واخوته آیٰت للسائلین

جو یوسف کی اور بھائیوں کی خبر | کہی حق تعالی نے سب کھولکر
یہ احوال حق نے بیان جو کئے | نصیحت ہے سب سائلوں کے لئے
خبر دی ہے جس طرح سی اس میں جہان | ہے جس میں چھپا اسکے اندر بیان
قریبوں کی اس میں جدا اونکا حال | بعیدون کی الفت ہے یکسال
ہے یوسف کے قصے کا پہلا بیان | رسولونمین ثانی یہہ ہے اون
کہ بھائی تھے یوسف کے اکثر رسول | کبیرہ ہوا ان سے اسکو نہ بھول
ہے بھیڑیا کا یعقوب سے بولنا | سیہ بات ہے اسکو مت بھولنا
ہے لڑکے پہ چھوٹے وحی کا اتار | کہوں بات میں کو سن اے ہوشیار
کہ یوسف کا تھا عمر تھوڑا ہی حل | چھپتی بھی خبر تم سے دیتا ہوں کھول
وہ رونے میں چھوٹے تھے بھائی تمام | جو رو رو دیا باپ کو آسرام
کلام خدا جان تو سات تین | کہوں تجھ سی سن لے تو اب آٹھویں
جو یوسف کو دیکھا تو سب خاص و عام | تحیر میں مصری ہوے تھے تمام

جو کوئی خدا واسطے قصد کرے | مسلمان سے ملنے چلے اسکے گھر
خدا ایک فرشتے کو نازل کرے | فرشتہ پھر اُس شخص سے یون کہے
کہ جاتا ہے تو کسواسطے اسکے پاس | تو کچھ اُس سے لینے کی رکھتا ہے آس
کہے مین چلا ہون خدا کے لئے | نہ دُنیا کی کچھ مدعا کے لیے
کہے یہہ فرشتہ بشارت ہے تجھے | کہ حق نے یہہ کی ہے بشارت تجھے
تمین دونو کو بخشا اُسے اور تجھے | کہ واجب ہے جنت کا دینا تجھے

وَنَحْنُ عُصْبَةٌ

کہا بھائیون نے یہہ حالانکہ ہم | جماعت ہین ہم سب محبت سے ہم
کہون تجھسے عصبہ کے معنے مین بات | زیادہ ہون یا دس سے جان اور بس
مراد اس جگہہ تو جماعت کو جان | یہہ یوسف کے تھا بھائیون کو گمان
کہ الفت ہے قوت اور کثرت کے ساتھ | نہ سمجھی ہے سب چیز قدرت کے ہاتھ
یہہ ابن مغیرہ نے دل مین کہا | نبوت ہے ہونا بہت مال کا
سکندر سمجھتا تھا اک سہل بات | کہ لی اپنی حکمت سے سب کائنات
نہ سمجھا تھا احوال تقدیر کا | کہ اس جا نہین کام تدبیر کا
ہوئین انکی تدبیرین ساری خلاف | رہے اپنے مطلب سے تینون یہہ صاف

إِنَّ أَبَانَا لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ

یہہ تحقیق جانو ہمارا کلام | ہین ظاہر ضلالت مین والد کے کام

نہو عاق کو کوئی جنت نصیب — غضب میں خدا کے رہیگا قریب

کہ جنت میں جاوےگا سو عمل — ہیں سب ارکان دین اُس سے مخل

خدا کی رضا باپ ماں کی رضا — ہے خفگی سے اُنکے خدا بھی خفا

عذاب عاق کو قبر میں ہو بڑا — کیا ہووے جس طرح شکر خدا

یہہ بھی نہ تھا جو کرے ہے زنا — ولیکن پڑوسی کی جورو سی جا

کہا بھائیوں نے پھر آپس میں ملا — ذلیل اُسکے کرنے کو باہم ملا

اِقْتُلُوا یُوسُفَ اَوِ اطْرَحُوهُ اَرْضًا

کرو قتل یوسف کو یا ڈال دو — یہہ فتنہ زمین پر ہی بن تال دو

زمین ہو کوئی اُس شہر سے دور — اُسے ڈال دو اُس جگہ پر ضرور

یَخْلُ لَکُمْ وَجْهُ اَبِیْکُمْ

تو فارغ تمہارے لئے باپ ہو — منہہ اُسکا تمہاری طرف آپ ہو

نہ پاویگا یوسف کو جب اپنے پاس — ہماری طرف پھر کریگا قیاس

یہہ تدبیر ساری تھی اُنکی خطا — ہوا اُن سے ہے دل سخت یعقوب کا

تھا یا کچھ الفت سے اُنکی نہ پھل — کیا اُن سے یعقوب آنکھیں بدل

وَتَکُوْنُوْا مِنْ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِیْنَ

پھر اُس بعد ہو قوم صالح تم — سعادت کا رستہ نہ ہو تم سے گم

مراد اُس سے توبہ تھی اُن کی ضرور — کہ توبہ کرین وے پہہ کرکے قصور

شقی ہے جو پہلے کرے سب گناہ — وہ پیچھے سے دیکھے پہ توبہ کی راہ

شقی ہے جو توبہ کرے رات کو — سحر ہو گنہ کی کرے بات کو

برابر ہے جسکی دو دن کی جان — نبی نے کہا ہے تو سچ کر مان

اُسے اس تجارت میں ٹوٹا رہا — عبادت کا مال اسکا ٹوٹا رہا

ہوئی آج جس شخص کی کل سی بد — یہہ گزرا دن اسکا بکین و حسد

پڑا اُسکی گردن میں لعنت کا طوق — ہوا کار بد میں وہ شیطان پہ فوق

عبادت ہوئی جسکی اکدم کی فوت — اُسے اپنے جینے سی بہتر ہے موت

ہے صالح جو قرآن میں قولِ خدا — تجھے اُسکے معنے میں اب دون بتا

وہ صالح ہے جو کوئی توبہ کرے — گناہوں سے اپنے پھر الٹا ڈرے

ہوا اُسکو اس خوف سے پھر گریز — رہے عمر بھر اپنی وہ رہ براہ

رکھے ظاہر اور باطن اپنا جو ایک — اُسے مرد صالح تو جان اور نیک

وہ صالح ہے جسکو خدا کی رضا — ہوئی حاصل اور اسپہ قائم رہا

وہ صالح ہے آنکھوں سے جسکے ہو ڈر — رہیں آنکھیں اسکی سب آنسوؤں میں تر

زبان اسکی ذکر سے ہے صبح و شام — دل اسکا خدا کی طرف ہو مدام

نہ خدمت سے نفس اسکا غافل رہے — محبت اسے حق کی حاصل رہے

وہ صالح ہے جسنے طریق رسول — کیا جان اور دل سے اپنے قبول

قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوا يُوسُفَ وَأَلْقُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ

گویا پالیا دل کا مطلب تمام
ہدی اور ان کی بشارت کا کام

فراست ہے مومن کی ڈر جاہیے
نبی نے کہا ہے یہہ سچ جانیے

نظر آوے اسکو بہت دور سے
یہہ دیکھے ہے سچ اللہ کے نور سے

سُنا جبکہ تونے یہہ مومن کا حال
نبی کو نہ کیوں ہووے راست کمال

کہا ابن عباس نے یہہ کلام
کہ یعقوب نے اپنے بیٹے تمام

جو دیکھے تو ہیں شکل بھیڑئیے کی سب
کریں ہیں وہ یوسف کی ہر دم طلب

ستارے کی صورت تھا یوسف تمام
سبب اسکا یہہ تھا سُن اے نیکنام

گنہگار ہوتا ہے بھیڑئیے کے طور
گنہگار ہی شکل بھیڑئیے کی ہو

ستارے کی صورت میں ہے پاک نظر
پڑا اسکے یعقوب کی سر سبب

وانا لہ لناصحون

ہم اسکے ہیں البتہ ناصح تمام
بھلا حسین ہو گا کہ رہینگے وکام

خدا نے کہی بھائیوں کی زبان
نہ دل کا کیا بھید ان کا عیان

اسی طرح مومن پہ مومن نظر
کرے قول اور اپنے افعال پر

بزرگوں کا ہے قول سُن کے احال
کہ ہیں چار پر چار جنبش محال

منافق پہ سچ بولنا سخت ہے
نہ بولے سوا جھوٹھ کے اور سے

حریص اور بخیل اور مرد حسود
محال ان سے ہیں نیکی کا وجود

دیانت مروت نصیحت کو جان
نہوان سے ہرگز تو سچ اے میان

پھر دیکھا کہ بھیڑے مین یوسفکے پاس — اور یوسف سے انکو ہے ہراس
اُسی خواب سے اُسکو ڈر ہو گیا — کہ بھیڑون کا دل پر خطر ہو گیا
کہا بعض نے سرزمین تھی وہ گل — کہ رہتا تھا بھیڑون کا اُسجا یہ غل
اُسی بات کا باپ کو ڈر ہوا — و لیکن وہی کام آخر ہوا

وَأَنتُمْ عَنْهُ غَافِلُونَ

تم اُس سے وہان جاکے غافل ہو — سب اُسمین کھانے مین شامل ہو
نہو کھیل و کھانے مین اُسکی خبر — کرے بھیڑیا اُس جگہ پر گذر
یہ مطلب سب آیت کا اتنا ہوا — پھر ایک فائدہ نکتہ و نمین بتا
سبب خواب یہ یعقوب کا تھا — سبب کیا کہ بھیڑون سے غافل کیا
کہا اسلئے اُسنے اِس قال کو — کہ پکڑے نہ حق اُن کے افعال کو
کہ جو کام نسیان و غفلت سے ہو — خدا اُس سے ہرگز نہ پکڑے کبھو
مفسر اِس آیت مین کہتا ہے بس — نکلتے ہین اِس مین اشارات دس
یہ اول کہ غافل ہو تم باپ سے — اور افعال سے اپنے اور آپ سے
ہوئی تم کو غفلت کئی راہ سے — تجارت سے اپنی اور اللہ سے
ہوئی کام اپنے مین غفلت تمام — کہ انجام اپنا نہ سمجھے وے خام
تھی انکو یوسف سے غفلت رہی — کہ کیا کیا کرامت اُسی نے دی
ذلیل اُسکے آگے ہوئے ساتوین — ہوئے اُسکے محتاج سب آٹھوین

کہا سب نے ماز و نکو روتا ہوں مین
سنہ پہ پیٹنے کو آنسو سی دہوتا ہوں مین

کہ آخر کیا مین نے غفلت سے کام
کیا کام میرا سب اُسنے تمام

برا تجھہ کو غفلت کا ہے دل مین درد
یہہ کہکر بھری اُسنے ایک آہ سرد

بھلا ایک دم سر وا اُدھر گیا
وہ غفلت سی اپنی بہت ڈر گیا

کہا پھر سبہون نے یہہ یعقوب سے
کہ تحکیم تھے اس بات پر خوب سے

وہ لیجائے بھیڑیا مفت ہو گیا
عجب شعبدہ ہم مین پڑا غُل مچا

وہ غصہ مین آجائے اپنے بہت
کہے ایک آواز ایسی کر خست

سنے جانور تو گرجا سل
نہین تو ہے اُسکی جان پر خلل

یہودا بھی ہم مین جو ہے غضب
وہ بیٹھے بھیڑیا نے کئے خون کب

جو بھائی ہمارا ہے روبیل نام
وہ غصہ مین بھیڑیا کو کردے تمام

کرے سر سے لے تا قدم سرکوب
بھلا ہم پہ غالب کوئی کیونکہ ہو

قَالُوا لَئِنْ اَکَلَہُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ

کہا باپ سی پھر کہ عصبہ مین ہم
جو کھاجائے بھیڑیا تو ہے یہہ ستم

مراد اپنی عصبہ سی رکھتے تھے دش
مین عصبہ کے معنے کہون تجھہ سی بس

کہ چالیس اور سات کے درمیان
عدد ہین جو تے اُنہین عصبہ جان

عدد ایک سے تین تک دون خبر
سمجھہ لے انہین بولتے ہین نفر

جو چالیس اور سو کے ہے درمیان
اُسے جان اُمت کہین بیگمان

کہا کیا حال تیرا ہے کہہ مجھ سے تو ۔ نہیں میں نے دیکھا تجھے خوش کبھو

کہا ایک پری کا ہوا میں غلام ۔ میرے دل پہ الفت کا مارا ہے دام

کہا میں سے نزدیک ہے یا کہ دور ۔ کہا ہے وہ ہر وقت میرے حضور

کہا میں سے تابع ہے وہ یا نہیں ۔ ملے ہے کبھی یا کہ ملتا نہیں

کہا میرے تابع ہے فرمان پذیر ۔ نہیں حسن میں اپنے رکھتا نظیر

موافق کہا میں سنے اور پاس ہے ۔ تو پھر تجھکو اس طرح کیوں یاس ہے

ہوا پھر کیوں اس طرح تیرا حال ۔ کہ ہر وقت رہتا ہے دل پر ملال

کہا شیخ تجھکو نہیں کچھ خبر ۔ قریب اور موافق سے ہے سخت ڈر

موافق جو ہو دلربا اور قریب ۔ ہو جلد اس سے قتل عاشق نصیب

مخالف کا اور دور کا یہ عذاب ۔ نہیں ہے جو ہے قرب میں اضطراب

جو نزدیک دلبر کے عاشق ہوا ۔ اسے قتل کرتی ہیں سو سو بلا

کہیں زلف و ابرو کہیں خط و خال ۔ کہیں ناز و غمزے کہیں رنگ لال

یہ سب قتل عاشق کو کرتے ہیں آ ۔ کہاں ان سے بچ کر وہ جاوے بھلا

فقط دور سے ہے جدائی کا ڈر ۔ کسو نا کسو طرح جاوے گذر

کہی باپ نے پھر یہ یوسف سی بات ۔ کہ تجھ پر ہوئی اس گھڑی ذکی برات

اگر تیری مرضی نہ ہوتی ابھی ۔ میں تجھکو اجازت نہ دیتا کبھی

جدا چاہیے کل ہو تو جا اسکے ساتھ ۔ پڑا ہے تو اب آپ سے انکے ہاتھ

جدا جبکہ ہونے لگے باپ سے
لگے عرض کرنے وہ سب آپ سے

کہ بھائی ہے یوسف ہمارا عزیز
ہمین اس سے بہتر نہین کوئی چیز

ہے تو تم نہ دل مین کرو کچھ خطر
کہ یوسف ہمارا ہے لخت جگر

کہا پھر یہہ بیٹون کو یعقوب نے
غمین ہو کے اس حق کے محبوب نے

نصیحت مین کرتا ہون سنیو ذرا
کہا دل مین تم رکھیو خوف خدا

خدا واسطے تم سے ہے ایک سوال
اسے مانیو [illegible]

جو یوسف ہو بھوکھا تو دیجو طعام
خبر اسکے پانی کا لینا مدام

بھٹکے ماندگی سے کبھی اگر راہ کی
قسم ہے تمہین پاک اللہ کی

اسے دوش پر اپنے لیجو اُٹھا
اسے رنج دیجو نہ بہر خدا

شتابی سے پھر آئیو لے اسے
اذیت کسی ڈھب نہ پہنچے اسے

کیا سب نے اقرار اس بات پر
کہ یوسف کو لے آئینگے جلد گھر

لگے رو کے یعقوب کرنے دعا
لیا پھر یوسف کو چھاتی لگا

کہا تجھ کو سونپا مین اللہ کو
کیا اب سپرد اسکی درگاہ کو

پکڑ ہاتھ پھر بھائیون کو دیا
سپرد ان کے یوسف کو آخر کیا

یہان ایک نکتہ ہے باریک سا
شراکت نہین رب کو بھاتی ذرا

کہ یوسف پہ مفتون یعقوب ہے
سوا حق کے کیون اور محبوب ہو

جو مومن ہوا دوست اللہ کا
اسے اور چیزون سے طلب کیا

کہا کیا کیا میرے بھائی کے ساتھ — کیا وہ نہ آوے گا پھر میرے ساتھ
کہا میں نے بیٹوں کو سونپا اُسے — کہ تا وے خدا ہم سے پھر لا اُسے
کہا انکو سونپا ہے تا وے تمام — کریں اپنی خدمت کا اُسکو غلام
جو تقدیر میں تھی وہی آ ہوئی — نہایت ہی یہہ بات بیجا ہوئی
اُسے فرصت اتنا یہہ تھوڑی ہوئی — گئی اُن کے پیچھے وہ دوڑی ہوئی
گئی دور سے جان اُسکی چھٹک — نکر کر کے یوسف کو گئی وہ لٹک
کہا بھائی تجھکو چھوڑونگی میں — ذرا ٹھہر کہ تجھ سے منہ موڑونگی میں
لگی رونے آنکھوں سے آنسو بہا — کہ یوسف تو ہمراہ اُن کے نہ جا
ذرا میرے اوپر تو کر نا نظر — ترے غم سے گھر میں مرجاونگی مر
گراں جان تیرا ہو اور ہو دل پہ شاق — نہیں کوئی دنیا میں غیر از فراق
مرض ہے یہہ اُسکی دوا کچھ نہیں — دوا اُسکی جز لا دوا کچھ نہیں
دیا بھائیوں نے بہن کو ستا — گئے لے کے یوسف کو جلدی بھگا
وہ رونے لگی درد سے زار زار — نہایت دل اُسکا ہوا بیقرار
کہا اُسکو یعقوب نے تو بھلا — ہے کس واسطے روتی کہہ ماجرا
کہا ایک گھڑی بعد آ میرے باپ — مجھے کیا تو کہتا ہے رووینگا آپ
میرے ساتھ رووینگا تو تم پھر — مجھے منع رونے سے تو اب نکر
خدایا نہ دے تو کسی کو فراق — بہت اُسکا ہوتا ہے کڑوا مذاق

سیرے پاس قتل اسکو کیجو نہ تم / کہ ہوتے ہین اُس سے سبہی ہوش گم
کسی نے کیا کچھ نہ سن التفات / وہی قتل کی دل مین ٹھانی تھی بات
ہوئی ایک درندکی پھر یہہ ندا / اُسے اولاد یعقوب سے برملا
اگر قتل یوسف کو تم نے کیا / تو پھر سخت آویگی تم پر بلا
تمھارے ہین جتنے مواشی تمام / درندون کا ہو قوت وہ لاکلام
سنا سب نے اسکو لیکن غضب / زیادہ تھا یوسف پہ تھا یہ عجب
پھر آئے چراگاہ مین اپنی سے / عذاب اور تکلیف یوسف کو دی
وہان ایک درخت سے باندھا اُسے / کیا اسنے [illegible]
بہت اُسنے گریہ وزاری کیا / لہو اپنی آنکھون سے جاری کیا
کہ یعقوب تک مجھکو لیجائیے / خطا میری کیا ہے یہہ بتلائیے
کسی نے سنا کچھ نہ اُسکا کلام / کہلے کیجے کام اُسکا تمام
کیا جوش اُسکے جو کچھ خون نے / نکالی چھری ایک شمعون نے
کرے قتل یوسف کو تا وہ شتاب / لگا جانے یوسف کی آنکھون سے آب
چھری دیکھہ ننگی پھر اسجاسی آ / وہ دامن مین روبیل کے جا چھپا
کیا مار کر اُسنے اپنے سی دور / اسیطرح جاتا تھا سب کے حضور
طمانچہ اُسے مار منہہ کر کے لال / زمین پر اُسے ہر کوئی دیتا ڈال
کسی نے نہ اُس پیر ترحم کیا / سبھون نے حق دوستی گم کیا

نبی نے کہا ظلم سب ہے سیاہ | بچھوڑے گا تا حشر ظالم کو آہ
مریگا نہ ظالم مگر ہو فقیر | اُٹھیگا قیامت کو ہو کر حقیر
اندھیرا رہیگی قبر میں ظالم کا | رہے حشر تک اُسکے سر پر بلا
خفا اسکا ہے ظالم پہ غصہ مدام | ہے محروم رحمت سے وہ لا کلام
قیامت میں جو شخص مظلوم ہے | پکڑ ہاتھ ظالم کا اُس نے کہے
کہ میرا نکال آج انصاف سے | یہہ جھگڑا میرا اُسکی گہری صاف ہے
صحیفہ جو ظالم کا ہوگا تمام | نہوگا کہیں اُسمین نیکی کا نام
کہیگا الٰہی میری نیکیاں | لکھی تہی جو سارا گئی اب کہاں
یہہ ہوگا حکم نامہ میں مظلوم کے | ترے کام نیک سب ہیں لکھے
کہے جب کہ مظلوم یا رب پکار | تو کہتا ہے اُسکو خداوندگار
ندا اُسکو دیتا ہے لبیک کی | کہ دنیا میں ایذا جو تجھ کو ملی
قیامت میں لونگا میں بدلا ترا | نہ لونگا تو تجھ پر میں ظالم ہوا
ارادہ کیا قتل یوسف کا جب | ہوئے جمع پھر قتل کرنے کو سب
کہا پھر یہودا نے یہہ عہد تہا | لیجے لیے قتل جنگل میں جا
پھر اب عہد سے آپ پھرتے ہو کیوں | اور یوسف کے گرد آکے گھرتے ہو کیوں
یہودا کے بھائی پکڑتے تھے پاؤں | کہ لے مت بچا کو یوسف کے ناؤں
جو دیکھا یہودا نہیں مانتا | ہمیں اپنے آگے نہیں جانتا

یہاں میں دکھلوں اُس سے اپنا بدن
کوئے میں یہی ہوگا میرا کفن

دیا اُسکو سبا نے یون جواب
کہ کرتا تجھے دیگی اب تیری خواب

تو سورج کو اور چاند کو اب نگار
تو گیارہ ستاروں کو آوازما

گئے بھول تجھکو وہ سب گھڑی
تیری جان پر آکے آفت پڑی

قمیص اُسکا کر لئے جب جدا
دیا دوسرا ہاتھ اُسنے لگا

جدا اُنسے ہوتا نہ تھا سب ساتھ
بچھڑ سے تھا کرنے کہ وہ ہاتھ سے

کہ شمعون کو دیکے لے دکھ
لیا ہاتھ سے اُسکے کرتا جھٹک

نکل بیچ یوسف کے رسی کو ڈال
کوئے کی طرف کو چلے سنبھال

کوا تھا کہ مشہور الٰہی تھا وہ
کہ سب سے کھودا تا بہ ماہی تھا وہ

سب سر وہان تھا اور سنگ تھا
وہ یعقوب سے تین فرسنگ تھا

کھدایا تھا شدّاد بن عاد نے
کیا اُسکو تیار شدّاد نے

لسے کھودنے میں کہوں تجھ سے بس
لگے ایک ہزار اور دو سو برس

جہنّم کا قعر اُسکے آگے تھا گرد
ہوا اُسکے آگے تھی دوزخ کی سرد

پکڑ کر کے دونوں طرف سے رسن
کوئے میں گیا سارا یوسف کا تن

وہ آدھے کوئے تک نہ پہنچا تھا ہائے
دیا کاٹ رسّی کو کاردہنگانے

کوئے بیچ جس وقت یوسف گرا
یہ جبریل کو حکم خالق سے ہوا

کہ جا جلد تو میرے بندے کے پاس
نہایت ہے اسوقت اسکو ہراس

صحیفے کو پڑھتا تھا وہ شیث کے
کرتا اسکو عقبیٰ مین درجہ سے طے

پڑھا اسنے یوسف کا قصہ تمام
صحیفے مین ذکر اسکا آیا مدام

ہوا اسکو غم سے نکو ملول
دعا اسکی تب جلد کریا قبول

کہا اسنے اے میرے پروردگار
میرا دل ہے یوسف پہ بے اختیار

کرو قبض میری تو اب جان کو
دکھا مجھکو اس ماہ تابان کو

کیا عشق حاکم بیارا رب نے
ندا اسکو دی ہاتف غیب نے

کہ تیری نہ اب قبض ہووے گی جان
رہیگا تو مدت تلک بے گمان

رہا تجھکو یوسف سے پاویگا تو
ملاقات کو اسکی جاویگا تو

ولیکن جو یوسف کا ہے کنوا
تجھے حکم رہنے کا وہان پر ہوا

وہ جب اس مین آکے داخل ہوا
یہہ مطلب وہین اسکا حاصل ہوا

عبادت وہ کرتا تھا اس چاہ مین
وہ ہر وقت یوسف کے تھا چاہ مین

ہمیشہ اسکے کھانے کو جنت سے [illegible]
خدا بھیجتا تھا اسے ایک انا

وہان شمع کی احتیاج تھی
کہ تھی روشنی وہان پہ قندیل کی

ہوا اس طرح پر جو حکم خدا
وہان ایک قندیل روشن ہوا

محبت مین خلاق کی یہہ کرم
خدا نے کیا اسپہ جو یہہ دم

خدا کی جو تھا لائق عبادت کرے
تو رشتہ نہ کیون پھر عبادت کرے

یہہ رہتا تھا عابد کوے مین تمام
خدا کی عبادت مین تھا صبح و شام

یہ سنکے شبلی نے کپڑون کو پھاڑ
کہا ہائے افسوس کیا کر سکا

کہ جیسے ہو ایک اور وہ کھووے اسے
بھلا عمر بھر کیون مد رووے اسے

خدا ایک ہے جب کو بھولے ہو تم
کیا پارہ سینہ کو کیون تم نے گم

سنو پھر احوال یعقوب کا
افاقت وہان اسکو آئی ذرا

اور ایک سخت آواز پھر مار کر
کہا اسکے کرتے کو لا اور پھر

دیا اسکو کرتا لہو سے بھرا
لیا اسکو آنکھون سے اپنی لگا

لگا شہد پہ رکھا اسکتین چومنے
طرح مست و بیہوش کے جھومنے

لگا سونگھنے ہو کے بیکسو اسے
کہ آئی وہین خون کی بو اسے

پھر ایک کر کے آواز غش کر گیا
گویا تین ساعت تلک مر گیا

پھر آئی افاقت تو رویا بہت
دل و جان کو اپنے کھویا بہت

کہا اے پسر نور کے سے میرے دوست
تو ہی مغز ہے اور مین صرف پوست

تیری مجھ کو امید جھوٹی نہین
ملاقات کی اس سے تو فی نہین

تو سچا ہے اور ہے ترا خواب سچ
رہیگا تہ بعد شی بستہ ہے

تھا تا تھا چھاتی پہ اپنی سے تجھے
پر اب چین کس طرح آوے تجھے

سلاتا تھا زانو پہ تجھ کو مدام
حفاظت میری تیرے آئی نہ کام

یہ جا کر کے پھر کوہ پر کی ندا
بلند اپنی آواز سے یون کہا

کہ اے جتنے ہو تم وحوش و طیور
درندے ہو جنگل کے نزدیک و دور

وجاؤ علی قمیصہ بدم کذب

دلایا قمیص اسکا یعقوب کو | لگا کر کے خون اسکو جہو تہا لہو
بہا آپ اسکے سینے مین آہو شتاب | کہ حق نے کیا ہے بہت خستہ تہا
قمیص اسکا آیا تو آنکہون پہ دہر | لگا کہینچنے اپنا خون جگر
الٹ کر کے دیکہا نہین کچہ پتا | ہنسا اور رونے سے دل تہا بہتا
کہنا دیکہ بیٹون نے اسکو تمام | ہے رونا اور ہنسنا دیوانگی کا کام
کہا خون کو دیکہہ روتا ہون مین | خوشی دیکہ کرتے کو ہوتا ہون مین
جو دیکہا لہو کو تب ہے غم کیا | کہ یوسف کو بہیڑئے نے بس کہا لیا
جو دیکہا قمیص اسکا ہے درست | تو جانا تمہاری ہے حجت سست
جب انسان کو بہیڑیا کہا گیا | قمیص اسکا باقی رہے ذکر کیا
کہا سب نے بہیڑئے کو لاتے ہین ہم | کہ یوسف پہ جسنی کیا ہے ستم
پہنچا ناکہ بہیڑیا تو حیوان ہے | کہیگا سخن کیا وہ انسان ہے
پہنچا جال جنگل مین باہید رنگ | لیا پہانس ایک بہیڑیا لال رنگ
بہت عمر سے ہوگیا تہا ضعیف | نہایت ہی بوڑہا تہا اور وہ نحیف
پکڑ کر اسے باندہکر دست و پا | کہا سامنے باپ کے لا کہڑا
کہا اسنے لڑکے بہیڑئے سنگدل | تو ہوتا نہین ہے آگے خجل
کہ یوسف تہا میرا وہ بدر منیر | کیا تونے جنگل مین کیونکر اسیر

حکایت

روایت ہے اکبار ہارون رشید / قسم کھا گیا یہہ کہ مین ہون سعید

مین جاؤنگا جنت مین بالاتفاق / نجاؤنگا ہو روپہ میری طلاق

ہراسان ہو پھر دلمین اپنے ذرا / جمع کر کے سب عالمون سے کہا

کہ سرزد ہوئی منہہ سے یہہ بات / کہو اس سے اب کیا ہے راہ نجات

کسی نے نہ فتوا دیا شاہ کو / نہ کھولا کسی نے کچھ اس راہ کو

کہا شاہ نے پھر ابن سماک سے / بلا کر کے اس عالم پاک سے

کہا تجھ کو کیا غم ہے شہ نے کہا / جو کچھ اسپہ گذرا تھا سب ماجرا

کہا ابن سماک نے سچ بتا / مین پوچھون ہون تجھسے سوا باد شاہ

گنہ تجھ سے ایسا ہوا ہے کبھو / کہ خوف خدا سے ہٹا اس سے ہو

کہا ایک عورت تھی صورت مین حور / میرا دل ہوا عشق مین اسکے چور

بلا کر ارادہ کیا دل مین یہ / کہ دل مین تھی خواہش زیادہ جو یہ

وہ تھی جمعہ کی رات مین ڈر گیا / اسے چھوڑ کر اپنے مین گھر گیا

کہا ابن سماک نے واہ واہ / قسم مین تو سچا ہے اے بادشاہ

بلا شک تو جنت مین اب جائیگا / نہ دوزخ کی ایذا کبھو پائیگا

فقیہون نے سنکر کیا شور و غل / کہ یہہ ابن سماک دیتا ہے جل

لگے پوچھنے اس سے تو نے بھلا / کہان سے تو اس ڈھب کا فتوا دیا

کہا اس نے اللہ نے یون کہا / کہ جسنے دیا چھوڑ حرص و ہوا

فصبرٌ جمیل

بس اب چاہیے مجھکو صبر جمیل — سمجھ اسکے معنونکو نے قال و قیل

کہون کیا ہے صبر جمیل اے حبیب — نہ شکوہ نہ رونا ہو جسمین نصیب

کرون صبر کیسے اب مین ذرہ بیان — کہ ہو تجھ پہ سب اسکی خوبی عیان

کہے صبر جو ہووے سب رات کم — نہ جان کندنی کا اسے ہو الم

جزا اسکی جنت ہے اسکا ثواب — جو دیکھو تو عقبی مین ہے بیحساب

نبی نے کہا یون کہے ہے خدا — مصیبت کو جسنے میرے سر لیا

قیامت کو آوے گی مجھکو حیا — کہ تولون عمل اسکے میزان منگا

وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ

مدد چاہتا ہون مین اللہ سے — تمہاری مین اس دم بری راہ سے

جو کہتے ہو تم سب ہے سراسر دروغ — نہین بات کو کچھ تمہاری فروغ

کہا ہے یہہ کعب ابن احبار نے — روایت کو یون اس خبردار نے

کوئی مین ہوئی جبکہ یوسف کو رات — ہوئی اسکو حیرت سے ظلمات [illegible]

ہوئی ایسی وحشت کہ رونے لگا — اٹھا سر فلک کی طرف یون کہا

گنہ میرے پچھلے تو سب تھے حجاب — اگر ان کے بدلے مین ہے یہہ عذاب

خلیل اور اسحاق کے واسطے — گنہ میرے یارب تو انکے بخشدے

پھر دیکھ اسکا رونا فرشتے تمام — لگے رونے اور بولنے یہہ کلام

میرے ستر کو ڈھانک ڈر دور کر ‏ کرم مجھ پہ اے میرے رب غفور کر

تو حاضر ہے کیسی ہی مخفی ہو بات ‏ بھلا کب نہیں دے دم سے کے دم میں نجات

دعا سب نہ یوسف نے کی تھی تمام ‏ کہ جبریل اس پاس لایا طعام

اسے کھلا کے اس وقت وہ خوش ہوا ‏ منور ہوا نور سے وہ کنوا

پنھایا قمیص ایک جنت سے لا ‏ بحکم خدا و ندارض و سما

زری اور ریشم سے تھا وہ بنا ‏ لگے موتی اس میں تھے بس تابنا

وہ صانع کی صنعت سے تیار تھا ‏ خدا نے کہا کن وہیں ہو گیا

ہوا حکم ستر فرشتوں کو تا ‏ کوئیں میں رہیں پاس یوسف کے جا

نہ ہووے کبھی اسکی خاطر کو میل ‏ فرشتے اترتے رہیں خیل خیل

وجاءت سیارة

اور آئے سفر کرنے والے یہان ‏ کوئیں میں وہ یوسف پڑا تھا جہاں

یہ آیت کا مطلب ہے تو جان لے ‏ کہا میں نے جسطرح سے مان لے

اب آگے کرون تجھسے اسکا بیان ‏ سنا قافلا کون اور سے تھا کہان

وہ تھا ساکن مصر مالک تھا نام ‏ کہوں اسکا تجھ سے میں قصہ تمام

وہ تھا جبکہ لڑکا یہ دیکھا تھا خواب ‏ کہ کنعان میں آیا بعید سے بنا

فلک پر سے سورج جو نازل ہوا ‏ تو وہ آستین بیچ داخل ہوا

نکال اسکو آگے کیا بھی کھڑا ‏ پھر ایک ابر آیا بہت زور کا

محبت میں مخلوق کی ہے یہ حال / جسے اپنے مولا کا ہووے خیال

تو پھر اسکا کیا جانے کیا حال ہو / بھلا کیوں نہ الفت میں پامال ہو

ہوا جبکہ بغداد کا اختتام / وہ پنجہ برس ہو گئے سب تمام

تھا مالک سبکا مملوک نیک انجام / کہا اسکو مالک نے اے نیک نام

مجھے ہے طلب ایک شئی خیر کی / اگر تو نے اسکی خبر مجھکو دی

کروں تجھکو آزاد دوں نصف مال / اور بیٹی میری ہے جو صاحب جمال

اسے بھی ہم آغوش تیرے کروں / نکاح اسکا البتہ تجھسے دوں

جو مالک کہ یوسف کا تھا سخت عشق / پھر آیا تھا وہ ان دنوں میں دمشق

وہاں سے وہ کنعان کو آیا شتاب / بہت دل کو اسکے ہوا اضطراب

گیا اسنے پایا ہو مطلب حصول / اسی چاہ کے پاس آکر نزول

اور ایک قافلہ ساتھ تھا اور بھی / تماشا ہوا اسمیں کیا اور بھی

کھڑے تھے جانور سب سفید اور صاف / کوئے کو وہ کرتے تھے آکر طواف

فرشتے تھے سب وہ اللہ کے / کہ پھرتے تھے سب گرد اس چاہ کے

وے آئے تھے یوسف کے اکرام کو / کوئے پر فقط اور نہ کچھ کام کو

نہ مالک نے جانا کہ ہیں جانور / نہ سمجھا فرشتے ہیں پاک فر

کہا یہاں جو اترتے ہیں اتنے طیور / کہیں بھی کنواں ہوگا نزدیک و دور

اور اس قافلے بیچ تھا ایک سا / وہ بھاگا سب اسباب اپنا اٹھا

وے شرمائے اور اتر نے دیا
انہیں چاہ کے گرد پھرنے دیا

کوئے پر جو مالک نے کی تک نظر
جو دیکھے تو ہے نور واں جلوہ گر

سپید ایک ابر اس پہ چھایا ہوا
یہ نور اس کوئے میں سمایا ہوا

وحوش اور طیور اور سباع و دواب
سبھی سجدہ کرتے ہیں واں بے حساب

یہ کہتے ہیں یوسف کو گر یہ کنوا
نہ ہوتا تو ہم کو یہ رتبہ نہ تھا

یہ دیکھا جو مالک نے قصہ تمام
وہاں ملک میں اس کے تھے دو غلام

کہوں ایک کا نام بشری تو جان
اور اس دوسرے کا ہے نایل تو جان

فارسلوا واردھم فادلی دلوہ

دیا بھیج وارد کو یہ دیکھ حال
کوئے میں دیا ڈول کو اس نے ڈال

کہوں تجھ سے وارد کے معنے ہیں اب
وہی ہے کہ کرتے آب کی جو طلب

وہ وارد ہو پانی پر اور اس کو لائے
وہ دے قوم کو اپنی ساری پلائے

جو مالک کا تھا ایک بامل غلام
کوئے پر اسی نے کیا اہتمام

کوئے میں کیا ڈول جب دم دراز
وہیں آئے جبریل با صد نیاز

کہا ان سے اب جلد تیار ہو
یہ ہے ڈول تم اس پہ جا بیٹھو

کہا پھر کہاں کو اخی جبریل
ہو کس طرف کو ہمارا رحیل

کہا تجھ کو ہے یاد بھی آرسی
منہ لینے کو دیکھا ہے آئینہ کبھی

کہا تب یہ یوسف نے ہاں یاد ہے
کہا دل میں تیرے کچھ آئی تھی سے

جو ہوتا کبھی رات کو بے حجاب
تو گویا کہ آیا نکل آفتاب

خدا نے جب آدم کو پیدا کیا
اسے حسن و صورت کا مالک کیا

جو صورت تھی آدم کی قبل از گناہ
وہ یوسف میں آئی بلا اشتباہ

قال یا بشری ھذا غلام

کہا اسنے خوش ہوکے ہذا غلام
یہہ مالک سے اسوقت نکلا کلام

کہا جاکے بشرا نے مالک سے آج
مبارک ترے گھر میں آیا ہے راج

واسروہ بضاعۃ

غلاموں کو مالک نے پھر یوں کہا
اسے اپنے اسباب میں دو چھپا

کہا اور لوگوں سے کہنا یہہ تم
امانت کسی کی ہے تا ہو نہ گم

کہا گر کہیں ہم غنیمت اسے
تو ہر ایک لگے نصیب اس سے لے

اگر ہم کہینگے خریدا ہے اب
شریک اور سہیم اس میں ہونگے سب

امانت کا حیلہ کہا اسلیئے
کہ کوئی نصیب اس سے ہرگز نہ لے

کہا ہے یہہ بعضے حکیموں نے یار
کہ ہے قیمتی چیز کا دل سے پیار

اور وہ چیز کچھ جسکی قیمت نہو
ذرا اسکی کچھ دل میں الفت نہو

صدف میں ہے موتی و نافے میں مشک
وہ نافہ کہوں تجھ سی ہے کھال خشک

ہے پتھر میں چاندی و سونے کا گھر
ہوا شہد مکھی میں باور تو کر

ہو کیڑے کے اندر سی ریشم نمود
جو دیکھو تو ہے اصل ریشم کی دود

لیا پھر جا کر سے تجار کو
کہا تم میں ہے ایک غلام ہم کو دو

کوئے میں پڑا تھا ہمارا غلام
نکالا ہے تم نے اسے لا کلام

جو دیتے ہو دو ورنہ آواز سخت
کرین اسطرح سے کہ اڑ جا درخت

تمہاری نکل جائے جس سے جان
نہ باقی رہے کچھ تمہارا نشان

نکالا پھر آخر کو اُٹھکر اُسے
لے آئے وہان سا مجھے سب بسے

لگا پھر یوسف وہان کانپنے
منہ اپنے کو ڈر سے لگا ڈھانپنے

ملے تھا درختوں کے پتوں کے طور
نہ تھا اسکا حامی بجز حق کے اور

لگے کہنے تجار حق سے ڈرو
غلامی کی تہمت نہ اُس پر دھرو

کسی شاہ کی ہے یہہ اولاد مین
خدا کی یہہ ہر وقت ہے یاد مین

کہا جوش غصہ مین جو عون نے
کہا پھر یوسف سے شمعون نے

غلامی کا اقرار کر ہے تو
نہیں تو نہ چھوڑینگے تجھ کو کبھو

کہا پھر یہہ یوسف نے تجار سے
کہ سچے ہین سب اپنی گفتار سے

مین ہون عبد انسے نہین شک ذرا
کہا دل میں پر بندہ ہون اللہ کا

وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِمَا يَعْمَلُونَ

اور اللہ جانے ہے جو کچھ کرین
وہ سب ساتھ یوسف کے جتنے کرین

کہا پھر یہہ مالک نے دو اسکو بیچ
کرو ہم سے زیادہ نہ کچھ ایچ پیچ

کہا بیچ ڈالین گے اب اسکو ہم
کہا تو نے کیا مول دون بیش و کم

وکانوا فیہ من الزاہدین

وے سب بھائی یوسف کے شرمندے / بکے چند درہم کو اسواسطے

روایت ہے موسی علیہ السلام / ہوئے اکدن ابلیس سے ہمکلام

کہ سجدہ نہ آدم کو تو نے کیا / بھلا اس میں دیکھا تھا کیا مدعا

کہا میں ہوں عاشق خدا کا تمام / مجھے غیر کو سجدہ کرنا حرام

مجھے یوں کہا دیکھ لے طور کو / جو قائم رہے دیکھ اس نور کو

تری عقل اسوقت جاتی رہی / نظر طور کی طرف تو نے جو کی

اگر سنکر یہ تو آنکھوں کو تب / تو ملتا اسیوقت دیدار رب

تجھے آزماتا تھا اسدم خدا / نظر تیری دیکھے تھا کسطرف جا

جو دیکھا خدا کے سوا طور کو / نہ ظاہر کیا تجھ پہ اس نور کو

کیا پھر یہ مالک نے ان سے کلام / نہیں کوئی میرے پاس حجت تمام

مجھے لکھدو ایک اپنی جانب سے خط / اور مضمون اس خط کا ہو اس نمط

کہ ہے یہ غلام انکو بیچا ہے اب / بری اسکے دعوی سے ہیں سب کے سب

طلب کرکے معشوق کاغذ قلم / کیا جو کہا اس طرح سے رقم

سن اسنے لیکر کے کاغذ دیا / نگین اس پہ یعقوب کا بھی کیا

دیا اسکو مالک نے یوسف کو سونپ / بہت تھے مالک کے دل پر بھی چوپ

وہ خط پاس یوسف کے تب تک رہا / کہ پھر مصر میں بھائیوں سے ملا

[illegible]

کہا جا تو اور وہ چلا واں سے تھا
جو بھائیوں نے دیکھا تو پاؤں اٹھا

چلے جلد تا وہ نہ آوے یہاں
ہوئے اس جگہہ سے وہ بھائی رواں

جو دیکھا کہ بھائی ٹھہرتے نہیں
نظر اسکی جانب کو کرتے نہیں

پکارا انہیں اور رونے لگا
قدم راہ میں تیز ہونے لگا

گلے طوق و زنجیر پاؤں میں تھی
یہہ آفت نہ آئی تھی اُس پر کبھی

گئے پاؤں زنجیر سے جو نکل
اکھڑ کے زمین پر گرا منہہ کے بھل

ہوا انکا دل ہو گیا دیکھ نرم
کہا سب کو آتی نہیں تم کو شرم

ذرا ٹھہرو یوسف نے کری یہہ کلام
یہہ سنکر کے بھائی وہ ٹھہرے تمام

وہ جا پاس سب ایک کے پاؤں پڑا
سر اور انکی آنکھوں پہ بوسا دیا

لگا پاؤں کو چومنے سب کے وہ
لگا گرد پھر گھومنے سب کے وہ

کہا تم پہ رحمت خدا کی رہے
اگرچہ میں دکھ اٹھاتے تم سے سہے

نہ ضائع کرے تمکو ہرگز خدا
اگرچہ مجھے تم نے ضائع کیا

نہ دے تمکو اللہ ہرگز عذاب
میرا دل کیا گو جلا کر کباب

پس اب تمکو پہنچے ہمارا سلام
جدا تم سے ہوتا ہوں اے نیکنام

پھر اکر کے مالک پکڑ اسکے ہاتھ
گیا مصر کو لے اُسے اپنے ساتھ

روایت یہہ ہے ابن عباس سے
جدا جبکہ یوسف ہوا پاس سے

وہ رونے لگا اور بھائی تمام
لگے رو کے کرنے بہلتے کلام

[illegible]

تا چون بسے منہہ کو کیا میرے لال ۔ ملا پانون نیچے تجھے سب نے ڈال

کیا بند پانی اور کھانا تیرا ۔ نہ تھا وہان پہ کچھہ آب و دانا تیرا

یہان تک تو کی بھائیون نے جب غور ۔ دیا بیچ تجھہ کو غلامون کی طور

کیا طوق و زنجیر مین تجھہ کو اب ۔ خدا جانے تجھہ کو ان مین اس سے غم کب

چلے قید ہونگی مین تا پہ ہون ۔ کئی دن کسی مین قصر وفا پہ ہون

اگر زندہ ہوتی تو تو دیکھتی ۔ جو کچھہ تجھہ پہ گذری ہے سب بیکسی

یہہ کہکر کے روتا تھا یوسف ترا ۔ اُسی قبر سے پھر یہہ آئی صدا

کہ اے میرے فرزند یا حسرتا ۔ میرے نور کے عین وا حسرتا

یہہ سنکر کے آواز غش کر گیا ۔ کہ داغ الم سے جگر بھر گیا

پھر آواز آئی کہ اب صبر کر ۔ جگر ہی مین رکھہ اپنا سوز جگر

تھا اک مالک ابن ذعر کا غلام ۔ ملیح اسکا مالک نے رکھا تھا نام

پسر دا سکے یوسف تھا اُس راہ مین ۔ وہ یوسف کی رہتا سدا چاہ مین

بتا کر کے مالک کو پھر یون کہا ۔ کہ تیرا غلام آج جاتا رہا

بتا اسنے دی واسطے قافلے مین تمام ۔ کہ گم ہو گیا ہے ہمارا غلام

لگے ڈھونڈھنے ہر طرف اسکو سب ۔ ہر ایک کو تھی یوسف کی اسجا طلب

کسی نے کہا دیکھہ اُسی قبر پر ۔ کہا پھر یہہ یوسف سے آسنے خبر

خبر تیہ ہے مولا نے پہلے سے دی ۔ کہ مت اعتبار اسکا کیجو کبھی

کہ بہتنے تھے کھوڑے و خر یا خچر / گئے سب کے سب بھاگ ایدھر اودھر

فرشتے ہوئے گرد یوسف کے جمع / وڈے پروانوں کی طرح سب گرد شمع

کسی کو کسی کی نہ پہچان تھی / پڑی اپنی اپنی و تا ان جان کی تھی

ہوا پھر نمود ایک ابر سیاہ / وہ چلتا ہوا جیسے عاشق کی آہ

اور اس سے کبوتر کے بیضے کے رنگ / برسنے لگے سب کلوخ اور سنگ

عذاب انکو نقش نگین ہو گیا / ہلاکت کا سب کو یقین ہو گیا

سنا جب یہہ تھا اس زمانین چال / اگر ظلم اک شخص کرتا کمال

عذاب خدا سب پہ ہوتا نمود / برآتا سب ان کے دماغوں سے دود

کہا سب نے مردود سے آپس مین آج / کہ کس نے کیا تم مین ایسا گناہ

کہ جس کی بلا سب پہ آ گئے / خدا کے غضب مین یہہ اب آ گئے

کرو مل کے سب حق کے آگے دعا / ہلاکت سی ہم سب کو لے وہ بچا

کہا جسنی مارا تھا یوسف کو آ / کہ مین ہون ہوا جس سی جور و جفا

تھا جا مین مارا تھا یوسف کو آج / خدا نے ہمارا کیا یہہ علاج

سنا مین نے کرتا تھا یوسف دعا / دعا سے ہوا ہم کو یہہ ماجرا

کہا تب یہہ مالک نے اسے بیخرد / نہین دیکھتا اپنا تو نیک و بد

ارے ایسا تھا اس نے ڈبویا ہمین / غرض دونون عالم سے کھویا ہمین

تو اب عاجزی جا کر اس کے پاس / کہ راضی ہو تجھ سی نہووے اداس

کہا جسنے پیدا کیا آسمان — کیا قائم اُسنے زمین و زمان

وہ اللہ ہے وحدہ لا شریک — نہیں دوسرا کوئی اُسکا شریک

سبھوں نے کہا اُس سے اب جان ہم — خدا ہے برتر پہ لائے ایمان ہم

بتوں کو دیا توڑ سب نے تمام — عبادت لگے کرنے حق کی مدام

چلا یہاں سے پھر قافلہ قصد کر — ہوا اُس شہر ملتان پہ اُسکا گذر

لکھی تھی ہوئی آپکی خلقت وہاں — جو یوسف کے تھا بیٹھنے کا مکان

اُسے دیکھ کر سارے حیران رہے — وے تصویر کی طرح حیران رہے

بلا کر مصور کو تحریر کی — سبھوں نے وہ یوسف کی تصویر کی

عبادت لگے کرنے اُسکو تمام — ہوئے اُسکی تصویر کے سب غلام

کہا یہہ کہ یوسف ہی معبود ہے — نہ پوجے جو اُسکو تو مردود ہے

گئے سال اُس قوم پر ایک ہزار — پرستش میں یوسف کے تھے بیقرار

خدا کے ہے حکم سے کسکو خبر — وہ تھی شکل یوسف کی جو جلوہ گر

کوئی دیکھ کر اُسکو کافر ہوا — وہ تصویر اُسکی پوجا کیا

کوئی دیکھ اُسکو مسلمان ہوا — ولی بندۂ خاص سبحان ہوا

وہاں سے گیا قافلہ مصر کو — کہ سمجھا سبھوں نے بھلا مصر کو

امیر اُس شہر کا سوتا تھا شب — نظر خواب میں اُسکو آیا عجب

کوئی اُسکو کہتا ہے اُٹھ اے امیر — کہ آیا ہے اب شہر میں مہر منیر

سفر مین وہ ہو تو سفر مین یہہ ہو
حضر مین وہ ہو تو حضر مین یہہ ہو

اگر آدمی زاد بیمار ہو
تو جن بھی مرض مین گرفتار ہو

مرے وہ تو یہہ بھی مرا اُسکے ساتھہ
غرض اُسکی سب بات اُسکے ساتھہ

فرشتے جو تھے گھوڑون اوپر سوار
امیر زمان کو کہا یون پکار

تجھے حکم ہے جسکی تعظیم کا
وہ یوسف ہے دیکھہ اُسکو اگر ذرا

جب آیا قریب اُسکے یوسف امیر
کھڑا ہو گیا وہ امیر کبیر

لگا پوچھنے کون ہے تو بتا
کہا خواب مین تو نے دیکھا جو تھا

یہہ سنکر تحیر مین وہ ہو گیا
کہا تجھہ سے کسنے یہہ قصہ کہا

کہا تجھہ کو دی جس نے میری خبر
اُسی نے تری تجھہ کو دی تھی خبر

کہا مین نے جو تو کہے سو کرون
مخالف مین تیرے کسی وقت نہون

کہا تو بتون کے تئین توڑ کر
دل اپنے کو اب نار سے نور کر

کہا چل تو بت پاس میرے اگر
تجھے اُس نے سجدہ کیا سر بسر

تو اُس شرط پر توڑتا ہون اُنہین
مین دل سے ابھی چھوڑتا ہون اُنہین

کہا اُسکو یوسف نے قادر ہے حق
اگر تجھکو اُس بات کا ہے قلق

تو چل ساتھہ میرے دکھاؤن تجھے
مین اُس راہ پر پھر لاؤن تجھے

یہہ کرتا تھا یوسف سے باتین کھڑا
وہ یوسف کے پیچھے سے دیکھا کیا

کہ لشکر ہے پیچھے پڑا سے تمام
چلی آتی ہے وان بندھی اک قطار

کرامت

کرامت ہو مولا کی اس سے زیاد ۔ جب آویگا لوگوں کو تیں اعتقاد

نہ مالک کو کچھ اسکا آیا جواب ۔ لگا دل میں کہنے وہ کھا پیچ و تاب

کہ یہ فضل ہوا مجھ سے میرا غلام ۔ یہ کسطرح ہوگا سبب نیکنام

لگا کہنے مالک اس احوال کو ۔ خدا نے دیا عقل کو اس کی کھو

نہ کچھ حال یوسف کا اسنے کہا ۔ وہ سنکر کے سب بات حیران رہا

لگا کہنے پھر دل میں اپنے امیر ۔ کہ مالک کو یہاں بیچے دستگیر

چھوڑ لیجے یوسف اس سے ابھی ۔ یہاں سے وہ لیکر نجاوے کبھی

چلے قوم اور اُنھ سبکے مالک چلا ۔ امیر اُنکے پیچھے ہوا ہر ملا

سوار اپنے لیکر کے بارہ ہزار ۔ چلا مستعد ہوکے پرکار زار

ارادہ کیا جبکہ یوسف کو لیں ۔ اور اس قوم پر جاکے حملہ کریں

نظر انکی یوسف پہ جب دم پڑی ۔ ہوئی آکے بیہوش سب اسگھڑی

پڑے اپنے گھوڑوں کی سب زین سے ۔ نہ پہلے اُٹھا کوئی دن تین سے

وہ سب دیکھ یوسف کا حسن و جمال ۔ ہر ایک کو وہاں آگیا غش کمال

پری کا سا ہر ایک پہ سایا ہوا ۔ پڑے جیسے افیون کھایا ہوا

گیا وہاں سے پھر مالک ابن دعر ۔ کسی کا نہ دل میں رہا کچھ خطر

حکایت ہے یوں بوسعید انکیا ۔ ایک عورت کو جنگل میں دیکھا نزا

نہ تا تھا اس کے تئیں اور نہ سے اسکے پا ۔ خدا کی وہ کرتی تھی حمد و ثنا

ہزاروں میں اس جا پہ خورشید و ماہ — ٹھہرتی نہ تھی ان سے اوپر نگاہ
عجب صورتیں اور عجب رنگ تھے — کہ خورشید و مہ ان کے پاسنگ تھے
وہاں جبکہ یوسف کا محمل گیا — کسی کا نہ اس پر ذرا دل گیا
کیا کچھ نہ اسکی طرف التفات — تو پوچھی کسی نے بھی یوسف کی بات
سنی اس نے پھر غیب سے یہ ندا — تو سمجھا کہ مجھ سا نہیں دوسرا
ترے مثل کے ہیں بہت آدمی — نہیں ہے ہمارے یہاں کچھ کمی
اسی طرح موسیٰ نے دل میں کہا — کہ مجھ سا نہ ہوگا کوئی دوسرا
کیا میں نے دیدار حق سے طلب — مقرب کوئی ایسا ہوگا کب
کہا حق نے موسیٰ سے یوں ایکبار — ذرا دیکھ اپنے ہیں ویسا
جو دیکھے تو موسیٰ کی شکل و لباس — ہزاروں کھڑے ہاتھ میں لے عصا
یہ کہتے ہیں یارب دکھا دے جمال — تجھے دیکھ لیں شوق ہے اب کمال
اتر اپنے گھوڑے سے یوسف نے آ — جناب الٰہی میں سجدہ کیا
کہا میں خدا کا گنہگار ہوں — میں توبہ ترے آگے دل سے کروں
ہوا حکم یوسف کو سر کو اٹھا — جو دیکھے تو خلقت نے سب نے اٹھا
چلے آتے ہیں پاس یوسف کے سب — ہر ایک کو ہے یوسف کی چاہ و طلب
براہیم ادہم کی سن واردات — اٹھا طرف کعبے کو وہ ایک رات
عجب چاندنی کا تھا اس شب ظہور — جدھر دیکھو ادھر چمکتا تھا نور

ہنا کر نکل آیا ہمدم کو باند ‏— نکل آئے جسطرح بدلی سے چاند

وہ پھر بیٹھ ناقے پہ وہان سے چلا ‏— در شہر پر آکے بیٹھا ذرا

جب آیا وہ دروازے پر مصر کے ‏— سنا مصریون نے کوئی یون کہے

کہ اے مصریو ایک آیا غلام ‏— اسے جو کہ دیکھے رہے خوش مدام

یہہ آواز تھا کہنے والا نہ تھا ‏— کوئی بھی نظر وان پہ آتا نہ تھا

بہت کہنے والیکو ڈھونڈھے سب ‏— نپایا تو اسکا یہہ جانا سبب

کہ ہمکو ہی کچھ وہم و وسواس ہے ‏— کوئی کہنے والا نہ یہان پاس ہے

روایت ہے کعب ابن احبار سے ‏— وے کہتے ہین اسطرح اخبار سے

کہ یوسف نے جب مصر مین پاؤن رکھا ‏— تو عاشورا اور جمعہ کا روز تھا

فلک پر دھوان جیسے چھایا تھا کچھ ‏— اندھیرا سا عالم مین آیا تھا کچھ

ہوا جبکہ داخل وہ بستی مین آ ‏— زمین اور فلک سارا روشن ہوا

گھرون کے وہ آنگن اجاگر ہوئے ‏— منور سب اندر اور باہر ہوئے

مجالس مین مردون کے تھا جمع تو ‏— ہر اکطرف مین نور کا تھا ظہور

یہہ دیتا تھا ایک دوسرے کو خبر ‏— خدا جانے کیا شے ہوئی جلوہ گر

کہ تھا ابر سے دن کا سب نور ماند ‏— فلک پر یہہ کیا آج نکلا ہے چاند

بہت روشنی کا ہوا جب ظہور ‏— لگے دیکھنے سب نزدیک و دور

جو دیکھین تو تاجر ہے ایک شام کا ‏— ہے اسکے گرد خاص اور عام کا

درخت اسکے سوکھے تھے جتنے پھل — اسیرون کی نیت مین بالکل خلل

شیاطین کا دخل وان بیشتر — ہر ایک شخص کی تھی بدی پر نظر

ہوئین خشک سب جا کی نہرین تمام — وہان خشک سالی سے تھی مدام

جب آنجا پہ یوسف کے آئے قدم — ترقی تھی ہر چیز کی دمبدم

ہوا غلہ ارزان اٹھا ظلم و جور — سوا عدل کے وہان نہ ہوتا تھا اور

بہت پھل لگے اور مریضون سب — شفا ہو گئی خود بخود بے سبب

ہوین نہرین جاری ہر یک جا بہ آب — ہوئے شہر کے تازے سارے دواب

یہہ کہتا تھا ہر شخص آپس مین آ — کہ اس شہر کی پھر گئی سب ہوا

ہر ایک کو تھا یوسف کا ملنیکا شوق — اسی بات کا دلمین ہر یک کے ذوق

ہوا بعد کھانا و پینا تمام — زمین گرد یوسف کی سب صبح و شام

ہوا دوسرے روز خلقت کا جوش — گئے در پہ مالک کے کرکے خروش

تکلف کے پوشاک مالک نے پہن — اور ایک تاج سونے کا تارک پہ دہر

سنہری چھڑی ہاتھ مین اپنے لے — اور ایک تخت ستھرا بچھا کر تلے

ہوئی صحن خانہ مین اسکے نشست — ہر یکطرف کا کر دیا بند و بست

سبھون نے کیا جا کے اسکو سلام — کہا مرحبا سبکو اس نے تمام

بچھایا حریر اور دیبا کا فرش — زمین سے چمک اسکی تھی تا بعرش

جواہر کے کانو مین بھر کر طعام — کھلاتا تھا کھانا بہر خاص و عام

پہر

پہر بہر کے بعد اسکو آیا جو ہوش
تو آیا عجب طرح کا دل میں جوش

چلا دشت غربت میں چند ایک قدم
غلام ایک دیکھا چراتا غنم

گیا دوڑ کر بادشاہ اسکے پاس
ولے درد باطن سے تھا وہ اداس

کہا اس سے یہ پوشاک میری تو لے
تو کپڑے پرانے مجھے اپنے دے

یہ سن دست بستہ ہوا اسنے کہا
یہ گلہ غنم کا ہے سب شاہ کا

میں سرکار کا ہوں قدیمی غلام
چراتا ہوں اسکے تئیں صبح و شام

کہاں ہو سکے مجھ سے ترک آقا
یہ پوشاک تجھ کو مبارک ہوا

کیا ابن ادہم نے آزاد اسے
غنم بخش دی کر دیا شاد اسے

قبائے حریر اور تاج شہی
گلے میں جو پوشاک دلچسپ تھی

وہ دی اسکو لی ایک کملی سیاہ
اور ایک سخت ژولیدہ کہنہ کلاہ

لی اسنے اسیوقت کعبے کی راہ
رہا پھر عبادت میں شام و پگاہ

گیا چھوڑ ایک گھر میں طفل صغیر
نہایت حسین اور بہت دلپذیر

ہوا جبکہ وہ طفل گھر میں بڑا
کہا ماں سے بابا ہوا کیا مرا

کیا ماں سے سب اسکا تفتیش حال
رہی دیر تک پھر یہی قیل و قال

کہا ماں نے ایک روز پھر اسکا
گیا تھا وہ صحرا میں ہو کر سوار

پس اس نفس گذرے نہ آیا ادھر
نہ دیکھا کبھو آ کے پھر اپنا گھر

سنا ہے کہ کعبے میں رہتا ہے وہ
پڑے ہیں جو کچھ ظلم سہتا ہے وہ

بہت باپ کے بیٹے سے خوشدل ہوا
محبت جو بیٹے کی دیکھی سوا
کہ اے بادشاہ زمین و زمان
کہ مین چھوڑ بیٹھا ہون سب ملک و مال
نہین چاہتا مین کہ تیرے سوا
جو دل مین ہو تیرے حب بغیر
جو دل مین مہر غیر کی ہووے جا
یہی دل سے مین مانگتا ہون دعا
کہ میری اسیوقت ہو قبض جان
یہہ کہتے ہی اسکے وہ لڑکا گرا
غشی کا ہوا خلق کو وہان گمان
ہوئے دیکھ مضطر صغیر و کبیر
یہہ دیکھ ابن ادہم نے نزدیک جا
کہا ہائے اے میرے لخت جگر
محبت تیری اور اللہ کی
یہہ سنکر جماعت نے وہان رو دیا
کہا مصریون سے یہہ پھر کر غنودہ

کہا آفرین مرحبا مرحبا
کہا سر اٹھا کے بسوئے سما
تجھے حال میرا ہے سارا عیان
محبت مین تیری ہے اے ذوالجلال
کسی کی محبت کی ہو دل مین جا
یہہ محبت گئی خاک مین سر بسر
مین عاشق ترا کب ہوا یا خدا
تو کر خود بخود میری حاجت روا
مرے یا کہ بیٹا میرا ناگہان
تڑپ کر اسیوقت وہ مر گیا
جو دیکھا تو مردا ہے وہ نوجوان
بہت روئے اس پر فقیر و امیر
لیا گود مین اسکے سر کو اٹھا
دعا سے میری تو گیا جلد مر
نہو جمع دل مین تیرے اے اخی
یہہ مال و زر دل سے سب کھو دیا
کہ حاجت تمہین مجھ سے اب کچھ اور

یہہ سنتے ہی خلقت نے کر ازدحام
لئے گھر مین مالک کے سب خاص و عام

ہر ایک نے دیا ایک دینار ڈال
کہ یوسف کا دکھلا کسی وجہ جمال

ہوئی سب اکٹھا لاکھ ان مین درہما
ہوا تو وہ زر دہ گنا ایک سا

مگر جن نے دیکھا سو غش کر گیا
نہ ہمت کرکے پھر اسکے وہ گھر گیا

دلون مین کیا عشق نے بسکہ جوش
کسی کا نہ باقی رہا ان مین ہوش

اُٹھے دیکھ کوئی نہ پھر جا سکا
نہ گھر مین سے دروازے تک آسکا

غلامون سے مالک نے یون کہدیا
کہ لے جاؤ ایک ایک یہان سے اٹھا

جو گھر سے نکالا نہ پھر ہوش تھا
ہر ایک کو وہان خواب خرگوش تھا

نہ طاقت تھی وہ اپنے گھر کو چلین
زمین پر پڑے ایڑیون کو ملین

جو بھائی پکارے تو بولین نہین
نہ پہچانین اور لب کو کھولین نہین

کہین کان مین بات کو گر پکار
سنے کون وہ سب تھے بے اختیار

نہ کچھ شاعر کا تکلف نہین
سمجھ لے یہہ قصہ ہوا یونہین

ہوا دو سہ دن تو دینار دو
دئے سب نے اور بولے ہے آرزو

ذرا دیکھ لین پھر بھی ہم ایک نگاہ
ہمین قتل کرتی ہے یوسف کی چاہ

اس طرح مالک کے گھر ماجرا
دکھانے کا یوسف کے دس دن رہا

وہان ایک زمین جنگ اونچی سی تھی
اسے خوب مالک نے وہان صاف کی

بنایا پھر اس پر ملن ایک مکان
نہایت ہی خوش منقطع مثل آسمان

سعد بھی سب اپنے صومعہ سے آ | مقام اُسکے مالک کے گھر پر کیا

پہاڑ اور جنگل سے خلقت تمام | لگی ہونے کی طرح کثرت ازدحام

چلے آئے جلدی ہی مالک کے پاس | بھی یوسف کی دیدار کی سبکو آس

زلیخا بھی بولی کہ سن اے عزیز | غلام اب جو آیا ہے نادر ہے چیز

اجازت ہو مجھکو تو مین بھی چلون | ذرا دید اُس سرو کی کرون

کہا دے دیا تجھکو مین آشیا | تو جسوقت تیار وہان سے سدھا

چلا آپ بھی اسطرف سے عزیز | بہت کرّوفر سے بہت باتمیز

وہ میدان بڑا تھا نہایت فراخ | نہ تھی مرد مان اور نہ پیڑی نہ شاخ

ہوئے مرد سب یکطرف کو کھڑے | اور یکطرف تھے عورتون کے پرے

کہا سب نے مالک کو اب لائیے جا | ہوئے جمع سب لوگ یوسف کو

گیا مالک اُس پاس اور عرض کی | کہ خلقت اکٹھی ہوئی ہے ابھی

جو مشہور اُنہین بہ آفاق ہین | ترے دیکھنے کے وے مشتاق ہین

کہا سنکے یوسف نے اُسدم سکوت | کہا حق کو حی الذی لا یموت

تجھے کسلیے اب یہہ جاتا ہے لے | خدا جانے کس شخص کو بیچ دے

کہا پھر یہہ مالک نے دیکر کے دام | خریدا نہین تجھکو کیا اے غلام

تھا جنگل مین کنعان کے آڑھون سا | لیا تجھکو اُس جا پہ مین جان آ

کہا پھر یہہ یوسف نے تحقیق ہے | جو چاہے سو کر مین ہوا تیری شے

اور ایک

اور ایک قفس سونیکا سب پکام ‏ — لگے گردیا قوت و موتی تمام

چھڑی ایک سونیکی ہاتھونمین دی — نہایت ہی خوشرنگ و خوشقطع تھی

اور ایک زین گھوڑے پہ ایسا بچھا — کہ سارا جڑاو وہ سونے مین تھا

رکاب اسکی سونیکی تھی وہ تمام — اور ایک منہہ مین چاندیکی ستمہری لگام

کیا اسنے یوسف کو اسپر سوار — اور آگے اسکے تھا خدمتگار

ہوا یوسف اسطرح پر کامیاب — کہ دس شخص نے پکڑی آکر رکاب

سر اپنا اٹھا کر سوے آسمان — ہنسا یوسف اسوقت پر بیگمان

کہا اسنے کو کیا ہے ہنسی کا سبب — خدانے تیری شان کی ہے عجب

کہا ہان پڑا تھا کوئے مین جب — اتارے تھے کپڑے میرے سب کے سب

میرے رب نے جبریل بھیجا تھا پاس — کہا یہہ کہ ہرگز نہو تو اداس

کہ دینگے تجھے مصر کا بادشاہ — تجھے دینگے ہم حشمت و مال و جاہ

و ظالم کے ہین جتنے بڑے شیخ و شاب — چلین سب وہ تیرے پکڑ کر رکاب

سو وعدہ میرے حق نے پورا کیا — تجھے اسطرح آج رتبا دیا

تعجب کیا سب نے سنکے یہ — تعجب مین اسوقت سب ہو رہے

کہا تب یہہ مالک نے سچ جانیو — کہے یہہ جو کچھ راست تم مانیو

تب اوپر کو چڑھ کرکے مالک نے پھر — کہا مصریون سے نہین کچھ بھی دیر

کہ یوسف یہہ نکلا ہے دیکھو اسے — بہت شوق ہے دیکھنے کا جسے

مرے مرد و عورت جو تھے بیشمار — تو گنتی میں تھے وے سب دس ہزار

سو آوتے تواں میں مرے دیکھ کر — فقط ایک یوسف کا تیر نظر

اور آوتے تھے جو بس کے پانوں تلے — کہ خلقت نے چلنے میں انکو سلے

خدا نے دیا تھا اُٹھا سب حجاب — وہ نہ پردہ آیا نظر آفتاب

یہہ گل دیکھکر سر جھکا گئے — وے آتش کا ایک داغ سا کھا گئے

تنے مصر کے گل اور وہ تھا آفتاب — ہو تشنگی دیکھا اُسے نے حجاب

کہا پھر کہ کوئی خریدار ہے — یہہ بکتا ہے لے جو کہ زردار ہے

یہہ لڑکا فصیح اور حسین اور ادیب — نہایت غریب اور قریب و حبیب

لگا کہنے یوسف یہہ کہنا نہیں — جو کہتا ہو نہیں وہ کہو اب کہیں

کہ جب یہہ غلام اب غریب و حزین — بعید الوطن خستہ اور ہے غمین

کہا ہم یہہ سب کہنے سکے ہرگز نہیں — کہ تجھ بن یہہ باتیں نہیں ہیں کہیں

روایت

کہا ابن عباس نے یہہ کلام — جنھوں نے کہ یوسف کو دیکھا تمام

ہوئے اُن کے سب تین فرقے کہوں — خبر انکی حالات کی تم کو دوں

ہوا ایک فرقہ تو حیران سب — نشہ دوسرے کو چڑھا تھا عجب

ہوا تیسرے کو نہایت جنون — کہاں تک میں احوال انکا کہوں

سنو ایک کہتا ہوں میں واردات — کہ تھی مصر میں ایک عورت کی ذات

فرشتہ ہے یا حور ہے یا پری | یہہ کیا حسن نے اسطرح صنعت گری
کہا مجھکو خالق نے پیدا کیا | بشر کرکے مجھکو ہویدا کیا
یہہ صورت ہے اسکی عطا کی ہوئی | خزانوں میں اُسکے نہیں کچھ کمی
کہا اُسنے بیشک میں مسلمان ہوئی | تیرے فیض سے صاحب ایمان ہوئی
جسنے تجھے دی ہے یہہ شکل حور | دیا ماہ و خورشید کا تجھکو نور
اُسی کی عبادت مجھے ہے ضرور | نہ تجھ سے علاقہ ہے نہ مقصود
دیا مال وہ سب خدا کے لیے | بہت اس نے مفلس تونگر کیے
بنا کر وہاں ایک عبادت کا گھر | رہی بیٹھ سارا لٹا مال و زر
اُسی جا پہ آخر کو وہ مر گئی | سخن اپنا پورا وہ سب کر گئی
پھر آئی زلیخا بھی ہوکر سوار | سپاہی بھی ہمراہ لیکر ہزار
بدل اپنی پوشاک و زیور تمام | پہن کر چلی وہانکو با احتشام
جو یوسف کے آکر مقابل ہوئی | وہیں دیکھکر نیم بسمل ہوئی
نہ تن کا رہا ہوش نے جان کا | دل و جان سب نے قربان کیا
گری کھا کے غش ایک آواز کا | نہایت ہوئی مضطر اور بیقرار
میں یوسف کا احوال چھوڑا یہاں | زلیخا کی کہتا ہوں اب داستان

زلیخا کے احوال مین

یہہ قول ابن عباس سے سن لیجے | زلیخا نے آواز کی سن لیے

ہوئی خواب کو دیکھ وہ بیحواس — نہ تھی زندہ رہنے کی کچھ اسکو آس

ہوئی جسم لاغر اُڑا رنگ زرد — ہوئی استخوان گل کے سب شل ہو

کہا باپ نے دیکھ یہ اسکا حال — نہ تجھ کو بتا کیوں ہے حسرت کمال

نہ وہ تیری صورت نہ وہ تیرا رنگ — نہ وہ تیرے دل میں رہی ہے امنگ

زلیخا نے خدمت میں عرض باپ کی — کہی بات جو کچھ کہ تھی خواب کی

کہ اک کچھ آیا مجھے ہے نظر — کہ جس سے گیا ہے میرا جی اتر

تھی اک شکل گویا کہ رشک قمر — فرشتہ کہوں اسکو یا تو بشر

اُسے دیکھ جاتے رہے میرے ہوش — رہا دل میں اسکی محبت کا جوش

کہا باپ نے گر وہ معلوم ہو — تو پھر اس طرح کیوں تو مغموم ہو

تیرے پاس لاؤں اُسے دیکھ حال — ولے اب تو ملنا ہے اسکا محال

اسی سوز و غم میں وہ رہتی مدام — نہ کہتی کسی سے نہ کرتی کلام

گئے اُسکے تھوڑے سے جو دن اور بھی — بگڑنے لگے اُسکے سب طور بھی

نظر اسکو آیا جب بخواب اور — وہی شکل و صورت وہی اسکا طور

وہ پہلے جو آئی تھی صورت نظر — وہی شکل پھر آ ہوئی جلوہ گر

جوان ایک مانند بدر منیر — جہان میں نہ ہو کوئی اسکا نظیر

کھڑا آ ہوا وہ زلیخا کے پاس — وہ خوش اور خرم ہے یہ اور اداس

لگی کہنے رو رو کے یہ اپنا حال — تیرے عشق میں تنگ ہے میرا حال

کہا باپ نے اسکا تو نے مکان
نہ پوچھا کہ آخر ہے یہہ کہان

کہا مین نے یہہ اس سے پوچھا نہین
کہ تیرا مکان کون سی ہے زمین

پھر اس طرح سی وہ ہوئی بے خبر
نہ سمجھی تھی جنگل ہے یہہ یا کہ گھر

چلی پھاڑ کر پیرہن وہ گھر سی نکل
گئی عقل و ہوش اسکی ساری نکل

کیا باپ نے قید لاچار ہو
کہ رسوا نہ در شہر و بازار ہو

رہی ایک برس قید مجنونکی طور
اس عرصے مین اسکا ہوا حال اور

ولیکن ہوئی بعد مدت یہہ چین
قضا نے دکھایا وہی نور عین

کہ آیا وہی خواب مین نوجوان
جسے دیکھ کھویا تھا تاب و توان

گئی دوڑ کر اسکو جلدی لپٹ
کہ دل مین تھی اسکے محبت نپٹ

کہا اے مرے ماہ و بدر منیر
کیا اسطرح تو نے مجھکو حقیر

قسم اسکی جسنے بنایا تجھے
عدم سی وہ دنیا مین لایا تجھے

کدھر تجھکو ڈھونڈھون کہان ہے مکان
نہین کوئی دیتا ہے تیرا نشان

بتا دے مجھے تو ہی اپنا پتا
کہ دل کو ہو تسکین اس سے ذرا

کہا مصر مین مجھکو کرنا طلب
بغیر اسکے تو مجھکو پاویگا کب

سمجھ لے مجھے مصر کا تو عزیز
سمجھ وار اس طرح اپنی عقل و تمیز

کہا اس سے یوسف نے جسدم یہہ حال
خوشی اسکو حاصل ہوئی پھر کمال

کہا باپ سے کھول زنجیر کو
نہین دخل اب سمجھا یہہ تدبیر کو

تھا جسطرح عاشق خدا کا شعیب ❊ کہ معشوق تھا اسکا دانائے غیب

وہ ہر وقت رہتا اسی یاد مین ❊ رہے تھا شب و روز فریاد مین

یہان تک وہ رویا خدا کے حضور ❊ کہ آنکھون سے جاتا رہا اُسکے نور

کمر اسکی غم سے کمان ہوگئی ❊ ہوا درد سے اُسکی جان ہوگئی

نہ جنت کا طالب نہ دُنیا کا وہ ❊ فقط ایک مشتاق مولا کا تھا وہ

ہمارا یہہ ہے شوق اللہ کا ❊ طرف اپنے بندے کے آجا ذرا

کہے ہے خدا جنکو ہے میرا شوق ❊ انہین کی طرف ہے میرا شوق و ذوق

تو کر حاصل اس طرح کا اب کمال ❊ کہ چاہے تجھے ایزد ذوالجلال

مجھے اب زلیخا پھر آتی ہے یاد ❊ کرون اُسکی حکایت سے کچھ دلکو شاد

زلیخا کا والد جو تھا بادشاہ ❊ اٹھا ایک دن وہ جو وقت پگاہ

ندیمون نے آکر کے یون عرض کی ❊ کہ گر شاہ دوراں کی ہووے خوشی

تو آئے مین ہر ملک سے یہان رسول ❊ زلیخا کا دینا جو ہے کیجے قبول

کہ آئے مین یہان سب پیغام بر ❊ زلیخا پہ ہر ایک کی ہے نظر

جسے چاہئے اُن مین سے کیجئے قبول ❊ طرف سے ہر ایک شاہ کے ہے رسول

کہا یہہ زلیخا نے اُن مین رسول ❊ اگر مصر کا ہے تو کر لو قبول

کہا مصر سے کوئی آیا نہین ❊ پتا اُسکا کچھ ہم نے پایا نہین

کہا باپ نے ہر طرف سے پیام ❊ تیرے واسطے آئے لائے نیکنام

اور اس

سو دینار زر اور درم نقرہ جان
کہ چالیس تھے بوجھہ وہ یکسان

یہہ سب دے کے رخصت کیا مصر کو
یہہ سب قافلہ پھر چلا مصر کو

ہوئے مصر مین جبکہ داخل تمام
ہوئے خوش وہان کے سبھی خاص عام

زلیخا جب اگھر مین داخل ہوئی
نہایت خوشی اسکو حاصل ہوئی

کیا جب گھڑی پاس اسکے عزیز
زلیخا نے اسکو کیا جب تمیز

لیا آستین سی منہہ اپنے کو ڈھک
یکایک یہی دیکھکر وہ بہک

کہا اسنے باندی سے جو پاس تھی
یہہ ہے کون مجھکو بتا تو سہی

کہا اسنے لڑکی تو چپ رہ نہ بول
یہان شرم سے تم نہ اب لب کو کھول

یہہ شوہر ہے تیرا اپنا اے عزیز
ذرا باولی بات کو کر تمیز

یہہ سنکر کے یک سخت آواز کا
گری کھاکے غش اور ہوئی تھرتھرا

جب آئے اسے کچھ جو اسکے ہوش
لگی کرنے درد و الم سے خروش

کہا ہائے افسوس اتنا سفر
ہوا رائگان میرا اسوقت پر

ہوئی ساری برباد محنت مری
گئی محنت یہہ سب شفقت مری

عجب درد سے دل کے بیکل ہوئی
وہ اس غم مین جینے سے پہلے موئی

بہت دل میں اسکے ہوا جب قلق
لگا درد سے اسکا دل ہونے شق

سنی ہاتف غیب سے یہہ ندا
زلیخا تو اس غم سے گھبرا نہ جا

ذرا تھام دل کو تو اور صبر کر
زمانہ الم کا گیا اب سے گذر

اُسے دیکھ کر اُس جگہ غش کیا | نہایت ہی دل بیچ عشقش کیا
اتفاقاً جو آئی تو یوں کہا | کہ باندی سنکھیو کسی سے بھلا
نہ ہو شاہ کو اُسکی ہرگز خبر | تو پھر ہو جدا مجھ سے یہ سیم بر
مجھے شاہ اُس سے رکھیگا جدا | میرا عشق گر اُس پہ ظاہر ہوا
کہا پھر یہ باندی کو جلدی سے جا | تو یوسف کے کہہ کان میں یہ صدا
کہ تو خواب میں مجھ سے اقرار ہے | ترے سر پہ میرا اتارا رہے
سوا میرے مت جائیو غیر پاس | بڑی تیرے ملنے کی ہے مجھکو آس
خزانے جتا کرونگی نثار | نہ چھوڑونگی تجھکو کبھی زینہار
مہینون کے رستے پہ گھر میرا ہے | منازل بہت کر کے آئی ہون طے
جو مخلوق ان مخمنون سے ملے | تو خالق کا ملنا کب آسان ہے
اُٹھایا زلیخا نے یوسف کا داغ | تب اسکے ہوا گھر میں روشن چراغ
خدا نے مشقت بھی ملتا نہیں | دل اُسکی محبت سے کھلتا نہیں
عزیز ایک رکھتا تھا عورت حسین | کہ تھی خاتم حسن کی وہ نگین
زلیخا نے دل میں رکھے تھی حسد | بہت اُس سے رکھتی تھی وہ حسین کینہ
کہا اُسنے جا کر کے سن اے عزیز | نہ یوسف کو لے تو ذرا کر تمیز
زلیخا کو اُس سے تعشق ہوا | تیرے روبرو اُسنے ہے یون کہا
یہہ سنکو نہ ہرگز کیا التفات | سنی اُسکی ہرگز نہ کچھ اُسنی بات

اسی کے برابر میں کافور ہو ٭ خریدو اگر تمکو منظور ہو ٭
کہا جب یہ مالک نے یوسف کا مول ٭ کہا شہ نے دیتا ہوں میں سب یہ تول
کہا شہ نے تب مجھکو یہ سب قبول ٭ نہو لینے دل میں تو ہرگز ملول ٭
دیا حکم اور جلد آیا وزیر ٭ لگی لینے آنے میں کچھہ لئے دیر
کہا یہ جو کہتا ہے سو مول دو ٭ مقابل میں یوسف کے سب تول دو
تو وہ دانا جو اس شہ کا دستور تھا ٭ سو وہ امر کا اسکے مامور تھا
اسی وقت جا اور خزانے کو کھول ٭ لگا دینے قیمت کو وہ تول تول
رکھے ایک پلے میں سب پانچ لاکھہ ٭ وہ مانیر لیکے یوسف کے ساتھہ
اٹھایا تو یوسف تب بھاری رہا ٭ دئے اور دینار اسپر چڑھا
جہاں تک چڑھا سکتے تھے دینار کو ٭ ترازو میں ڈالے تھے انبار کو
برابر میں یوسف کے ہوتا نتھا ٭ وہ یوسف کا پلہ ہی غالب رہا
خزانہ جہاں تک کہ تھا مصر کا ٭ وہ سب صرف قیمت میں انکی ہوا
نہ باقی رہے کچھہ خزانے میں چیز ٭ لگا کہنے خازن سے پھر وہ عزیز
خزانے میں باقی رہے کچھہ اور مال ٭ کہا کچھہ نہیں سب لیا دیکھہ بھال
تحیر میں سنکر کے وہ ہو گیا ٭ کہا اور دیوے گا ہمکو خدا
وہ یوسف کے نور نبوت کا بوجھہ ٭ اور اسکے وہ ایمان کی قوت کا بوجھہ
خزانے یہ غالب رہا شاہ کے ٭ برابر نہ اترا وہ اس ماہ کے

کرے تھا وہ انسان کے سب کام ۔ اگرچہ پرندہ ہوا تھا بنام

وہ کہتا تھا یوسف سے کا نکفال ۔ ذرا دل میں اس بات کا کر خیال

کہ مول اپنا اکدن کیا تو نے آپ ۔ جدا ہو گیا تجھ سے تب تیرا باپ

ذرا ایک چند درہم ہوئے تیرا مول ۔ نہ پھر بولیو تو بڑائی کا بول

خدا نے تجھے دیکھ بھیجا ہے آج ۔ کیا مصر کا تیری قیمت میں راج

خزانے جو تھے مصر کے خاص و عام ۔ ہوئے تیری قیمت میں بالکل تمام

تعجب ہوا اسکے یہہ سنا کو ۔ کیا شکر پھر حق کی درگاہ کو

کہا پھر یہہ یوسف نے ہے اے نیک ذات ۔ تعجب کی اب یہہ ہوئی واردات

خزانہ جہان تک کہ تھا مصر کا ۔ برابر ترے وزن کرکے دیا

خزانے میں باقی نہ تھا ایک درم ۔ جو دیکھا تو اب کچھ نہیں اسمیں کم

کہا یہہ تو اکرام حق نے کیا ۔ خزانہ ترا مول میں سب دیا

مین انکھون مین ہوتا ہر کسی کے ذلیل ۔ جو دینے میں آتا خزانہ قلیل

عوض اسکے خزانے سب مال اور ۔ خدا نے دیا تجھ کو کر اسکو غور

کہ حق کا میں لیئے ثناخوان ہوں ۔ کسی کا نہ ممنون احسان ہوں

میں تیرا ہوں اور مال تیرا ہے یہہ ۔ سب اسباب و اثقال تیرا ہے یہہ

اسیطرح مومن تو یہہ دل میں جان ۔ خدا کی جو دی راہ میں مال و جان

خدا اسکے بدلے میں دے بہت دو چند ۔ نہ اسکا کوئی کام رہتا ہے بند

خبر لے کے جبریل سے دی تمام ۔ کہ عثمان کا یا نبی ہے یہہ کام

نبی نے کہا پھر یہہ عثمان کو ۔ کہ مجھہ سے تم احوال اسکا کہو

کہا یا نبی مین نے سمجھا تھا یون ۔ زرہ اور درہم علی کو مین دون

ضرورت ابھے سے آئی ہے مجھہ کمال ۔ زرہ وہ جو سچے ہے فرخندہ فال

زرہ وہ کہ تا کافرون سے لڑے ۔ قدم اُسکا پیچھے نہ ہرگز پڑے

زمنے درہم اسکو نے تھے وہ ضرور ۔ جو حاجت ہو انکی سب ہووے دور

کہا دین و دنیا مین تجھہ کو خدا ۔ عوض اسمین ہر ایک کا دیوے جدا

جو عثمان ہت کر پھر آیا وہ گھر ۔ وہین کیا اُسکے پڑا پھر نظر

قریب اسکے دیکھے تو کیسے ہین اور ۔ وہ گنتی مین دس تھے ذرا کیجو غور

ہر ایک کیسے مین چارسو مین درم ۔ کسی مین نہ زیادہ کسی مین نہ کم

لکھا ان پہ بخشش ہے رحمان کی ۔ یہہ تھیلی ہے عثمان بن عفان کی

ہوئی قدر یوسف کی پھر شاہ کو ۔ کہا اس طرح پھر یہہ اس ماہ کو

خزانے کیا مین نے سب تیرے نام ۔ جو چاہے سو کر ہے یہہ تیرا انعام

شتر مدا تھا یوسف کو جب شاہ نے ۔ بہشت کو کیا مژدہ اس چاہ نے

سنا ہے سے تھے اونچی دس ہزار ۔ کہ زہرہ پھٹا ان کا سب ایکبار

مرض مین گرفتار چالیس ہزار ۔ ہوئے سنکے یہہ حال وہ بیقرار

طمع تھی کہ یوسف کو لیوینگے ہم ۔ کسی کو نہیں لینے دیوینگے ہم

اسی طرح طالب کا ہے ماجرا | جو مانگے وہی اسکو دے ہے خدا
جو دنیا کو چاہے تو دنیا سے ملے | خدا اسکو عقبیٰ کی کچھ شی نہ دے
جو عقبیٰ کا طالب ہوا اللہ سے | خدا اسکو دے یہی درگاہ سے
جو کوئی کہ مولا کا طالب ہوا | وہی دین اور دنیا پہ غالب ہوا
اُسے دین و دنیا و مولا ملے | جو چاہے اُسے سب سے اولا ملے

حکایت

حکایت ہے ہر سال میں روزِ عید | عطا سب پہ کرتا تھا ہارون رشید
ہوا عید کا دن تو باندی غلام | ہوئے جمع اسوقت آگے تمام
حریر اور دیبا و درہم سگا | سبھوں کے لئے شاہ نے وہان رکھا
کہا جسکو جو چیز آوے پسند | اُسے ہاتھ میں اپنے کر لے وہ بند
دیا جسنے ہاتھ اپنا جس چیز پر | بلا شک وہ چیز اسکی آئیگی گھر
دیا سب نے ہاتھ اپنا اس شے پہ دھر | کہ تھی انکو مطلوب وہ سب نے خطر
مگر ایک باندی نے ہاتھ اپنا لے | چھوئی شاہ کے جسم کوئی شے
کہا شاہ نے کیا کیا تو نے کام | دھرا ہاتھ مجھ پر جو اے نیکنام
کہا اسطرح شاہ کا حکم تھا | کہ دے جو کوئی ہاتھ جسکو لگا
وہ شے اسکو دیوینگے ہم بے قصور | سو میں اب یہ کہتی ہوں شہ کے حضور
نہیں مجھکو درکار شہ کے سوا | کسی کو میرا دل نہیں چاہتا

بہت اسکو رکھیو تو اکرام سے | رہے پاس تیرے بہ آرام سے
کہی قول ہین اسمین لیکن صحیح | کہون تجھ سے جو ہے سن اسکو صحیح
کہا اس نے یوسف کو یہہ ہے کریم | خدا کا رکھے دل مین ہے خوف و بیم
مقرب ہے یہہ عبد اللہ کا | یہہ خاص آپ ہے خاص درگاہ کا
کرم اسپہ رکھیو کہ لطف عمیم | کرم ہم پہ ہر دم خدا ہے کریم
نبی نے کہا اسنے کچھ نگاہ | کہ دل ہے بدن کا ترے پادشاہ
ہے حجت اسکا تصدیق حکمت ہے تاج | چراغ اسکے گھر کا ہے توحید آج
ندیم اسکا عقل اور وزیر اسکا علم | ہوا ہے بحکم قدیر اُس کا علم
بساط اسکی امید اور خوف ہے | بلا شبہ قید اسکی ہے جان تو
توکل ہے ہتیار قوی ہے ملک | خدا نے دیا اسکو پایا ملک
زبان ہیگی اس شاہ کا ترجمان | دو کانون کو صاحب خبر کا تو جان
دو انکھین نگہبان اسکے ہین مان | یہہ دو ہاتھ خادم ہین اُس شہ کے جان
کہا کعب احبار نے العزیز | مین کہتا ہون اسکو ذرا کر تمیز
خریدا جو یوسف کو ہونے ہراس | گیا لے کے شہ پہر زلیخا کے پاس
زلیخا ہوئی جان و دل سے فدا | اسیکی تردد مین رہتی سدا
اسی کے طرف اسکی رہتی نگاہ | سوئے کہربا جیسے کھینچے ہے کاہ
سوا اسکے دل مین نہ کچھ یاد تھا | دل اسکے تصور سے آباد تھا

کہا اس سے غائب نہیں کوئی شے | مجھے اس کی حضوری نہیں جو کچھ کہ ہے

کہا ہے بہت خوب وہ تیرا رب | کہ پیدا کیا تجھ کو ایسا عجب

نہوتا میرا گر کوئی اب آلہ | تیرے رب کو مین پوجتی خواہ مخواہ

عبادت نہیں وہ بتوں کی روا | ہے وہ پادشا ہونکی الفت خطا

تبسم کیا سنکے یوسف نے تب | ارادہ کیا دل مین اٹھ جائے اب

زلیخا گئی دوڑ کر پھر لپٹ | کہ اس جا سے یوسف ذرا تو نہ ہٹ

جو پوچھیگا اس بت کا احوال شاہ | نہ آوے گا مجھ کو جواب اسکا آہ

میرے بت کو کچھ دے کہ تیرا خدا | کرے اسکو پھر جسطرح کا وہ تھا

ہلایا دعا مین جو یوسف نے لب | ملے وہ نہین آپس مین عضو اسکے سب

ہر ایک عضو اپنے جگہ پر ہوا | وہ بت ہوگیا پہلے جیسا کہ تھا

کہا پھر زلیخا نے میرا گمان | یہہ تھا اسگھڑی تک سنو اے مری جان

فقط تیری مجھ کو محبت ہوئی | اکیلی مجھے کو یہہ الفت ہوئی

پر اب مین نے جانا خدائے برین | کہ جسنے کیا آسمان و زمین

تجھے سب سے زیادہ وہ کرتا ہے پیار | تجھے سب کے اوپر دیا اختیار

کہا ابن عباس نے یہہ کلام | سن اسکو کہون تیرے آگے تمام

کہ یوسف کو مجلس مین اپنے بلا | زلیخا نے اکروز آگے بٹھا

پنھایا قمیص ایک اسکو سپید | کیا اپنی الفت کی بیڑی مین قید

بتاوے مثلے الستہ اب اسکو ہم | حدیثوں کی تاویل سب بیش و کم
ہے بعضوں نین تاویل کے اختلاف | ہین کہتا ہوں اسکو سن صاف صاف
کہے ہے سعید اب یہہ ابن جبیر | مراد اسسے علم کتب ہے نہ غیر
کہ ہے واسطے علم تعبیر خواب | مراد اسسے ہے ہمین کیا انتخاب
زبان خلق کی بعض سے لی مراد | کہ تو لغت ہین تو رکھہ اسکو یاد
تو وہ جانے تھا یوسف ہر یک کی زبان | کلام اسمین کرتا تھا وہ بیگمان

واللہ غالب علی امرہ

خدا حکم پر اپنے غالب ہے اب | سوا اسکے سمجھے کوئی بات کب
کہی ابن عباس نے ہے یہہ بات | کہ اللہ کی ہے بڑی پاک ذات
کوئی حکم پر اسکے غالب نہو | سوا اسکے مرضی کے طالب نہو
ارادیکو اسکے نہ توڑے کوئی | وہ توڑے تو ہرگز نہ جوڑے کوئی
اباوے پر اسکے یہہ سب لے شوق | نہ حکمت کسی کی نہ قدرت ہے فوق
ارادہ تھا آدم کا ہر وقت یون | کہ جنت مین تا حشر قایم رہون
پھر آخر کو جنت سے باہر ہوا | گناہ اسسے سرزد سراسر ہوا
کہا تھا یہہ ابلیس نے مین تمام | جنون کا رہونگا ہمیشہ امام
کیا کافرون کا اسے پیشوا | نہین اسمین دم مارنے کی ہے جا
جو چاہا کیا اور جو چاہے کرے | یہہ ممکن نہین جو مشیت ٹلے

ولکن اکثر الناس لا یعلمون

کہا بعض نے تھے یہہ قوم یہود ۔ کہ دنیا مین وہ چاہتے تھے نمود

کیا تھا نبی سے یہہ آکر سوال ۔ کہ یوسف کا کس طرح گذرا ہے حال

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّہٗ

وہ جس وقت پہنچا جوانی کو خوب ۔ ہوا جو طفلی کا اُسکے غروب

اشدہ کے معنے مین ہے اختلاف ۔ کہا بعض نے پندرہ سال صاف

کسی نے کہا چودھوین سال کو ۔ کسی نے کہا ستّرہ بوجھ لو

کسی نے کہے بیس یا بیس سال ۔ کسی کا انھون مین ہین تینتیس قال

اٰتَیْنٰہُ حُکْمًا وَّعِلْمًا

تو دی ہم نے اُسکو بہت عقل و بوجھ ۔ ہر ایک بات کی ہم نے دی اسکو سوجھ

کسی نے کہا بوجھ سے معرفت ۔ ہے معنے مراد اس سے [illegible]

مراد علم سے یہہ کہ توحید جان ۔ اسے یاد کرلے تو اب بیگمان

مراد حکم اور علم سے یہان دین ۔ کہا بعض نے ہے اسیکا یقین

وَکَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ

جزا صبر والون کو ایسی ہی ہین ۔ مصیبت مین جو دل کو قائم رکھین

کہا بعض نے محسنین سے مراد ۔ مصلّی ہین رکھتا اسے اب تو یاد

وَرَاوَدَتْہُ الَّتِیْ ھُوَ فِیْ بَیْتِھَا عَنْ نَّفْسِہٖ

طلب اپنے کی جسکے گھر مین تھا وہ ۔ جو دُر و لعل و گہر مین تھا وہ

زمانے کے دانا اور سارے حکیم | جو سرکار میں شاہ کے تھے ندیم
کیا جمع ان کو زلیخا نے سب | کہا تھا بناؤ گھر ایک ایسے ڈھب
جو اس گھر میں داخل ہو یوسف کبھی | نظر میرے آوے تن اسکا سبھی
جو خارج ہو اس سی تو دیکھوں اسے | بلانے کی ایذا نہ ہیں دوں اسے
جو چھپے ہو تو بھی وہ آوے نظر | اور اوپر اسیطرح ہو جلوہ گر
اگر مشرق کی طرف وہ گھر سی جا | نہ ہو میری آنکھوں سی ہرگز جدا
اسیطرح ہو غرب کا اسکے حال | بناؤ اگر تم میں ہے کچھ کمال
جدھر اسکا رو ہو ادھر میرا رو | غرض وہ نہ غائب ہو مجھ سی کبھو
سب حاضر ہو سن کے اسکا کلام | ہوئے سب کے سب وہاں حیران تمام
کہا بابت پھر یہہ ہو کر کے شاد | کہ شیشہ کا گھر اس سی ہوگا مراد
کہا ہے زلیخا نے میری مراد | یہی ہے رکھو تم اسے خوب یاد
دیا اسکو انعام و ہدیہ کمال | ہر ایک کو دیا خوب مال و منال
بنایا مربع وہ موتی کا گھر | صفائی پہ جسکے نہ ٹھہرے نظر
لگے چار اس گھر کے سبز ستون | خبر انکی کیسی تھی وہ تجھکو دوں
لگا ایک ستون تو وہ سنگ تمام | اور ایک کو لگا سنگ مرمر تمام
زمرد کی تھی تیسرے کی بنا | وہ چوتھا کہ بالکل عقیق یمن تھا
لگے بیچ میں اور چالیس ستون | میں انکا بھی احوال تم سی کہوں

سکم مین تھا کافور و عنبر بھرا — عجب طرح کا تھا تمام اب بنا

اور اس گھر کے اندر بنا اور گھر — وہی تھا چشم ہے اسکا نور نظر

بنا تھا وہ یون شیشہ صاف سے — نہ تھا وہم بارے وہان لاف سے

دو در بیچ اسکے کھینچی لا کلام — زلیخا اور یوسف کی صورت تمام

کہ گردن مین ڈالے ہین دونون نے ہاتھ — وہ یوسف ہی لیتا زلیخا کے ساتھ

زلیخا کے گردن مین ایک ہاتھ تھا — دھرا اسکی چھاتی پہ تھا دوسرا

گلے اور اوپر مین ویسا رہا — در و در پہ ہر جا پہ نقش و نگار

ہوا جبکہ تیار اس ڈھب سے گھر — زلیخا کو دی جا کے سب نے خبر

وہ لیکر گئے یوسف کو اسی وہان — خواصون کو اسنے کیا پاسبان

خواصین ہر یک در پہ تھین تیس تیس — زلیخا کو ان سبکی آئی تھی پیچ

ہر ایک پاس دیبا کا ائین لباس — کھڑی جا ہوئین در پے وہ پاسبان

دیا حکم اخبل ہو کوئی غیر — کہ یوسف ہوا آپ سے بیخود تا

وہ تھی باپ کے گھر کی دائی ہوس — نہ پیر سے نائی وہان اسکا ہاتھ

زلیخا نے اس سے کہا اپنا حال — کہ یوسف سے ہے مجھکو الفت کمال

ارادہ ہے یوسف سے ملنے کا اب — خدا جانے یہ وقت پاؤنگی کب

پھر اپنا کیا اس طرح کا سنگار — فرشتہ بھی دیکھے تو ہووے نثار

ہوئی زیب و زینت جب اسکی تمام — کیا پھر دائی سے اسنے کلام

میں ظالم ہوں گر کام ایسا کروں | گناہ اپنے سر پر یہہ کیونکر میں لوں

انہ لا یفلح الظالمون

نہیں ظالموں کو ہے ہوتی فلاح | رہیں خوار و خستہ وے شام و صباح

زلیخا کا یوسف نے بوجھا فریب | ہوئی آن کر وہ نہایت قریب

کمربند میں تب گرہ سات دینا | گرہ دے کے خوب اسکو مضبوط کیں

نہ پھر گر سکے کھلنے تا یہہ ازار | خدا کا اسے خوف تھا بیشمار

تھا اک بت زلیخا نے پھر تخت پر | گئی تو بھی یوسف نے اس پر نظر

زلیخا گئی سامھنی بیٹھ آ | رہا اب اور خطرا بہت سا کیا

کہا گھر ہے یوسف یہہ بستر لئے | کہا مجھکو حق نے بہشت دئے

کہا مجھکو ساری میں کہوں وہ تو کیا | کہا مجھکو حق کا نہایت ہی ڈر

ارادہ جو بد دل میں بھی لاؤں گا | زمیں پھٹ کر اسمیں سما جاؤنگا

کہا حسن تیرا کیا خوب ہے | کہا حق نے پیدا کیا ہے سو ہے

قیامت میں اس منہہ کو تو دیکھو | کہ اسکے مقابل میں کوئی نہو

مگر جسکہ مجھسے نہو یہہ گناہ | خدا بخش دے مجھکو اسوقت آہ

کہا تیری انکھیں ہیں یوسف عجب | کہا قبر میں دیکھو اسکا غضب

کہ پانی ہو منہہ پر نہیں گی سیرے | نہ تنے پاس ہرگز نہ ہنگی میرے

ذرا ایسی باتوں سے تو منہہ کو موڑ | میں جاؤں زلیخا مجھے دے تو چھوڑ

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَهَمَّ بِهَا

کہا باغ ہے خشک دے اسکو آب — کہا صاحب باغ دیگا شتاب
کہا تو نے مجھکو دیا خوب درد — کہ لیتے ہوا سب میرا رنگ زرد
کہا تیری شیطان نے ماری ہے راہ — نہو آپ اور کر نہ مجھکو تباہ
کہا تجھکو دونگی مین یوسف عذاب — کیا جیسے تو نے میرا دل کباب
کہا مجھکو کافی ہے نعم الوکیل — نہونگا مین ہاتھون سے تیرے ذلیل
کہا کس سبب ہے تو بیچا گیا — کہا حق کے ڈر سے تجھے دون بتا
وہ قطفیر جسنے خریدا مجھے — دیا اسنے عزت کا رتبہ مجھے
کہا اپنا دونگی مین سب تجھکو مال — فقیرون کو دیجو نہ کیجو خیال
خدا تجھ سے راضی ہو البتہ وہ — جو اتنا خزانہ رہ حق مین دے
رہا ایک باقی جو ہے وہ عزیز — سو اسکو بھی دیتی ہون مین پیالہ
پیالہ مین ایک زہر قاتل کا دون — ہلاک اسکو بھی ایکدم مین کرون
اسے ڈال صندوق مین دفن کر — نہو پھر کسی کو کچھ اسکی خبر
کہا دن قیامت کے کیا دون جواب — خدا مجھ سے لیویگا جسدم حساب
نہ لیتا ہے رشوت نہ ڈرتا ہے وہ — جو چاہے سو ہر وقت کرتا ہے وہ
کہا ابن عباس نے تین چیز — زلیخا نے کین اور یوسف نے تمیز
کہ تینون ہین وے معصیت اور گناہ — کہون انکو دل مین تو رکھنا نگاہ
کیا ایک تو اسنے دروازہ بند — کیا گھر الگ دوسرا تھا پسند

بدن کو لگا ہاتھ سے رو گئے
وہ یوسف سے گرمین لگا کھو گئے

زلیخا دو نبر اوہ زلیخا پہ ہاتھ
ہوا جمع اگر وہ دونون کے ساتھ

کیا جمع دونون کو ایک کام پر
کیا قصد دونون نے باہم اگر

لولا ان رای برہان ربہ

نہین دیکھتا گر خدا کی دلیل
تو شیطان کی ہاتھون سے ہوتا ذلیل

کیا ہے گا برہان مین اختلاف
اگر کیا ہے تھی جس سے بچا اب وہ صاف

دیا ایک اخبار نے یون یہہ کہہ
کہ یوسف نے جو سات دی تھی گرہ

ارادہ کیا تھا کہ کھولے اسے
جو پہلے گرہ تھی تو سلے اسے

مگر دیکھتے تو ہے سامنے ایک کف
وہ تھا صاف شفاف مثل صدف

ہتھیلی تھی ایک ظاہر وہان
کسی ہاتھ کا وہان تھا کچھ نہ نشان

کسی کا نہین ہاتھ ظاہر وہان
فقط اس کف دست کا تھا نشان

لکھا اس مین یہہ کہ اے نیک ذات
وہ جانتا ہے جو کچھ کہ ہے دل مین بات

ہتھیلی تھی جبرئیل کی جان تو
لکھا اس مین یہہ تھا اسے مان تو

نہ یوسف نے اس پر کیا التفات
دیا کھول اسکو نہ سمجھی یہہ بات

اسی طور سے ہاتھ ظاہر ہوا
لکھا تھا یہہ اس پر سو اسنے پڑھا

مگر جو کہ سورہ تین مین ہو چھپا
تو جو تھا اسے جانتا ہے خدا

اگر پانچ مین مل کے ہو مشورت
چھٹا ہو خدا اسکو تو بھول مت

قوارستے نے سے البتہ رہ جائیگا — بہت اسکی ایذا بھلا پائیگا

پرندے کے جب تک کہ قائم ہین پر — ہوا پر اڑے سب یہہ باور تو کر

کٹے پر تو گر ہووے مثل سبیل — گرے ہووے آخر وہ لڑکوں کا کھیل

زنا گر کیا تو نے میرے حبیب — نبوت سے جاویگا تیرا نصیب

روایت ہے یہہ بھی کہ ایک جانور — پرندا کتف پر پڑا آن کر

کہا کان مین لیجیو مت زنا — لکھا تھا جو ہمت درجۂ انبیا

پھر اسپر بھی بیٹھا وہ مردو سکے طور — زلیخا پہ اور کچھ نکی اسنی غور

غضب اسکا ہوا حکم جبریل کو — کہ یہہ بندۂ خاص ضائع نہو

ملک کے جھپکتے ہی روح الامین — کھڑے مثل یعقوب تھے بس وہین

گویا دانت مین اپنی انگلی دیئے — یہہ کہتے ہین یوسف سہی تیرے لئے

بڑی دور سے قصد کر آیا ہون — کہ اس کام سے مین تجھے روکدون

نہ قاصد ہون جس کام سے کرالیا — یہہ لائق نہین جو کرین انبیا

اسے دیکھکر اسکو آئی حیا — کہا دل مین ظالم تو کرتا ہے کیا

روایت ہے یہہ بھی زلیخا جب — کیا قصد یوسف سے بے ادب

عبادت کا بت تھا سو منہہ کو ڈھکا — دیا اسپہ پردہ زلیخا نے چھپا

کہا اس سے یوسف نے یہہ کیون کیا — کہا مجھ کو اس بت سے آئی حیا

کہا تجھ کو پتھر سے اتنا ہے ڈر — خدا سے نہ مجھے کیون ہووے خطر

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ

روایت ہے آیا نظر وہ گوا
کہ یوسف پہ جس سے بڑا غم ہوا

کہا ایک فرشتے نے ہو کسو طول
کہ یوسف کو تُنے گیا کیوں تو بھولا

نبی نے کہا ہے کئی نیک بخت
قیامت کو ہووینگے وے زیر تخت

رہینگے قیامت کو سایہ تلے
تلے عرش کے اُن کو سب پایئے

ہے اوّل وہ سلطان صاحب مراد
جو انصاف سے سب کی دیتا ہو داد

دوم صاحب بخت ہے وہ جوان
کہ حق کی عبادت میں ہو ہر زمان

سیوم وہ کہ دل اُسکا اٹکا رہے
مساجد کا ہر وقت ہُشکار ہے

چہارم وہ دو شخص ہو جن میں پیار
ولیکن وہ ہو بہر پروردگار

ہے پنجم وہ جو صحبت کو لینے مدام
لیا حشر میں اُسنے عالی مقام

اور ایک ششم وہ کہ عورت ہے صاحب جمال
دل اُسکا طرف اُسکے آیا کمال

کہا اُس سے گے تنہا دیا اُسکو چھوڑ
فقط خوف حق ہی لیا منہہ کو موڑ

نبی نے کہا نور ایمان کا
زنا جو کرے اُس سے ہووے جدا

چہل روز کے بعد اُسکے تئین
ملے وہ جو جاتا ہے خدا یا نہین

مجوس اور کتا ہے گر زنا
کرے جو نبی نے اُسی یوں کہا

جہنم کے سو در کھلین قبر مین
سب اعضا قیامت تک وہاں جلین

قیامت مین تابوت مین آگ کے
نبی نے کہا ہے کہ زانی لُٹھے

كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ

وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ

کیا زور کر داں سی یوسف نکل | حویلی سی باہر ہوا بے خلل

فاستبقا الباب و الفیا سیدھا لدی الباب

ملے دونوں سید سی اپنے وے آ | حویلی کا دروازہ جس جا پہ تھا

خدا سا زلیخا نے ذل سی فریب | نہ سمجھا کچھ اسکا فراز و نشیب

کیا سامنے سے بہت سا تپاک | کرے اپنے کو تا کہ سونپی وہ پاک

قالت ما جزاء من اراد باهلك سوءا الا ان يسجن او عذاب اليم

کہا کیا جزا ہیگی اس شخص کی | کرے اہل کے سات تجھ تیرے بدی

قرار اب یہ کہ ہو قید یا ہو عذاب | لگیں تازیانے اسے بے حساب

کہ یہ آیت کے معنے ہوئے سن عزیز | سمجھ انکو گر تجھ کو ہے کچھ تمیز

زلیخا کو تب کہنے لگا یوں عزیز | کروں قتل اسکو کہ ہے بے تمیز

کہا قتل کرنا نہیں خوب ہے | اسے قید کرنا ہی مطلوب ہے

کہی جب زلیخا نے یہ بات | تو غصے ہوا یوسف نیک ذات

قال هي راودتني عن نفسي

کہا اس نے مجھ کو کیا تھا طلب | ہوئی نفس سے اپنے عاجز یہ اب

ہوئے معنے آیت کے سارے تمام | اگے میں کرتا ہوں اس میں کلام

لگا پوچھنے پھر زلیخا سی شاہ | ہے اپنا کوئی تیرے گواہ

نہیں حکم کرتا ہے قاضی کبھی | جو دعوا کرے بس فقط مدعی

کہا ہے

کہا ہے زلیخا کے وہ اہل سے | اگر حکم ہو تو وہ آگر کہے

وشهد شاهد من اهلها

اٹھا وہ ان میں یک بچہ شیر خوار | زلیخا کا وہ تھا زخویش و تبار
گواہی کو اپنی ادا کر دیا | جو حق تھا گواہی کا پورا کیا
شہادت میں ہیں دو روایت عجب | سنو تم ذرا انکو کہتا ہوں سب
کہ تھا ایک مرد عاقل و ہوشیار | معلم حکیم اور خدمت گزار
زلیخا کا کہتے ہیں تھا ابن عم | حکیم اور دانا وہ صاحب قلم
ہوا حکم صادر کہ آوے شتاب | وہ آیا شتابی بصد اضطراب
سنے زمانے کے عالم تمام | ہوے حاضر ہوشیار کے مجلس میں عام
لگا پوچھنے پھر یہ شاہد سے شاہ | کہ ایسا تکا تو ہوا ہے گواہ
تو سچ کہہ دے جو کچھ کہ معلوم ہے | یہ کیسی پھر گھر میں اب دھوم ہے
کہا کھینچنے کی ایک آواز سمت | میں باہر سے در کے سنی تھی کرخت
پھٹا تھا قمیص ایک کے زور سے | ولیکن خطا وار کہیے کسے
نہیں مجھ کو یہ معلوم آگے تھا کون | کھڑا کون تھا اور بھاگے تھا کون
قمیص اسکا آگے سے گر ہے پھٹا | ہے یوسف کی اس میں سراسر خطا
اگر شق ہے پیچھے سے وہ پاک ہے | خطا میں زلیخا ہی چالاک ہے
روایت یہ ہے دوسری سن اسے | کتابوں میں راوی اسے یوں لکھے

ان کان قمیصه قد من قبل فصدقت وهو من الكاذبين
وان کان قمیصه قد من دبر فکذبت وهو من الصادقين

اور یوسف کو کوئی شبہ ہوئے یہان | یہہ مضمون آیت ہے تو اے فلان

فلما رای قمیصه قد من دبر

جو دیکھا قمیص اسکا سب خوب سا | تو پیچھے ہی سے اسکو پایا پھٹا
وہ کہنے لگا جسکا تھا وہ پتا | زلیخا پہ وہ جرم ثابت ہوا

قال انه من کیدکن

زلیخا سے کہنے لگا یون عزیز | کہ اسمین تجھے کو صفا نہین کچھ تمیز
تو کہتی تھی اس شخص کی کیا جزا | کیا اہل سے تیرے جسنے برا
یہہ کہنا ترا تھا سراسر فریب | نہین تجھکو کہنا یہہ دینا تھا زیب

ان کیدکن عظیم

ہے بیشک تمہارا بڑا مکر و کید | کہ دانا بڑا اسمین ہو جاتا ہے صید
یہہ کہہ کر کے یوسف سے یون کہا | کہ یوسف تجھے مرحبا

یوسف اعرض عن هذا

بس اے یوسف اس بات کو چھوڑ دے | منہہ اپنا تو اس طرف سے موڑ دے
تو یہہ ذکر اس سے اور کچھ نہ بول | زلیخا کا پردہ کسی سے نہ کھول
تو جانے ہے کافر تھا بالکل عزیز | نہ اسلام کی اسمین کچھ تھی تمیز
نہ چاہا زلیخا کا پردہ ہو فاش | کرے تھا اسی بات کی وہ تلاش
خدا ہے ستار رحیم و کریم | ہمیشہ ہے بندون پہ لطف عمیم

کہی شہر مین عورتون نے یہہ بات	کہ ہے مصر مین اک عجب واردات
کہ بی بی جو رکھتا ہے اپنی عزیز	نہین عشق مین اُسکو اصلا تمیز
بلالی ہے یوسف کو وہ اپنے پاس	ملاقات کی اُسسے رکھتی ہے آس

قد شغفها حبا

ہوا ہے محبت مین دل اُسکا چور	حواسون مین اُسکے پڑا ہے فتور
ہوا پر محبت سے ہے دل کا لہو	یہہ ہے ابن عباس کی گفتگو
کہون تجھسے کسکو کہے ہین شغاف	بہت اُسکے معنون مین ہے اختلاف
ہو مانع اُسکے معنے کہے بعض نے	کتابون مین ہین یہ بھی دیکھے لکھے
کہا بعض نے قلب کا درمیان	جو مشہور ہے روح کا وہ مکان
کسی کی مراد اُسسے سارا بدن	ہوا کہہ دیا تجھکو اے جانمن
کہ لحم [illegible] عروق اور سب استخوان	ہوئے عشق مین خشک سب بیگمان

انا لنرىها فى ضلال مبين

ہم البتہ ہین دیکھتے اُسکو اب	زلیخا ہے ظاہر ضلالت مین اب
ہین کہتے نشان محبت ہین چار	ہے اخلاص و وسواس انفاس یار
بیان اب مین کرتا ہون تفصیلوار	سُن اُسکو اگر تجھکو ہے ہوشیار
کہ اخلاص جو تھا براہیم کو	کہون اُنکا قصہ ذرا تم سنو
براہیم کو جب خدا نے جلیل	لگا کہنے یہہ ہے ہمارا خلیل

کہ الفت کا اسکو ملا خوب پہل | خدایا یہہ کیسا تہا اسکا عمل
کہا دار دنیا مین اُن کا بہت حال تہا | مین کرتا ہون موسی کی کچہ خیال
کہا کر تو ادہر ذرا ایک نظر | کہ تا حال سے اُسکے ہووے خبر
جو دیکہا تو ہے ایک مکان اُسکا | کہ یاقوت احمر سے ہے سب بنا
قرابتی مین دنیا سے تہا وہ شہید | بہت دل مین موسی کے آیا پسند
کہا جسکو پیارا ہے یہان [illegible] | پہر اسکا مکان ہے ذرا دیکہ لے
مین وہ سوار اس کا حال تجہہ سے کہون | سن اسکی خبر صاف مین تجہکو دون
کہ سختی یہہ مجنون سے بہی بالا | تجہے الفت و سوار اس سے کیون ہوا
[illegible] الفت ہوئی جب سے ہے | سوا اسکے بہائی نہین کوئی شئے
اب الفاظ سے بہی تجہکو بتاؤن مین | سن اسکو ذرا ہو کہ کہتا ہون مین
[illegible] عسکری سے روایت ہے یہہ | مین کہتا ہون تجہہ سے حکایت ہے یہہ
عمر ابن خطاب نے ایک سال | دیا بہیج فارس کو لشکر کمال
ہمارے تہے لشکر مین اربع ہزار | سوارون کو اپنے کیا جو شمار
تہے لشکر کے سردار ابن عاصم | وے سب اُنکے تابع تہے باوقر
لیا ایک قلعے کو جا کر سب نے گہیر | ہوئی فتح ہونے مین کچہ اسکے دیر
رئیس اسمین تہی ایک عجوبہ تہی | نہایت حسین اور قابل بڑی
پڑہی وہ بلندی پہ اور کی نظر | کہ تا لشکر اسلام دیکہے مگر

یہ کہہ کر دیا کھول قلعے کا باب
پھر تکنے اسکو کیا بے حجاب

جوان نے پھر اسکو مسلمان کیا
کہا پڑھ للہ تو کلمہ محمد کا آ

کہا میں ہون بارے امیر کبیر
تجھے جانتے ہیں صغیر و کبیر

کوئی تیرے لشکر میں تجھ سی بڑا
جو ہووے تو لیچل مجھے تک ذرا

کہا اسنے سردار ابن عمر
ہیں اس سے قبل کرے گا تو گر

گیا اسکو ان پاس لیکر شتاب
دیا اسکو ابن عمر نے جواب

کہ کلمہ محمد کا تو منہہ سے بول
شہادتین اپنی زبانکو تو کھول

کہا اسنے تجھ سے بھی کوئی بڑا
اگر ہو تو اسکا نشان دے بتا

کہا وہ عمر سب کا ہے بادشاہ
کہا مجھکو لے چل وہان خواہ مخواہ

چلی لیکے اموال و لشکر تمام
ہوئے ساتھ لوگ اسکے سب خاص و عام

عمر نے کہا پڑھ تو کلمے کو اب
اگر دین احمد ہے تجھکو طلب

کہا اسنے ہے کوئی تجھ سے بڑا
کہا ہان وہ ہے سرور انبیا

ولیکن ہوا ان کا جنت مقام
علیہ الصلوٰۃ و علیہ السلام

ہیں مقصود اس سے قبر الطہر ہیں وے
یہی باعث امن ہر ایک شے

اگر قبر ان کی نہوتی یہان
تو پھر خستہ سے نہ ملتی امان

نبی کے وہ حجرہ میں آئی شتاب
پڑھا اسنے کلمہ بصد آب و تاب

کہا پھر یہ اسنے کہ امیر سب
ہوئی ہیں مسلمان بے تعب اب

وفا نذر کرتا ہے اپنی عزیز
بچھونوں کی لہر اک دلہن مانی تھی چیز

زلیخا نے گھر کا کیا انتظام
بچھائے ہر ایک جا پہ قالین تمام

مرصع زمرد و یاقوت کے
دھرے سنگ فرش اس پہ موقع سی تھے

چراغ اور تھے سونے و چاندی میں سب
ہر ایک کو تھا انکا تماشا عجب

زلیخا سے دائی نے پھر یہ کہا
بھلا دیکھ تو اب تو کرتی ہے کیا

تجھے عورتیں طعن کرتی ہیں سب
بھر اس کے دل میں ہے جب قہر و غضب

بدی سے تجھے سازی کرتی ہیں یاد
دلوں میں ہے جب ان کے نہایت فساد

پکائی ہے ان سب کے لئے تو طعام
ہے جب العطام بہر و شستہ سر تمام

کھلا انکو اس طرح دوں بے حجاب
کہ ہو جاوے دل انکا جل کر کباب

نہ ماروں میں شر کو کروں آپ قید
انہیں سر پڑے انکا سارا کہید

بس اک بار یوسف کو ان کو دکھا
محبت میں دیتی ہوں سب کو جتا

پھر آنکھوں سے ان کی چھپاؤں اسے
کبھی رو برو پھر نہ لاؤں اسے

یہاں تک کہ ہووے جگر داغ داغ
کروں عقل کا انکی میں گل چراغ

مریں عشق میں اسکے بیتاب ہو
ہر اک کا جگر عشق سی آب ہو

واعتدت لهن متكأ

کیا آراستہ مجلس اسکے لئے
دھرے وہاں پہ موقع سی تکئے لئے

کہ آرام سے سب اس پہ بیٹھیں تمام
کریں نوش تب وہ سب خاص و عام

کہا جسمین مرضی ہو اللہ کی | وہ مانونگا سب زلیخا سبھی
کہا تجھکو جس وقت بولون مین آ | اُسی وقت باہر تو آنا چلا
کہا مین تو تابع ہون تیرا غلام | نہین مجھکو کچھ عار اس سے نکلنا
جب آکر کے سب عورتین بیٹھ لین | ہر ایک کو وہان کرسیان دین
کہا عورتون نے کہ یوسف کا شوق | ہمین حد سے زیادہ ہوا اور سب سے فوق
طلب سب نے یوسف کو اُس سے کیا | کہ دیکھین وہ ہم صورت دلربا
لیا پھر زلیخا نے اسکو بلا | کہا تو یہ سب دیکھو اپنا اٹھا

وقالت اخرج علیهن

کہا اُس نے یوسف کو اب نکل | تری دید کی سب ہین مشتاق چل
وہ نکلا تو موسے کی جیسے چھڑی | اک آفت سی جانون پہ آ پڑی
جلایا انہین سر سے لے تا بفرق | کیا ہی یہ جسطرح ٹوٹے بجلی برق
وہ اک چودھوین رات کا چاند تھا | اُجالا مکان اُس سے سب کا ہوا

فلما راینه اکبرنه

اُسے جبکہ دیکھا سبھون نے تمام | کہا سب نے بحث یہ بشر لا کلام
اُسے دیکھکر اُن کے ہوش و حواس | نہ جینے کی اپنی رہی اُن کو آس
ہوئین سب کی بیخود اُسے دیکھکر | انھیں کو رہی کچھ نہ اپنی خبر

وقطعن ایدیهن

مرین مصر کی عورتین ان مین سو — روایت ہے یہہ بھی مرین تین سو
اور اک جا دسو کی روایت ہے یہان — ہوئین تین سو ضعف سے ناتوان
سبب کیا انگلی کٹ گئے سب کے ہاتھ — زلیخا رہی ثابت ان سب کے ساتھ
جواب اسکا یہہ ہے زلیخا جو تھی — وہ جیسی کہ یوسف پہ عاشق ہوئی
چھری کو کبھو بھی لیا تھا نہین — وہ کبھی تھی یہہ بابت اسکے تئین
محبت ہوئی جب کہ دل مین عزیز — نہ لی ہاتھ مین کاٹنے کی ہی چیز
روایت ہے یہہ بھی جو کرتی نظر — وہ یوسف پہ ہوتی تھی بس بیخبر
نہ حس اسکو رہتا نہ حرکت تمام — فقط زندگانی کا رہتا تھا نام
روایت ہے اور تیسری اسکو جان — مین دیتا ہون اس سہو کا نشان
زلیخا جو تھی پہلے سے معتاد تھی — سبب یہہ کہ اسوقت قائم رہی
عصا جیسے موسی کا ہوا اژدہا — وہ فرعون کے سامنے جو اٹھا
سبھی ڈرکے بھاگے نہ موسی ڈرا — کہ پہلے سے وہ اسکا معتاد تھا
دیا حکم حق نے اسے واسطے — یہہ موسی کو اب تو عصا ڈال دے
جو ڈالا تو وہ اژدہا ہو گیا — کہا حق سے موسی نے یہہ کیا ہوا
کہا اسکو سے پہلے سی تو دیکھ لے — کہ دشمن کے آگے نہ اسسے ڈرے

قالت فذلکن الذی لمتننی فیہ

کہا پھر زلیخا نے ان کے تئین — یہہ وہ ہے کہ تم اب تھے میرے تئین

کہا تم سے ایسا اگر کام ہو / تمہارے سبب مجھ کو آرام ہو

رہے جب تلک جسم میں میری جان / نہ بھولوں یہ احسان کبھی بیگمان

ہمیشہ کو ممنون احسان ہوں / تمہاری ہی باندی میں ہو کر رہوں

کہی جب یہ یوسف سے ملکہ نے بات / غنیمت ہے یہ ہم میں زلیخا کی ذات

جواب اسکا دیتا نہیں کس لیے / وہ غم میں پڑی ہے خون دل کو پیے

تو ظالم ہے مالک سے اپنے پھرا / خریدا ہے اسنے تجھکو نہیں کیا کیا

جو کہتی ہے اب کیوں نہیں مانتا / تو مالک ہے اسکے کیوں نہیں جانتا

دیا کچھ نہ یوسف نے اسکا جواب / ہوا جب وہ کھتا دل میں پیچ و تاب

یہ سمجھیں زلیخا نہیں خوش جمال / ہے جب عورت بڑی عمر کی وہ نکال

دل اسکا اسی واسطے ہے اچاٹ / ہر ایک نے پھر ایک سنگار کیا

دکھانے لگیں حسن اپنا اسے / منہ اور اپنے سینہ کو کھولا

کسی نے وہ زلفوں کو لٹکا دیا / گویا کالے سانپ کو لٹکا دیا

سرین تک کسی نے کھول اک لٹ بال / دیے دوش پر دونوں طرف ڈال

دیا کھول سینے کو اپنے تمام / بچھایا تھا ہر ایک نے الفت کا دام

وہ زلفوں میں چہرے کا ان کے ظہور / اندھیرے میں جس طرح مشعل کا نور

دیے کھول چاندی سے ہر ایک نے ہاتھ / لگیں کرنے نخرہ وہ یوسف کے ساتھ

وے سب تھیں نہیں سب بیٹھیاں لگ کر / اور یوسف کی انپر نہ تک نظر

عمل جتنے سب اُسکے ہو جائیں نیک
نہ چالیس دن تک کیا جائے ایک

حدیثوں میں آیا ہے زانی کا حال
وہ کرتا ہے دُنیا سے جب انتقال

قصوروں سے زیادہ وہ ہووے حقیر
غرض ہووے آنکھوں میں سبکے صغیر

فَاسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ

دُعا اُسکی کی رب نے اُسکے قبول
نہ اُسکو کیا اُنمیں ہرگز ملول

دیا اُسنے سب کید اُن کا ہٹا
کسی کا نہ بس اُسپہ ہرگز چلا

إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

وہ سُنتا ہے سبکی پکار اور دُعا
وہ جانے ہے جو دل کا ہے مدعا

دُعا ہووے سب انبیا کی قبول
جو مومن ہے تو بھی دُعا کو نہ بھول

کہ حق نے کیا ہے یہی حکم اب
میں دونگا جو کچھ تم کروگے طلب

دُعا میں اگر تم کو غفلت نہو
مجھے اُسکے دینے میں [illegible]

کروگے دُعا تم جو کرکے سجود
تو تم پر کرونگا میں احسان فزود

صبحی اور ظہر جو مانگو دُعا
ہٹا دونگا تم سے میں اپنی بلا

نمازوں کے پیچھے اُٹھا ہاتھ کو
جو مانگو دُعا تم پہ آفت نہو

دُعا مجھ سے مانگو بطور عجیب
میری تم پہ ہووے گی بخشش مزید

دُعا گر کروگے بغیر از حجاب
تو بخشونگا تم کو بہت بے حساب

کسی کا نہ کر بیچ میں واسطا
کہ اُسکو کہیں بے حجابی دُعا

حکایت

کہا مالک ابن دینار نے
طریق ولایت

میں آئی ہوں کیا مجھکو کہتا ہے تو ۔ بتا مجھکو کس کی ہے یہاں جستجو

کہا میں نے دیکھا جو تیرا جمال ۔ گیا بھول سب کچھ جو تھا میرا حال

کہا تجھکو ہوتی خدا کی جو چاہ ۔ نہ کرتا طرف غیر کی تو نگاہ

کہا تجھ کسی سے محبت نکر ۔ خدا کی طرف اپنی کچھ ہو نظر

ہو تا ذرا بھی تو میرے قریب ۔ کہ تا ہوئے تجھے دید حق کی نصیب

کہا میں ہوں اس سے بری اے نگار ۔ تیرے حسن کی دیکھتا ہوں بہار

خدا کے لیے تجھ سے ہے دوستی ۔ نہ کچھ اور تو دل میں لانا کبھی

کہا تجھ میں اور بت پرستوں میں فرق ۔ بتا کیا ہے غصہ ہوئی مثل برق

وے کہتے ہیں ہم بھی خدا کے لیے ۔ انہیں پوجتے ہیں کہ تا وہ ملے

خدا سے کریں گے لے ہمکو قریب ۔ ہمیں حق کا ملتا ہے ان سے نصیب

تو تیرا بھی مالک ہوا بس یہ حال ۔ خدا کے لیے کر تو اپنی سنبھال

العجب کیا میں نے سن یہ کلام ۔ کہ کس نے بتایا تجھے میرا نام

کہا روح میری تیری روح سے ۔ ملی اس نے تیرے پتے سب دیے

لے قافلہ میں ہم رستے میں جا ۔ وہ باتیں ہی کرتی رہی برملا

وہیں بس کٹیروں نے آکر تمام ۔ لیا قافلہ گھیر سب خاص و عام

وہ ہنستی تھی اور قافلے پر تھا غم ۔ ہر یک مبتلا تھا بہ رنج و الم

کہا میں نے کچھ بھی خدا کا نہیں ڈر ۔ کہ ہنستی ہے تو روتے ہیں سب بشر

کہا خواہش مرد ہو کر مجھے ۔ تو قربت میں اپنی جگہہ دے مجھے

کہا تجھ سے پوچھوں ہوں میں ایک بات ۔ جواب اسکا دے مجھ کو لے نیک ذات

کہا میں کہ پوچھ اسکو جی چاہے کیا ۔ کہا عقل کی چیز مجھکو بتا

کہا میں نے ہین عقل کے حصے دس ۔ کہا انکی تقسیم کہہ مجھ سے بس

کہا ان سے نو مرد کو دے دیے ۔ خدا نے اور اک عورتوں کے لیے

کہا اس سے اب مجھکو شہوت کا حال ۔ بتا اسکی تفصیل اے باکمال

کہا اسکے دس جز خدا نے کیے ۔ پھر اتنیں سے نو عورتوں کو دیے

جو باقی تھا مردوں کو حق نے دیا ۔ ازل میں اسیطرح حصہ کیا

کہا اب تعجب ہے مجھے سے بھی ۔ کہ اک جز میری عقل غالب ہوئی

ہوئے حصے شہوت کے سب پائمال ۔ یہہ کیا فضل ہے ایزد بیہمال

تو اک شہوت کا جز بہہ رہا ۔ کہ نو جز خرد پر وہ غالب تہا

یہہ کہہ کر گئے آنکھوں سے غائب ہوئی ۔ نہ پھر میرے لگے وہ طالب ہوئی

روایت ہے بعضے بزرگوں سے یوں ۔ مفصل خبر اسکی میں لکھ دوں

کہ دریا میں کشتی پہ بیٹھے بہم ۔ سفر کو چلے تھے کئی شخص ہم

چلی ایک طوفان کی ایسی ہوا ۔ دیا عقل کو اسنے اسکے اڑا

تعلم کی جاتی رہی عقل سب ۔ ہوا یہہ یقین سبکو بس ڈوبے اب

سوا پانی کے کچھ نہ آتا نظر ۔ لگی ہونے کشتی بھی زیر و زبر

تھا زندان مین جو بڑا کار کن ۔ کہا اُسنے یوسف سے ایک اور سخن

تجھے چاہتا ہون دل و جان سے ۔ مین کہتا ہون یہہ بات ایمان سے

کہا مجھکو دیوے خدا اب پناہ ۔ نہ دل کو لگا دے تیرے میری چاہ

کہا کس لیے تجھکو نفرت ہوئی ۔ بری کیون ہماری محبت ہوئی

کہا باپ کا عشق تھا مجھ اوپر ۔ ہوا مین اُسی کے سبب دربدر

محبت زلیخا نے یہہ کچھ کیا ۔ کہ زندان مین مجھکو ہے بٹھلا دیا

سو عاشق اگر تو کہین ہو مرا ۔ تو اب قتل ہی ایک باقی رہا

سُدی سے روایت یہہ کہتا ہون اور ۔ سُنو اسکو تم سب نذر کر کے غور

شہ مصر ہو غصہ ایک آئین ۔ دیئے بھیج دو شخص زندان مین

کہ ایک اُنمین باورچی تھا شاہ کا ۔ نگہبان صہبا کے تھا دوسرا

کھلاتا تھا ایک اُنمین شہ کو کباب ۔ پلاتا تھا وہ دوسرا بھی شراب

کسی نے کہا کہتے ہین اہل شہر ۔ کہ اُنّے شخص دو شاہ کو دینگے زہر

یہہ سُنکر کے قید انکو شہ نے کیا ۔ خدا نے بیان انکا سب کر دیا

ودخل معه السجن فتيان

ہوئے قید مین ساتھ اسکے جوان ۔ غلامون سے تھے وہان دو جوان

شراب ایک پلاتا تھا وہ شاہ کو ۔ طعام ایک کھلاتا تھا دل شاد ہو

سبب یہہ کہ ایک دشمن شاہ تھا ۔ پیام اپنا اُن دو کو اُسنے دیا

لباس اور کپڑے شراب اور طعام — زلیخا اُسے بھیجتی صبح و شام

اجازت ملک سے زلیخا نے لی — کہ خدمت میں اسکے نہووے کمی

وہ اوروں کی نزدیک محبوس تھا — زلیخا کے دل میں وہ مانوس تھا

اسیطرح دنیا میں مومن حقیر — ہے ظاہر میں نزدیک سبکے فقیر

خدا کے وہ نزدیک ہیگا عزیز — نہیں اُس سے بہتر کوئی اور چیز

سنو ایک دن کا عجب ماجرا — جو زندان کا مالک تھا اُسکو بلا

زلیخا نے اس طرح سے کہدیا — کہ زندان میں جسوقت تو جائیگا

تو یوسف کو تو ماریو جا کے اب — کہ رووے ذرا دور سے کھا غضب

کہا کس لیے اسکو مارے ہے تو — تو عاشق ہے تجھ سے نہو بد کبھو

کہا دل کو میرے نہیں آہ تاب — ہوا جاہے غم سے میرا دل کباب

نہیں کوئی صورت کہ آوے نظر — مجھے شکل اسکی یہہ باور تو کر

وہ رووے گا مارنے سے بزور — میں آواز اسکی سنونگی زور

اسیطرح اللہ بھی حکم دے — بہت سے کو مارو کہ زاری کرے

ہے زاری بھی درگاہ حق میں پسند — کرے جو کہ زاری ہو درجہ بلند

بظاہر تو ہیں چند چیزیں بھلی — ولے اُن کے پیچھے لگی ہیں بری

الٰہی بچ گیا اُن بروں سے تمام — تو دارین میں تو ہوا نیک نام

نبی نے کہا آفت حسن ہے — غرور اور تکبر نہیں اور شے

وَقَالَ الْآخَرُ إِنِّي أَرَانِي أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِي خُبْزًا تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ

کہا دوسرے نے میرا سن کلام — کہ روٹی دھری سر پہ میں نے تمام

پرندے اُسے کھاتے ہیں چیر کر — یہہ دیکھا ہے خواب اُسکی تعبیر کر

یہہ آیت کا مطلب ہے تو اسکو جان — اب آگے ہے تفصیل سے کچھ بیان

جو ساقی کی تھی خواب اُسکو تمام — کہوں تجھ سے سن تجھ سے سبھی اُنکا نام

یہہ دیکھا کہ شہ نے بلایا اُسے — بلا گھر میں اپنے بٹھایا اُسے

گیا باغ میں شہ کے وہاں تین شاخ — نظر آئیں انگور کی بس فراخ

اُنہیں لے کے بو یا زمین میں تمام — جمی اُس سے شاخیں بہت لاکلام

لگے تین خوشے لیا اُن کو توڑ — بنائی شراب اُس نے انکو نچوڑ

بھرے اُسکے شربت سے پھر تین جام — پلائے ملک کو وے تینوں تمام

سنو خواب خباز کا ماجرا — گویا گھر میں وہ شہ کے داخل ہوا

ولے تین خوان اُسکے سر پر دھرے — وے تینوں ہیں بس روٹیوں سے بھرے

ہجوم اُس پہ چڑیاں بہت کرتیاں — اچک روٹی سر پر سے لیجاتیاں

نَبِّئْنَا بِتَأْوِيلِهِ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ

خبر دے ہمیں اُسکی تعبیر کی — بیان کر تجھے اب اُسکی تفسیر کی

کہ تحقیق ہم سے کہے پاکدین — تجھے دیکھتے ہیں سن المحسنین

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ

کہا اسین طرح کا طعام آوےگا	تمھارے وہ کھانے کو کام آویگا
کہا جسن طرح تھا اُسے دھیان ہوا	کہا تھا جو اُسنے وُہی سب ہوا
کہا پھر یہہ ساقی نے یوسف نبا	تجھے کس نے یہہ علم آخر دیا

ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ ؕ

یہہ رب نے سکھایا ہے مجھے	کہانت سی کہتا نہین مین لسے
جو کچھ وحی کرتا ہے مجھکو خدا	اسیطرح کہتا ہون مین تم سے آ
کہا پھر مین بیزار ہون کفر سے	دیا چھوڑ ہی مین نے دل سے لسے

اِنِّيْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ مَا كَانَ لَنَاۤ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ

مین چھوڑا ہے جس قوم کو سربسر	نہ لاوین جو ایمان اللہ پر
وہ اور آخرت کو نہین مانتے	قیامت کو برحق نہین جانتے
مین اب دین آبا کا تابع ہوا	براہیم و اسحق ویعقوب کا
نہین ہے یہ لائق ذرا ہم	کرین شرک اللہ کا کچھ بھی ہم

ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ

یہہ ہے فضل اللہ کا ہم پہ سب	اور ان مومنون پر کہ ہین با ادب
بہت لوگ لیکن نہین ہین خبر	کہ پوچھین اُسے ایک ہی جان کر

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ

روایت ہے یون ابن عباس سے / اس آیت کے معنے جو اسنے کہے

سطیع اور عاصی کو روز حساب / خدا او نہ دیگا ثواب و عقاب

اسے لوگ ہرگز نہین جانتے / نہین اسکے درجے کو پہچانتے

روایت ہے ساقی مسلمان ہوا / ولیکن نہ خباز سو [illegible]

مسلمان ہوئے اہل زندان کے / نبی سار یوسف کو پہچان سکے

کہا بعد ایمان کے لائق ہے یون / کہ اک بات مین اہل زندان کہون

کہو اپنے احوال تم دل کا سب / کہ دو چیز سے تمکو کیا ہے طلب

میرے ساتھ زندان مین رہتے ہو یا / چھٹا چاہتے ہو کہو تم ذرا

جو تھے اک ہزار ان مین اور چار سو / لگا سی دل اپنے کی یوسف سے لو

کہا چار سو نے تیرے ساتھ ہم / رہین قید مین کچھ نہین اسکا غم

ہزار انمین کہنے لگے ہمکو اب / چھٹین قید سے بس یہی ہے طلب

کہا جاؤ نکلو یہان سے شتاب / کہا یا مین ہے ٹیڑہ لونکا عذاب

پیادے ہین زندان کے چھوڑینگے کب / ہر یک کو کرینگے وے ڈھونڈہ طلب

کہا مین کرون حق سی ایسی دعا / کہ تم مین سے کوئی بھی پکڑا نجا

یہہ کہکے اسنے اشارہ کیا / اور انگلی سے تھوڑا اسہارا کیا

ہوئین بیڑیان پانؤنکی سب جدا / خدا نے انہین کر دیا بس رہا

گئے اس جگہہ سے وے سارے نکل / گئے دم مین ان سب کی رنگت بدل

کہا پھر

کہا پھر یہہ خباز کو کل کے دن | ترا رزق دنیا سے جاویگا چھن

کھچیگا تو اُٹھتے ہی سولی پہ کل | تیری جان سولی پہ جاوے گی نکل

ترے سر کو کھاوینگے کوے تمام | نہ پہنچیگا تو صبح سے تا بشام

یہہ سنکر کے خباز رونے لگا | اک آواز ماری کہ یا حسرتا

لگا کہنے مین نے نہ دیکھا ہے خواب | کہا جھوٹھ تجھ سے یہہ حال خراب

کہا تو نے دیکھا ہے یا اب نہین | قضا بھی خدا کی ٹھہرے کہین

قضی الامر الذی فیہ تستفتیان

ہوا حکم جاری اب اسکام مین | اگر دو تم نہ ناحق ہے اوہام مین

جسے پوچھتے ہو سو اب ہو چکا | جو ہونا تھا پہلے ہی سب ہو چکا

کہا تم نے تسبیح یا کہا ہے وقوع | اسیطرح ہوویگا اسکا وقوع

ہوئی پھر جو وقت خباز کو | کہا شاہ نے جلد سولی پہ دو

دیا اسکو سولی پہ کوے تمام | دماغ اسکا کھانے لگے صبح و شام

وقال للذی ظن انہ ناج منہما اذکرنی عند ربک

کہا اسکو جسکا ہوا تھا یقین | بچیگا یہہ آفت سے غم کچھ نہین

کہ جب جائیو اپنے صاحب کے پاس | مجھے یاد کریو مین رکھتا ہون آس

یہہ آیت کا مطلب ہے رکھہ اسکو یاد | اب آگے ہے تفصیل اسکی زیاد

کہا جب کہ تو شہ کو پلاوے شراب | ذرا کہیو میرا یہہ حال خراب

کہا رونے دے تیرے غم مین آہ ۔ وہ اندھا ہوا ہے بہت ہی تباہ

کہا پھر یہہ یوسف نے گر میری ما ۔ زلیخا نے مجھے خوب تھا یا خدا

کہ میرے سبب سے یہہ یعقوب پر ۔ مصیبت گئی کس طرح کی گذر

کہا تجھے نبی نے کہ یوسف اگر ۔ نہ کہتا یہہ ساقی سے تو ذکر کر

پیمبر اس شاہ سی جاکے احوال کہہ ۔ کہ ہون قید مین سب میرا حال کہہ

نہوتی اسے قید جز پنج سال ۔ نہوتا زیادہ اسے کچھہ ملال

سنو ایک نکی عجب واردات ۔ کہون ایک یوسف کی مین تم سی بات

جھروکے مین زندان کے اک روز تھا ۔ وہ بیٹھا ہوا اسکو تھا دیکھتا

پھر دیکھا کہ اک قافلہ شام کا ۔ طرف مصر کے سے وہ آتا چلا

اور اس مین ہے اک شخص ناشنوا ۔ وہ کنعان سے آتا ہے الفت نشا

سیر دل ہے نام اسکا مشہور ہے ۔ اور اس اونٹنی پر وہ مسرور ہے

چو ناقہ نے یوسف کو دیکھا وہین ۔ گئی بیٹھہ تسلیم کر بر زمین

فصاحت سے وہ بات کرنے لگی ۔ کہ یوسف مین کنعان سے آتی ابھی

کہون تجھہ سے کیا حال یعقوب کا ۔ کہ غم سے ترے اسپہ کیا کیا ہوا

قد اسکا ہوا خم ہے مثل کمان ۔ فقط پوست باقی ہے یا استخوان

یہہ احوال سنکر کے یوسف کو غم ۔ ہوا سخت یعقوب کا اور الم

وہ آنکھون سے آنسو بہانے لگا ۔ بہت دل مین غم اپنے کھانے لگا

لگا رونے یوسف پھر آواز کر — دل اسکا ہوا غم سے زیر و زبر

تھا یوسف کے منہہ پر نقاب حریر — نہ دیکھے کوئی تا صغیر و کبیر

کہا اسکو یوسف نے تو کس لیے — یہاں تک یہ آیا بیان کر اسے

کہا اسنے وہ ہے تجارت کا کام — میں آیا ہوں جس کے واسطے یا امام

کہا فائدہ تجھکو ہے کس قدر — جو آیا ہے اتنی مشقت تو کر

کہا مجھکو دینار کا اک ہزار — تجارت میں ہے فائدہ ایکبار

جو بازو میں یوسف کے یاقوت تھا — بہت خوب کنگن بھی تھا اک بندھا

کہا اسکو لے اور کنعان کو جا — میرا ایک پیغام ہے بہر خدا

تو پہنچاوے یعقوب تک یا حبیب — کرے تجھکو الله جنت نصیب

تو کنعان میں داخل ہو جس وقت یار — تو یعقوب کو پیچھو گھر میں پکار

یہہ کہیو کہ ہے اک عزیز کا غلام — تجھے بھیجا ہے وہ دل سے سلام

وہ زندان میں مصر کے قید ہے — تیری دام الفت کا وہ صید ہے

تیرے دیکھنے کا ہے مشتاق وہ — جدائی سے تیرے ہوا اق وہ

بسیر دل نے پوچھا بتا اپنا نام — کہ احوال تیرا کہوں جا تمام

کہا نام سے تجھکو کیا کام ہے — یہہ کہہ دیجیو جو کہ پیغام ہے

یہہ سنکر کے ناقے پہ ہوکر سوار — چلا واں سے خوش ہو وہ [illegible]

وہ کنعان میں داخل ہوا آن کر — گیا شب کو یعقوب کے جا گھر

کہا مین نے شکل اسکی دیکھی نہین — بس پردہ مجھ سے یہہ باتین کہین
کہا تجھکو یوسف بتایا ہے نام — کہا اسمین مجھ سی نبیکا کلام
کہا مجھ سے چاہے تو کر کچھ سوال — کہا مجھکو اُسنے دیا خوب مال
کہا کہ ہے دعا تیرے حق مین میری — کہ ہو موت آسان تجھ پر تیری
کہا ابن عباس نے یہہ کلام — کہ دن تین کے جب ہوئے سب تمام
تو جبریل آیا تھا یوسف کے پاس — بہت اُسکا چہرہ جو دیکھا اداس
کہا تجھکو پہچانتا ہے تو کچھ — مین ہون کون اب جانتا ہے تو کچھ
کہا مین نہین جانتا لیک تو — بہت پاک صورت ہے اور نیکخو
کہا مین ہون جبریل روح الامین — فلک پر سے آیا ہون زیر زمین
کہا مین نہایت خطاوار ہون — خدائے برین کا گنہگار ہون
مقرب ہے تو خاص درگاہ کا — امین اور مرسل ہے اللہ کا
میرے پاس آنے کا کیا ہے سبب — کہا تجھ سے راضی ہوا تیرا رب
تجھے رب تیرا بولتا ہے سلام — لکھا صالحون مین تیرا آج نام
کہا پھر یہہ یوسف نے روح الامین — تو کرتا ہے ہر روز سیر زمین
بتا زندہ یعقوب ہے یا نہین — نشان اسکا تجھکو ملا ہے کہین
کہا زندہ ہے غم مین ہے مبتلا — خدا نے اُسے صبر ہی تجھسا دیا
کہا میری فرقت کا کہہ اُس سے حال — کہ ہے ہجر مین رنج اسکو کمال

بیان کھنی سبع عجاف و سبع سنبلات خضر و اخر یابسات

کہا سُن لے میں نے دیکھا یہہ خواب
کہ گائیں ہیں سب موٹی با آب و تاب

وے گنتی میں ہیں سات اور سات اور
نہایت ہی لاغر ہے سب اُنکا طور

جو تھیں سات وہاں موٹیاں کلام
اُنہیں کھا گئیں دُبلیاں سب تمام

اور اک سات خوشے ہیں تازہ ہرے
اور اتنے ہی خشک اور سیاہ و ہرے

یہہ آیت کا مجمل ہوا مدعا
اب آگے ہے تفصیل اسکی ذرا

ملک نے یہہ دیکھا کہ ہے رود نیل
کنارہ پہ ہوں اُسکے بقیل و قال

گیا پانی اُسکا بہنے سے تھم
نکل آئیں وہاں سات گائیں بہم

وے تھیں موٹیاں گوشت سے ہیں تمام
نہ تھا لاغری کا کہیں اُن میں نام

پھر آئیں نکل سات گائیں وہاں
نہ تھا اُنمیں جز پوست اور استخوان

ہو دبلی تھیں گائیں وے دانتوں پر آ
لیا موٹیوں کو اُنھوں نے اُٹھا

گئی انکو سینگوں تلک سب نگل
بدن اُنکا ویسا ہی تھا بے خلل

کچھہ گوشت کھانے سے نہ زیادہ ہوا
بدن پر وہی پوست سب خشک تھا

وے داخل ہوئیں شہر میں آنکر
پھریں تھیں وے دوڑتی ہوئی گھر بگھر

وہ کرتی تھیں ہر وقت آوازِ سخت
نہایت ہی تھی صوت اُنکی کرخت

نکل مصر سے پھر جدی ہو گئیں
کہیں کوئی تھی اور کوئی کہیں

گئیں تین اُن میں سے مشرق کو چل
گئی تین مغرب کی جانب نکل

کہا سب نے ہین سارے جھوٹے یہہ خواب | نہین اسکا کچھ جانتے ہم جواب

وما نحن بتاویل الاحلام بعالمین

نہین ہم ہین تعبیر احلام سے | کچھ آگہ و سے واقف اس کام سے

ہوا سنکے غصہ ملک اور کہا | تم آئے ہین اور مال مفت کو دیا

تمھین سے کھاتے ہو پاتے ہو مال | جو اک کام آیا تو دیتے ہو ٹال

کیا قتل سب کو ان سبی تمام | ڈرے سنکے یہہ حال سب خاص و عام

کہا باقیون کو کہ تم سب نے اگر | نہ دی مجھکو اس بات کی تم خبر

تو سب کو کرونگا مین ابھی پائمال | مین چھوڑونگا زندہ نہ کچھ خیال

الہی علم کو حق نے دان سے اٹھا | ملک سے نہ کچھ حال اسکا کہا

کہ یوسف کو آفت سے ہو نجات | ہوئے سارے کاہن وہ اس شہ کے مات

جب عاجز ہوئے سب صغیر و کبیر | ہوا تنگدل شاہ غم مین اسیر

کہا تب یہہ ساقی نے جا شاہ سے | اگر حکم ہووے شہ کی درگاہ سے

وقال الذی نجا منهما وادکر بعد امة انا انبئکم بتاویله فارسلون

کہا جب سنی بات تھی وہ مین نجات | گیا یاد گذرے برس جو کہ بات

کہ مین تمکو دیتا ہون اسکی خبر | مین تعبیر اسکی کہون سربسر

مجھے بھیج دو تم جو زندان کو | تو تعبیر کا حال پھر تم سنو

سمیرے دلکو ہوتا ہے بالکل یقین — تیرے ہاتھ مین آوے یہ بیخ زمین

کہا پھر وہ رشتہ نے جو دیکھا تھا خواب — کہ جسکا کسی کو نہ آیا جواب

سنایا ہون تجھہ پاس تعبیر کو — بتا خواب کی مجھکو تفسیر کو

روایت ہے رشتہ نے سبکو بلا — جو رویا کا احوال اپنے کہا

گیا بھول پھر اپنی وہ جلد خواب — بلا کر کے اور ونکو پوچھا شتاب

کہ کیا تم سبھی مین نے کہا تھا جو حال — جو کچھ شب کو دیکھا تھا نادر خیال

کہا سب نے ہم سب گئے اسکو بھول — ہوئے رب کے سب ہم ظلوم و جہول

کیا شاہ نے ان پہ غصہ غضب — کہ تم ہو بھلا کس لئے رب کے سب

کہا شہ سے ساقی نے گر حکم ہو — مین یوسف سے جا پوچھون تعبیر کو

کہا شہ نے اسکو نہین کچھ خبر — بتا دیگا وہ خواب کس طرح پر

کہا تم جو بھولے اسے یاد ہے — وہ بیشک بڑا مرد آزاد ہے

کہا جاکے کہتا ہون مین اس سے حال — کرونگا بیان تم سبھی اسکا مآل

گئی اسنے پھر جاکے یوسف سے بات — کہ یوسف عجب اک ہوئی واردات

کہ اک شاہ نے رات دیکھی تھی خواب — کسی سے نہ آیا تھا اسکا جواب

سبھی کو وہ تھی یاد اور شاہ کو — خبر اس سے تھی ہر دل آگاہ کو

ملا اب گئی بھول سب کے تئین — کسیکو خبر اسکی اصلا نہین

کہا پھر یہ یوسف نے مجھکو تمام — وہ سب ہے خوب معلوم سب لاکلام

قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا فَمَا حَصَدتُّمْ فَذَرُوهُ فِي سُنبُلِهِ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّا تَأْكُلُونَ ثُمَّ يَأْتِي مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّا تُحْصِنُونَ

کئی پھر یہ یوسف نے ساقی سے بات
کہ کہہ جاکے یون شہ سیتی ایکبارات

رہتے شہر پر آئیگی کچھ بلا
رہتا ہوگی خلقت بہت سے جفا

جو ہین سات فربہ سے گاین تمام
برس سات آوینگے ایسے نیکنام

رہیں ان مین سب چیز ارزان بہت
ملے سب کو بس آب اور نان بہت

پھر اس بعد ہو خشک سالی تمام
برس سات تک ہو نکھیتی کا نام

لے خوشے جو ہین سبز اپنی مراد
ہر اور کھیتی سے ہے باران و باد

اور ان خشک خوشون سے ہین سات سال
مراد ان کو جان انکا ہے بدحال

نہ کھیتی ہے ان مین نہ آب و ہوا
گرانی ہو غلہ کی نے انتہا

جو کھایا ہے فربہ کو لاغر نے آ
مراد اسکی تجھکو مین کرون اب بتا

جو ہوئے پہلے برسو نکا حاصل تمام
وہ اس خشک سالی مین کھاوین انام

اسیطرح خوشون کا ہے حال جان
دیا خواب کا تجھکو مین سب نشان

وہین آکے ساقی نے آدمی خبر
کہا شہ سی قصہ وہ سب سر بسر

کہا شہ نے جا پھر یوسف کے پاس
کہ پھر خوب کر اسکے اندر قیاس

کوئی اسکا حیلہ بتا ہم کو اب
بچین آفت قحط سی سب کے سب

نبی نے کہا جو یہ گر واردات
یہہ ہوتی تو کرتا نہ کچھ ان سی بات

نہ کہتا مین ہرگز بھی تعبیر تو اب
وہ زندان کا جب تک کہ رہتا عذاب

پھر آیت کے بارہ ساقی سنا
دیا جو کہ پوچھا تھا شہ کو جواب

ثُمَّ يَأْتِي مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ

فلما جاءه الرسول قال ارجع الی ربک فاسئله ما بال النسوة التی قطعن ایدیهن

اوراُنکو سی لیوین سب تیرہ بجوز | نکالین غرض سارا انکو زور
کہا آکے ساقی نے سب شاہ سی | کیا اُسنکو آگاہ اُس راہ سی
ہوا دل پہ سب کی وہ سنکر یقین | سوا اُسکے تعبیر اُسکی نہین

وقال الملک ائتونی به

کہا شہ نے لاؤ اُسے میرے پاس | بغیر اُسکے دل ہے ہمارا اداس
بچھا فرش دیبا کا اور اک ہزار | لیئے اسپ کو بھیجا کر انکا سنگار
اور اُتنے ہی اور باندیان بھیجیان | کہ یوسف کی خدمت کرین جاؤ تمان
سبھی اپنے لشکر کو بھیجا تمام | کہ ہوون پیشوائی مین سب خاص و عام
مکان مصر سے چار فرسنگ تھا | کہ یوسف جہان قید دل تنگ تھا
گئے لے کے خلقت کو یوسف کے پاس | کہا چل بر آئی تیری ساری آس
کہا جب تلک یہان کے قیدی تمام | نجھوٹینگے سب قید سی لاکلام
نجاون گا زندان سی ہرگز نکل | اسی جا پہ بیٹھا رہون تا اجل
کہا شہ نے زندانکو خالی کرو | کوئی اُس مکان اسوقت قیدی نہو
اسیطرح احمد ہمارا نبی | نہ داخل ہوں جنت مین ہرگز کبھی
رہے ایک بھی اُن کے اُمت کا گر | جہنم مین جلتا یہہ باور تو کر
بشارت یہہ یوسف کو پہنچادی | کہ تو قیدیون کی رہائی ہوئی
چلا شاہ کے پاس پھر یون کہا | ہر اور باقی ہے اک مدعا

سنا جبکہ یوسف کے پیغام کو ۔ ملک نے کہا اسی گھڑی شاد ہو
کہ آویں وے سب عورتیں مصر کی ۔ زلیخا بھی اور وہاں کی جتنی تھی

قال ما خطبکن اذ راودتن یوسف عن نفسه قلن حاش لله ما علمنا علیه من سوء

کہا شاہ نے تم سبھی سے یہہ سوال ۔ کہو راست جو کچھ کہ گذرا تھا حال
کیا جبکہ یوسف کو تم نے طلب ۔ کہو کس طرح حال تھا سب کے سب
کہا سب نے ہم مانگتی ہیں پناہ ۔ خدا سے کہ یوسف کی ہو بد نگاہ
زنا اور بدی سے وہ بالکل ہے پاک ۔ نہیں راست کچھ ہمکو باک

قالت امرأة العزیز الآن حصحص الحق انا راودته عن نفسه وانه لمن الصادقین

کہا پھر زلیخا نے اسوقت آ ۔ کہ ظاہر ہوا حق اب اسدم جو تھا
کیا میں نے تھا اسکو دل سے طلب ۔ وہ سچا ہے جھوٹی ہے بات کب
یہہ سنکے قصہ پھر آیا رسول ۔ کہا اس نے یوسف سے ہت ہو ملول
کہا اس لیے مجھکو وہ پس کیا ۔ کسی طرح شک شاہ کے دل سے جا

ذلک لیعلم انی لم اخنه بالغیب

یہہ جانے کہ میں نے خیانت کی ۔ نہیں مجھے بہت اسکی عزت رہی

وان الله لا یهدی کید الخائنین

وما ابرئ نفسی ان النفس لامارة بالسوء

الا ما رحم ربی

ان ربی غفور رحیم

وقال الملک ائتونی بہ استخلصہ لنفسی

کہا شاہ نے لاؤ مجھہ پاس اسے — اسیطرح سے اب نہو پاس آئے

کروں اسکو خالص مین اپنے لیئے — کہ کام اسنے دقت کے کیا کیا کیئے

تنہا یا تھا یوسف کو دیبا حریر — کھینچی اسپہ ہر جا سُنہری لکیر

جڑاؤ تھا یاقوت موتی مین سب — وہ کانون مین بالا پڑا ایک غضب

وہ کانون مین اسطرح بالا پڑا — گویا مہ کے تھا گرد ہالا پڑا

وہ ہاتھون مین نکلے سو کنگن عجب — کرن جیسے ہو گرد سورج کے سب

اور آنکھون مین سرمہ کی تحریر تھی — کھینچی ایک غمزے کی شمشیر تھی

وہ منہہ چاند سا اسکا پُر نور تھا — گویا نور سے سب وہ معمور تھا

روایت ہے کعب ابن احبار سے — کہ زندان سے جسوقت یوسف چلے

یہہ زندان سے یوسف کو آئی ندا — کہ تھا مین اندھیرے کا گھر پر بلا

اندھیرا مین اور تو ہے پُر نور تھا — مین سب نور سے تیرے معمور تھا

مین البتہ تھا آہ وحشت کا گھر — مین بیت النجاست ہون یاور لوگر

طہارت میری تو ہے اور ہے انیس — وہ گھر خاک ہے جب نہو دو انیس

جواب اسکو یوسف نے ایسا دیا — برا تو ہے اور بد ہے بہت تیرا

نہو جسکے گھر اسکا تو ہو وسے گھر — نہو تجھہ سی بد کوئی یا ور لوگر

خدا نے مجھے بخشدی اب نجات — نگذرے میری تیرے پاس اب رات

وہ تھا

وہ تھا فرش لوہے کا پیش تو	لگے اُسپہ ہوتی ہر طرف سو
نشست آکے یوسف کی اُس پر ہوئی	نظر شاہ نے یوسف کے چہرے پہ کی
نظر آیا چہرہ وہ آئینہ سان	بہت صاف و شفاف تھا بیگمان
رخ اُسکا تھا آئینہ سا لاکلام	نظر آئی سب شئے کی صورت تمام
چمکتا بدن تھا بصد تاب تھا	جگہہ سب کے نور مہتاب تھا
کہا بادشہ نے سجدہ ہو باروا	تو سجدہ مین یوسف کو کرتا سدا
کہا پھر یوسف سی شہ نے کلام	کہ ستر زبانکو وہ جانے تھا عام
فصاحت بلاغت سے یوسف نے آ	جواب اُسکو ہر ایک زبانمین دیا
کہا پھر یوسف نے عبری زبان	کیا شاہ کا اُسمین کچھ امتحان
نہ سمجھا زبانکو کہا کیا ہے یہہ	نہین جانتا مین بتا کیا ہے یہہ
کہا اُسکو کہتے ہین عبری زبان	نہین جانتا تو اُسے بیگمان

فلما کلمہ قال انک الیوم لدینا مکین امین

کیا شاہ نے یوسف سی جب کلام	جواب اسکا سن پائی لذت تمام
کہا آج سے تو ہمارا مکین	ہوا یوسف اب تو ہمین او امین
جگہہ اپنی تجھکو مین سلطان کیا	ابھی تجھکو تاج خلافت دیا

قال اجعلنی علی خزائن الارض انی حفیظ علیم

دیا پھر یہ یوسف نے اُسکو جواب	خزانے ہین سب جتنے زمین کے شتاب

نہ یوسف نے کنعان کو چاہا عجب / زمین مصر کی کی ملک سے طلب

سبب یہہ کہ کھانا بہت تھا تمام / طرح حشمت و ملک و عزت کا کام

اسی جا پہ یوسف کو حاصل ہوا / وہ کنعان مین یک لخت مفلس تھا

اسیطرح مومن کی نکلے ہے جان / خدا کی جو رحمت کی دیکھی نشان

وہ دنیا کا رہنا نہین مانگتا / وہ دنیا کو سمجھے ہے دار الفنا

مگر ہان کہ کافر کو ہووے عذاب / وہ دیکھے ہے جب حال بالکل خراب

تو کہتا ہے دنیا مین یارب مجھے / ذرا بھیج دے جلد تو اب سے مجھے

کہ جا کر عبادت مین تیری کرون / بہت تجھ سے دنیا مین جا کر ڈرون

نکالا جو یوسف کو زندان سے / ملک نے وہ حال پریشان سے

کیا اسپہ الطاف و انعام خوب / بنایا پھر اسکا سبھی کام خوب

اسیطرح زندان سے دنیا کے جب / نکالے ہے مومن کو تب اسکا رب

کرے اسپہ انعام و اکرام خوب / قیامت مین دے اسکو انعام خوب

کیا تھا جو یوسف سے شہ نے سوال / تو خلقت کی اصلاح کا تھا خیال

ہوا حکم یوسف ملک کا مشیر / ہوئے اسکے تابع صغیر و کبیر

جو گنتی کے ہوتے تھے وے سات سال / کہ غلہ رہے ان مین ارزان کمال

وہ ہر سال اتنی بارش ہوئی بلشبہا / نہایت ہی کثرت سے تھی گر بپا

دیا حکم یوسف نے او اذن عام / زراعت کرین سب زمین مین تمام

روایت ہے اس سال میں قحط ہو | دیا حق نے یوں حکم جبریل کو
ہر ارزاق کھاتے ہیں بندے تمام | کئے جرم جاتے ہیں اکثر مدام
تو ہر ایک کے جا گھر میں آواز دے | کہ بھوکھ اور قحط اب یہہ تم پر پڑے
رہے یہہ بلا تم پر اب سات سال | کہ ہو بھوکھ سے تم کو رنج و ملال
سو جبریل نے دی ہر یک گھر ندا | کہ حق نے یہہ تم پر مسلط کیا
کیا وہاں سے جبریل نے جب رجوع | لگی کہنے خلقت کہ الجوع جوع
روایت ہے یہہ بھی سن اے باتمیز | کہ بیٹھا جو کھانے کو گھر میں عزیز
جو موجود تھا گھر میں سب کھا گیا | وہ اس سے بھی پھر سخت بھوکھا رہا
بلا کر کے یوسف کو تب اپنے پاس | کہا اس سے قصہ یہہ ہو کر اداس
روایت ہے جبریل کی وہ ندا | سنی پہلے یوسف نے سب کے سوا
سن آواز خباز کو کہہ دیا | کہ کھانا بہت سا پکا کر کے لا
یہہ اتنا کہ سو مرد ہوویں اس سے سیر | پکا جلد لا کچھ نکر اس میں دیر
یہہ سنتے ہی تیار اس نے کیا | او لا جلد یوسف کے آگے دھرا
کیا بیٹھ یوسف نے پھر انتظار | کہ شہ کو کوئی آدمی سے نکار
یہہ تھا منتظر ہی کہ پیغام بر | وہاں جلد پہنچا کہ چل شہ کے گھر
چلا وہاں سے یوسف بصد اضطراب | گئی خوان کھانے کے لیکر شتاب
رکھے شاہ کے آگے وے خوان سب | کیا بھوکھ کا اس نے شکوہ عجب

تھرانے مین یوسف کے آیا تمام — کہین مصر مین تھا نہ غلہ کا نام

لگا جبکہ اسکو برس بیع سرا — جواہر کے بدلے مین غلہ دیا

جواہر تھا یا خشر و دیبا حریر — لگے بیچنے سب امیر و کبیر

ہوا کشتی کے تیسرے سال مین — ہوئی پھر تو خلقت بڑے حال مین

جہان تک کہ تھین باندیان اور غلام — لگے سال چوتھے مین بیچنے سب تمام

زمین اور رہنے کے جتنے تھے گھر — لگے پانچوین سال مین بیچ کر

چھٹے سال مین اپنی اولاد کو — لگے بیچنے سارے غمناک ہو

پھر اس سال ہفتم مین ہر ایک آ — بتصریح یوسف سی یون جا کہا

کہ بیچے مین جانون کو اپنے تمام — ہوئے آج سے ہم تمہارے غلام

خریدا انہین سبکو دیکے اناج — خلافت کا سر پر رکھا اپنے تاج

بنا اسی یوسف کو اک غیب سے — غلام اپنا سب سمجھتے تھے مصری جسے

کیا تیرا اب مصریونکو غلام — ترے عبد مصری ہوئے سب تمام

روایت ہے اک شخص نے یون کہا — کہ یوسف مین ہو جاؤن بندہ ترا

شکم سیر کر مجھکو دے تو طعام — تو تیرا ہوا آج سے مین غلام

روایت اگر بیع کی ہے صحیح — تو دو طرح ہووے گی اسکی صریح

دیا ہو خدا نے اسے حکم تب — شرا اور بیع حر کی جائز ہے اب

کہ جسطرح مشرک کی بیع اور شرا — خدا نے رکھی مومنون پر روا

جسے چاہیں دیویں تبرک کی تڑی
لگا دیویں رحمت کی اس پر جھڑی

کہیں اجر محسن کا کھووے نہیں
ثواب اسکا ہرگز گنواوے نہیں

کہا حق نے یوسف کو محسن سبب
مین اسکا بتاؤن تمھین سب عجب

کبھی وہ اکیلا نکھاتا طعام
ہوا محسن اسواسطے اسکا نام

کہا بعض نے تھا وہ مہمان پرست
بغیر اسکے ہرگز نہ دھوتا تھا دست

نبی نے کہا جو کہ مہمان دار
گیا اسکے گھر میہمان ایکبار

لقمہ اسنے کی منہہ پہ مہمان کی
نہ دوزخ کی آگ اسکے تن کو لگے

کسی کے جو مہمان آتا ہے گھر
فلک سے پہ رزق اسکا آوے اتر

نکلتا ہے رزق اہل خانہ کا آپ
خدا رزق دیتا ہے اسکا جدا

پھر اس گھر سے مہمان جاتا ہے جب
گنہ اسکے بخشے خدا سب کے سب

خدا واسطے جو کھلاوے طعام
نبی نے کہا لیک باذن عام

گنہ اسکے بخشے گئے سب کے سب
گویا پیٹ سے ماں کے نکلا ہے اب

جو مہمانکو کوئی کھانے کو دے
تو ہر لقمہ پر ایک نیکی ملے

نہ دیکھے وہ جنت کو جب تک تمام
مریگا نہیں سن تو اے نیکنام

جو کوئی خدا سے رکھے دوستی
وہ کھانا کھلانا نہ چھوڑے کبھی

ثواب اسکو اللہ عمر بھر کا دے
گویا اسنے روزے رکھے عمر کے

خدا کی کیارہ مین گویا جہاد
ہوا جو کہ مہمان سے دل مین شاد

اسی طرح رحمت خدا کی تو جان ۔ کہ دریا سے بے انتہا اسکو مان

گنہ تیری امت کے ہیں اس قدر ۔ تری چونچ میں گل سے ہیں جسقدر

وہ رحمان ہے اور غفور رحیم ۔ کیے بندے گنہگار کو ہیں عظیم

گنہ ان کے حق کی صفت کے اوپر ۔ نہ غالب کبھی ہووے سو غور کر

اسی قحط سالی میں بن العزیز ۔ ہوا سخت بیمار بار سے عزیز

کیا اختیار اسنے دار البقا ۔ رہا تخت شاہی پہ یوسف بجا

جہان تک کہ تھے ملک میں بادشاہ ۔ اطاعت کی رکھتے تھے یوسف سے راہ

ہوئے سارے سرکش ذلیل اور خوار ۔ ہوا مصر میں اسکا کل اقتدار

کیا سب سے یوسف نے ایمان طلب ۔ یہان تک کہ لائے تھے ایمان سب

کیا پھر عدالت کا بازار گرم ۔ سعادت کا شہروں کا تھا کار گرم

بچھوڑا اسی جا کو اسنے خراب ۔ جہان روشنی میں ہوا آفتاب

روایت ہے دل میں زلیخا کے ڈر ۔ ہوا یہ کہ وہ لے مجھے قتل کر

وہ یوسف کو کرتی تھی اپنا حرام ۔ اسی سے ہوئی تھی وہ بدنام تمام

گئی بھاگ وہ خوف سے جان کے ۔ عدو شاہ کو اپنا پہچان کے

ہوا قحط جو پھر کئی سال کا ۔ لیا سب سے غلہ زر و مال کا

یہان تک لیا ہو گئے سب فقیر ۔ بدن سے نہایت ہوئے تھے حقیر

ہوئی پشت خم اسکی شل ہاتھ پان ۔ کہ تھی غم کی تیرگی جو دم اللہ

کمر اپنی رسی سے تھی باندھتی
وہ رستے میں یوسف کے اٹھتی

ندا کرتی یوسف کو رو رو کے وہ
لہو سے منہ اپنے کو دھو دھو کے وہ

زلیخا سے ہووے تھا خلق کا اژدہام
نہ سنتا تھا یوسف کچھ اسکا کلام

کوئی اسکا ہرگز نہ کہتا تھا حال
کہ ہے یہہ زلیخا کرو اسکا خیال

زلیخا یہہ دائی سے کہتی مدام
کہ جس جا پہ ہو خاک اڑتی تمام

مجھے خاک میں دیجیو تو بٹھا
طرف سے جو یوسف کے آوے ہوا

پڑے سر پہ میرے اور وہ لشکر کی خاک
ہو اسکے سبب ہو یہہ دل فرحناک

غبار اسکے لشکر کا آنکھوں میں جا
خدا کی ہے قدرت یہہ دیکھو ذرا

غلاموں کی سر پہ شاہی کا تاج
جو تھے شاہ انکے گیا گھر سے راج

سواری جو یوسف کی جاتی گذر
پھر آتی وہ گھر اپنے با چشم تر

بتوں سے یہہ اپنا کہتی تمام
کہ میرا کبھی ڈھب کرو درست کام

اسی طرح اس کو گئی چند سال
لگا اسکا ہونے بہت تنگ حال

کہا ایک دن بت سے ہو تنگ دل
کہ تجھکو نہیں رحم اے سنگدل

نہ کی عجز پر میرے تو نے نظر
میرا کھویا سب مال اور ملک و زر

دیا اسکو جو تھا وہ میرا غلام
کیا یہہ بہت ہی برا تو نے کام

یہا دست میں یوسف کے رکھی اگر
کیا کرتی بلتا میرا مال و زر

یہہ کہکر کے اس بت کو توڑا تمام
خدا سے لگی کرنے رو کر کلام

کہا صبر و طاعت کرے جو کہ آ | اگر عبد ہووے تو ہو پادشا
فقیرون کو کرتی ہین دوستی امیر | امیرون کو کرتی ہین دوستی فقیر
وہ طاعت ہے اور صبر ہو جس سے شاہ | گدا جس سے ہووے وہ ہے شہوت گناہ
ہوئی معصیت سے مین اپنی تباہ | ہوا صبر و طاعت سے تو پادشاہ
زلیخا ہون مین تیری خدمتگار | کیا جان و تن تیرے اوپر نثار
خریدا تجھے دیکے مین مال و زر | تجھے میری الفت تک نہین کچھ خبر
کیا واسطے تیرے تاراج راج | تیرے سر پہ شاہی کا ہے آج تاج
لگی تجھسے تھی میری سب دل لگی | پہنائی تجھے دل مین پوشاک نو
کئے فرش قالین تیرے لئے | تجھے کیسے آرام مین سونے دیئے
یہہ سنتے ہی یوسف کو حسرت ہوئی | بہت دیکھکر دل مین عبرت ہوئی
کہا تیرا کیدھر گیا وہ جمال | کہا تیرے غم سے ہوا پایمال
کہا تیرا قد کیون ہوا جون کمان | کہا تیرے غم کا ہوئی مین نشان
کہا کیا ہوئے تیرے سنبل سے بال | کہا میرے تن سے ہوئے سب وبال
کیا رحم یوسف نے اسکے اوپر | کہا اسکو لیجاؤ اب میرے گھر
پھر آیا ہو گھر سیر گو شتاب | لگا کرنے خلقت پہ پھر احتساب
زلیخا کو دل سے کیا اپنے بھول | رہی اسکے غم مین وہ ہر دم ملول
کہا پھر جبریل نے آکے یون | کہ غفلت زلیخا سے کی تونے کیون

تیرے اسنے پھاڑا تھا دامن کو آ / پتر سے ہاتھ سے اسکا دامن چھٹا

یہہ کہکر کے جبریل غائب ہوا / وہ یوسف زلیخا کا طالب ہوا

جو قادر ہوا اسپہ تھی صاف شکر / لگا کرنے تب دل مین اپنے وہ فکر

کہا پھر زلیخا نے یوسف سے یون / تعجب میرا اب تو کرتا ہے کیون

یہی حسن تھا اور یہی تھا جمال / برس چار پردہ کا تیرے تھین سال

ہر شب تو نے مجھ پر ذرا کی نظر / کہا مجھکو تھا اس گھڑی ایک ڈر

نظر مجھکو کرنی نہ تھی تب حلال / کہ مین دیکھتا تیرا حسن و جمال

مگر مجھکو اس بات کی ہے یہہ فکر / کہ تو کس طرح سے رہی ایسی بکر

اور اک یہہ کہ تھا زوج تیرا عزیز / رکھے تھا وہ مجھکو نہایت عزیز

خیانت سے کی تو نے مجھسے نگاہ / تعجب ہے اس بات کا مجھکو آہ

کہا اسنے یوسف ملامت نہ کر / ترا حسن تھا اسطرح جلوہ گر

کہ جو کوئی دیکھے وہی غش کرے / تجھے جو کہ دیکھے وہ غش کھا گرے

جوانی تھی مجھ پر وہ عین شباب / ترا دل گیا تجھ پہ اسدم شتاب

قسم ہے تجھے ایزد پاک کی / کہ جسنے تجھے عقل و ادراک دی

بلوغت سے گزرے تھے جو سال / عزیز اتنا رکھتا تھا مجھکو نہ سال

وہ لے پاس میرے نہ آیا کبھی / نہین ہاتھ مجھکو لگایا کبھی

رہی ہون مین اب تک اسیطرح فرد / نہ تھا مائل عورت سے وہ پاک مرد

کہا ابن عباس نے قحط سال ؛ ہوا دوسرے شہروں میں جب کمال

ہر اک طرف سے آئی وہاں خلق عام ؛ ہوا مصر میں اک ترازو دھام

سوا مصر کے اور غلہ نہ تھا ؛ ترازو کے تلنے کا ملیہ نہ تھا

درآمدن قافلہ از شام و آمدن اولاد یعقوب علیہ السلام

روایت یہہ ہے قافلہ شام ؛ جو آتا تھا رہتا تھا اکرام سے

بہت ان کی تعظیم و تکریم تھی ؛ ہر یک کی بڑی وہاں تعظیم تھی

پلٹ کر جو آتے تھے پھر شام کو ؛ بیان کرتے یوسف کے اکرام کو

وہ یعقوب کے تھا جو رستے کا گھر ؛ تلے اسکے تھا قافلوں کا گذر

وہاں سب کہتے جو مصر کا ہے عزیز ؛ رکھے ہے بہت میہمان کو عزیز

نہایت کریم اور نہایت رحیم ؛ نہایت عقیل اور عجائب فہیم

وہ سیرت میں نیک اور حسین خلق ؛ وہ سب عدل و انصاف میں ہیں لیق

بہت سن کے یعقوب علیہ السلام ؛ تفکر میں رہتے تھے ہر صبح و شام

کہ یا رب یہہ ہے کون نیکو خصال ؛ ہے بیشک کوئی عارف باکمال

سراپا یہہ ہے خصلت انبیا ؛ نہ معلوم تھا ہے یہہ یوسف میرا

بہت دل میں اپنے وہ کرتا قیاس ؛ کہ ہوتی اگر مجھکو قوت کی آس

تو اب مصر کی جا کے کرتا میں سیر ؛ کہ ملنے میں ہوتی بہت اسکی خیر

مگر اسکی پھر یوسف کی ملتی خبر ؛ کہ رکھتا ہے وہ مفلسوں پر نظر

کہا آکے گذرے ہین چالیس برس | کہ ہم پر نہین تجھکو کچھہ آیا ترس
نہ ہنستا ہے ہم سے نہ تو بولتا | نہ کچھہ عقدۂ دل ہے تو کھولتا
ہم آئے ہین ہوکر کے عاجز تمام | خطا بخش دے ہم ترے ہین غلام
ہوئی بھوکھہ تنگی سے ہم سب بحال | غضب سے ترے ہم یہ آیا وبال
دعا رب سے کرتا کہ رزق ہمکو دے | اب اسوقت پر رحم ہم پر کرے
کہا ان سے یعقوب نے بھر کے آہ | سنا مین کہ ہے مصر کا پادشاہ
کہ ہے وہ نہایت کریم اور رحیم | بڑا ہے وہ دانا حلیم و فہیم
کہا تو نے کاہی سے جانا کہا | اترتے ہین یہان سے تاجر لوگ آ
ہوے گم ہین تب اسکا تجھہ سے بیان | جو جاؤ تو ہے مجھکو غالب گمان
کہو جاکے تم اس سے میرا سلام | تو بخشش کرے تم پہ وہ نیکنام
کہا ہم ہین ننگے بدن سے حقیر | نہین مال رکھتے ہین سب ہین فقیر
نہین کوئی تحفہ کہ دین اسکو جا | کہین سارے ہم اب فقیر اور گدا
جو جاتے ہین دیتے ہین یاقوت و درم | کرین کس طرح شاہ ان سب سے پر
ہمارے نہین پاس اب کوئی شے | کہا خود وہ دیتا ہے جو کچھہ کہ ہے
وہ لیتا ہے تھوڑا اور دیتا ہے بہت | فقیرون سے ہرگز نہ لیتا ہے بہت
کہا ہم کو آتی ہے اس سے حیا | کہ دین اسکو تم کھوٹے درہم کو جا
ہزار اب تو درہم ہین اور چار سو | جو دینار ان کے کرین کھوٹین لو

کہا پھر یعقوب نے یہ کلام
کہ جس وقت تم کو ہو واں اذن عام

طرف شہر کی رکھیو تم اپنی نظر
نہ کیجو گذر اپنی ایدھر اودھر

اگر بیٹھنے کا تمہیں حکم دے
نہیں بیٹھیو جب وہ تم کو کہے

جو بیٹھیو پھر تم نہ کیجیو کلام
جو پوچھے تو کیجیو ادب سے سلام

پھر احوال کہیو مگر مختصر
بہت کہنے میں ہے خلل شر

رہیو جب تلک پاس اسکے تمام
نہ اُس مین کیجو کوئی تم کلام

بہت بیٹھنا دیر تک خوب ہے
یہ سب شاہونکو البتہ مرغوب ہے

بہتو جب کیجیو لد عمر اپنی پشت
کہا ہو جو شے نے رہے وہ بہشت

کسی کو نہ دیجو پھر اسکی خبر
کہ اس مین تمہارا ہے بالکل ضرر

نصیحت یہ سنکر کے بیٹے تمام
کیا مصر کو قصد ان سبنے عام

رکھا اسنے پا کو اپنے پاس
کہ ہوتا تھا یعقوب اُس بن اداس

یہاں مصر میں کرکے یوسف نے غور
عجب طرح کا اک نکالا تھا طور

مسافر کے رہنے کو پاکیزہ جای
بنایی تھی ہر طرف جہان سرای

مقرر ہر اک جا یہ حاجب کیا
نگہبان اُسی اُس جگہہ کر دیا

کئی اسکے تابع میں پانصد سوار
کہ پھرتے رہین گرد لیل و نہار

جو آتا کوئی قافلہ اسطرف
تو جا جب تھا تا انہین باندھ صف

تجسس انکا دریافت کرتا وہ حال
کہ کیسی بضاعت ہے کیسا مال

کہیگا جوانی مین کیا کیا کیا ۔ تو مال اپنا کس کس طرح سے دیا

تو کس چیز مین عمر کھوئی تمام ۔ جنھے انکا لینا ہے سب انتقام

نبوت کا ہوا انبیا سے سوال ۔ ولایت کا پوچھین ولیون سے حال

جو ہوا اُنسے مین جو تھا وہ یا راست گو ۔ کہیگا وہان حال سب ہو بہو

جو قاضی ہین سب اُن سے حکم قضا ۔ تجارت کو تاجر سے پوچھے جدا

غنیون سے شکر اور فقیرون سے صبر ۔ اُٹھینگے قیامت کو سب اہل قبر

عبادت کا عابد سے ہوگا سوال ۔ مجاہد سے پوچھینگے لڑنے کا حال

جو عابد ہین یا ہین حقیقت شناس ۔ سوال اُن سے ہوگا آ کے پاس

جو عارف ہین عرفان سے ہو گفتگو ۔ عمل سب کے حاضر ہون آ کر ادھر

کہا بھائیون نے یہ یوسف کے تب ۔ ہم آتے ہین کنعان کی جانب سے سب

ہم اولاد یعقوب کی ہین تمام ۔ جو ہے ابن ابراہیم اسحاق علیہ السلام

کہا سچ ہے اب تمہارا نسب ۔ سبھی راست [illegible] ہو بہو سب

جھلکتے ہین چہرے سے جون آفتاب ۔ نہ دیکھے وہ جب کے ہوا آگے حجاب

بتاؤ کدھر کا ارادہ کیا ۔ ادھر ہمکو آنے کی حاجت ہے کیا

کہا شاہ سے مصر کے کام ہے ۔ کہ اسکا بڑا ملک مین نام ہے

کہا کچھ بضاعت بھی رکھتے ہو تم ۔ یہ سنتے ہی ان کے ہوئے ہوش گم

سبھی سُنکے سر کو تلے کر گئے ۔ اور آنکھون مین آنسو وہین [illegible]

کیا

کیا اُس سے یاس سینا ہی سے بند	سوا ایک بھیجا وہ کرکے پسند
دیا اُس نے یوسف کو اگر سستاب	پڑھا اسکو پھر دل میں کھا پیچ و تاب
نکالا پھر آنکھوں سے خون جگر	وہیں غش میں گیا نامے کو دیکھکر
ندیم اور وزیر اور صغیر و کبیر	ہوئے دیکھ حیران سب اسکے امیر
نہ سمجھے کہ کیا اُسپہ گذرا احوال	ہوئی دیکھ خلقت کو حیرت کمال
جب آئی افاقت تو پھر یوں کہا	کہ جو جب یہاں اسکی گھری ہانسی جا
گئے تک تو پھر ہاتھ میں لے کتاب	دوبارہ پڑھا اُس نے اسکو شتاب
پھر آخر وہ رونے لگا زار زار	ہوا دل نہایت ہی بس بیقرار
جو لایا تھا خط اُس سے پوچھا بلا	کہ آیا ہے کے دن سے یہ قافلا
کہا تین دن سے وہ آیا یہاں	کہا اُن کی پوشش کرو تم بیان
کہا سارے ہیں جیسے پراگندہ حال	پھٹے اُن کے کپڑے ہیں تن پر بحال
ہر ایک جا بجا پیشہ ندگی تہ لگی	وہ پوشاک ساری جہل تھی ہوئی
یہ سنکے رویا بہت زار زار	دُر اشک سے تھا گلے بیچ ہار
لگا کہنے یوسف سے پھر یوں وزیر	ہوئے کس لئے آپ غم کے اسیر
کہا میرے بھائی ہیں آئے ہیں سب	انہیں کی مجھے روز و شب تھی طلب
انھوں ہی نے کوئے میں ڈالا مجھے	میرے گھر سے آخر نکالا مجھے
کہا پھر تو روتا ہے کیوں اے عزیز	کہ بھائی سے تھے تیرے بڑے نے تمیز

ہوسلے جبکہ نابود انسان تمام
اذا الشمس مین ہے یہہ احوال سب
کہ جسوقت سورج کو لیوین لپیٹ
ستارے گرین آسمان سے تمام
پراگندہ ہو کر اڑین سب جبال
معطل ہو جب اونٹنی حاملہ
ہون جسوقت آ جمع سارے وحوش
کئے جائین جوڑے ہین جتنے نفس
مسلمان کا جوڑا جو ہو ان کے ساتھ
جو کافر ہین ہوویں وے شیطان کے ساتھ
کہا بعض نے اسکی تفصیل یون
موحد موحد سے ہوویں قرین
وہ فاسق کا فاسق سے ہی اتفاق
سعید اور سعید اور شقی اور شقی
زمین بیچ گاڑی گئی سے سوال
کہ کس جرم پر کی گئی قتل تو
یہہ تھی جاہلیت مین اک رسم عام

پھر ان سے نہین کچھ ضرور نکاح کام
کہ باقی نہ کوئی رہے غیر جب
لپاٹا اسکی لینگے فرشتے سمیت
وہین چھوڑ دین کو وہ اپنا مقام
بگڑ جائے انکا نشان اور حال
خبر دے الٰہی یہہ ہے قدرت کاملہ
جلین سارے دریا ہوان مین لگن
ہون آپس مین ڈھونڈے سب اور بس
ملین انکو حورین قصوروں کے ساتھ
ہون اک سلسلے بیچ دونو ہاتھ
مین اسکے لپٹے آسمان آگے ہون
ہو ملحد کے نزدیک ملحد قرین
منافق کے ہو پاس صاحب نفاق
الگ سے ہون سب دوزخی دوزخی
کرے جسکو گڑھی ایزد ذو الجلال
سوال اس سے ہو حق کے آگے برو
برس دن کی لڑکی جو ہوتی تھا

کہینگے

اٹھا سب کو بازو پہ اپنے لیا — جبل قاف میں پھینک اسکو دیا
کہا پھر اولاد یعقوب کو — کہ جلدی تم اب اس مکان سے چلو
کہا کس نے ہم کو ابھی کی ندا — کہا تھا یہ ابلیس کا قافلا
کہا شکر اللہ کا سب نے رل — بچے اس سے خوش ہو گیا انکا دل
کہا پھر فرشتے نے دانسی کلام — کہ سمجھو ذرا یہ نصیحت تمام
کہیں پھر بھی شیطان کے تابع نہو — ڈرا اس سے ہر وقت سچے رہو
جب آئے اکٹھے وہ سب باپ پاس — دیا تب انکے پھر آس پاس
کہا باپ کو پھر بہ کر سلام — جو پوچھا تو کرنے لگے یہ کلام
کہا باپ سے کیا کہیں ہم عزیز — نہایت ہی دانا ہے اور با تمیز
نہیں ایسا حاکم ہے دیکھا کہیں — جہان میں کوئی ایسا عالم نہیں
خدا کا بہت اسکے دلمیں ہے ڈر — رکھے ہے غریبوں پہ اپنی نظر
ہمیں پھر وہ سمجھا کہ جاسوس ہیں — ہم احوال اوروں سے جا کر کہیں
ہمیں قتل کرتا ولیکن تیری — مفصل خبر ہم نے جو اسکو دی
کہا ہم نے یوسف کا قصہ تمام — نہ لایا یقین ہم پہ وہ نیکنام
کہا اس نے یامین کو پھر طلب — وہ یوسف کے قصے کو پوچھے گا سب
کہا باپ نے اسکا ہے دین کیا — کہا اسکا ہے دین اسلام کا
ترے غم سے اسکو بہت غم ہوا — ہنسی میں گویا اسکو ماتم ہوا

جلال

جلال اور عزت کی اپنی قسم | بلاؤں میں دونوں کو تجھ سے ہم

وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ
قَالُوا يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي هَٰذِهِ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا

جب اسباب سب اپنا کھولا ابھی | وہ پونجی نظر آئی ان کو پھری
کہا سب نے اپنے باپ تک | نہیں مانگتے تجھ سے کچھ چیز اور
یہہ پونجی ہماری ہمیں دی پھرا | بھلا ہم کو تو اور کہنا ہے کیا
اسی سے یہ راست کہتے ہیں ہم | کہ ہے شاہ کا ہم پہ غالب کرم
دیا پاس سے اپنی ہم کو طعام | دیئے پھیر ہم کو وہ سب جتنے تھے دام

وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ أَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ
بَعِيرٍ ذَٰلِكَ كَيْلٌ يَسِيرٌ

ہم اب گھر کے لوگوں کو لاویں طعام | نگہبان بھائی کے ہوں لاکلام
اور اک اونٹ کا بوجھ زیادہ ملے | جو جاویں تو وہ ہم کو البتہ ہے
دیا ہے ہمیں اسنے اب یہہ جواب | بہت اسکے نزدیک تھوڑا ہے یہ
کہا پھر یہہ یعقوب نے بے فریب | میں سمجھوں ہوں اسکا فراز و نشیب
تمہاری جو دی پھیر پونجی یہاں | تمہارا ہے اس بات میں امتحان
جو جاؤ تو پونجی پھرا بھیجیو | نہ ہرگز اسے ہاتھ میں لیجیو

قَالَ لَنْ أُرْسِلَهُ مَعَكُمْ حَتَّىٰ تُؤْتُونِ مَوْثِقًا مِنَ اللَّهِ لَتَأْتُنَّنِي

فَلَمَّا آتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ

وَقَالَ يَا بَنِيَّ لَا تَدْخُلُوا مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ وَادْخُلُوا مِنْ

أَبْوَابٍ مُتَفَرِّقَةٍ

کہا میرے بیٹو نصیحت سنو — تم اک در سے داخل سب اکٹھے نہ ہو

ہر اک ہووے داخل جدے باب سے — بہت خوب جانا ابواب سے

سنا میں نے ہیں شہر کے پانچ باب — ہے ہر باب سے تم کو جانا صواب

سنو اسکو یعقوب نے انکو یوں — کہا ایک در سے کوئی داخل نہ ہوں

سبب یہہ کہ انکو نہ لگ جائے نظر — کہ بیٹے سب حسین اور بہت خوب تر

سو نظر حق ہے اور عین کو حق جان — نبی کا یہ ہے فرمودہ تو سن میاں

وَمَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ

نہیں کر سکوں دور تم سے ذرا — جو آوے خدا کی طرف سے بلا

کسی کا نہیں حکم غیر از خدا — بتا دے وہی چاہے اپنی قضا

نبی نے کہا جو قضا ہے سو ہو — رہے کوئی خوش یا کہ ناراض ہو

روایت ہے تھا اک مکان خراب — نہ تھا اس میں کچھ بھی طعام و شراب

کیا وان پہ اک شخص نے جا مقام — کیا فکر دل میں یہ ہے کار خام

اتر یاں یہاں ہر طرح کا ہے ڈر — لکھا ایک پتھر پہ آیا نظر

کہ بیٹھا ہے اک شخص تو میرے پاس — لکھا ہے کہ تجھکو بھی یا اب اداس

قضا گر نہیں ہے تیری آ گئی — تو پھر موت آوے گی کیسے تیری

اسی پر تو کیا میں نے اب — کرین ہم جو صاحب اولی من ناب

ولما دخلوا من حيث امرهم ابوهم ما كان يغني عنهم من الله من شيء

ہوئے جبکہ داخل وے جا مصر مین — کہا باپ نے جس طرح تھا انھین

نہ تھا یہہ کہ ان کو نفع دیتا قضا — بچا لے جو پہنچے خدا سے بلا

مگر یہہ کہ تسکین دل کی ہوئی — تسلی وہ یعقوب کی جس مین تھی

الا حاجة في نفس يعقوب قضاها

مگر دل مین یعقوب کے تھی جو بات — ادا کر گیا اسکو وہ نیک ذات

کیا منع سب مل کے داخل نہ ہون — کہ تا وے نظر بد سے گھایل نہ ہون

سبب یہہ کہ تھی اسکو شفقت کمال — سمجھا کہ آجاوے ان پر وبال

نہین تو قضا حق کی ٹلتی نہین — کوئی اسمین تدبیر چلتی نہین

وانه لذو علم لما علمناه

مقرر تھا وہ عالم باخبر — بہت علم و دانش مین رکھتا نظر

سبب یہہ کہ ہم نے سکھایا اُسے — یقین اور ادب سب بتایا اُسے

اسی واسطے بس یہہ بولا وہ ہے — کہ ما اغنی عنکم من اللہ شی

ولكن اكثر الناس لا يعلمون

ولے اکثر اسکو نہین جانتے — جو مشرک ہین اسکو نہین مانتے

چلا جلد پوشیدہ وان سے شتاب
در شہر سے جبکہ خارج ہوا
کھڑا ہے وہ اسمجا یہ حیران سا
گیا دوڑ کر درسی یوسف شتاب
وہ باہر کی جانب سی آیا وہان
نمایان ہوا دور سی ایسے ڈھب
قریب اسکے پہنچا جو یوسف امام
پہر عبری زبان مین کیا یہہ سوال
کہا شام سی مین تو آیا یہان
تو ہے کون سمجھے جو میرا کلام
کہا مین سمجھتا ہون عبری زبان
کہا پھر یہہ یوسف نے ہے کیا سبب
کہا گھر ہوا ہے ہمارا تباہ
گئی برکت اسگھر کی اور اسکا نور
مرا بھائی بیٹا تھا یعقوب ع کا
کہا بعد اسکے ہے اب کیسا حال
یہہ کہہ کر کہا اسنی با حسرتا

لیا اپنی چادر سے منہ پر نقاب
ہو دیکھا کہ یا مین ہے اسمجا کھڑا
پھر اسی ہر ایک کو ہنستے دیکھتا
چھپا اپنے چہرے کو ہو در نقاب
کھڑا تھا وہ یا مین حیران جہان
کہ فنا نخل گویا مین ہووے اب
کیا اپنے بھائی سے کی اوسنے سلام
کدھر سے تم آئے ہو کیا ہے خیال
نہین ہون مین واقف یہانکی زبان
نہین جانتا کوئی جز اہل شام
پتر سے ملک کے بیچ مین رہا اک زمان
کہا اس طرح پیو جہ آیا تو اب
ہمارے ہے انکھون مین عالم سیاہ
ہوا جب سے بیٹے یوسف اسگھر سی دور
اور نام اسکا یوسف تھا مجھہ سے بڑا
کہان رنج و شدت ہے سب پر کمال
مصیبت ہوئی سخت واحسرتا

کہا

کہا مین ہون مملوک عہد اور غلام / مجھے ہر طرح لینے ہوا اسکی کام
ارادہ کیا دل مین اللہ کا / کہ مملوک ہے اسکی درگاہ کا
پہر کہکے داخل ہوا گہر مین وہ / مجھے سب سے اسدم گیا گہر مین وہ
ملا پہر یامین ان سب سے آ کر / نہایت ہی شادی و فرحت مین تہا
کہا بہائیون نے کہ تجھ کو کبہی / نہین ہم نے دیکہا ہے ایسا خوشی
کہا اک ملا مجھکو تحفہ سوا / تمہارا مین تہا کر رہا انتظار
لگا کہنے مجھسے عبری زبان / ہوا اسسے دل خوش میرا اسکا بیان
مجھے ایک شیشے کی دی صاف چیز / کہ ہر ایک کی آنکہون مین ہووے عزیز
کہا تب ہوا نے مجہکو دکہا / مجھے کون سی چیز وہ دے گیا
دیا اسنے کنگن کو بازو سے کہول / تعجب کیا سب نے دیکہہ اسکا مول
کہا پہر ہوا اسنے یہ ہے رواج / میرے باندہ دا اسکو بازو پہ آج
اگر کاٹ ہے تو اسکو کہوو کہین / نہ کوئی چیز جب پہر وہ ملتی نہین
کیا اسنے بازو پہ اپنے لگا / کہا پہر شمعون نے مجھکو دکہا
جو دیکہا تو بازو سے جاتا رہا / لگا کرنے واحسرتا حسرتا
وہ آیا تہا بازو پہ یامین کے / خوشی اسنے وہ جان غمگین کی کی
وہ بولا کہ ہے میرے بازو پہ اب / آسے اور جا بر کرو مت طلب
دیا پہر شمعون کو اسنی / اسیوقت اس پاس گم ہو گیا

ہر ایک کی اسیطور تصویر تھی — ایسی بات میں کچھ نہ تقصیر تھی

دیا پھر یوسف نے یون اذن عام — کہا جس گھر کی ہوا ہے زینت تمام

بچھا فرش قالین کی سب جا بجا — کہا جس طرح اس طرح سے کیا

لیا صبح نے جب گریبان چاک — ہوئی روشنی از سمک تا سماک

جو کی اپنی یوسف نے زینت تمام — تو اس گھر میں آیا دیا اذن عام

اور وہ جو کنعان سے آئے ہیں سب — کیا اس نے ہر ایک کو اسنے طلب

جو اس گھر کا پہلا تھا در وا — نظر کی جو اس میں تو دیکھے ہیں کیا

کہ ہے اس میں دیبای احمر بچھا — اور تصویر گھوڑوں کی ہے جا بجا

ہر ایک گھوڑے پر ایک چابک سوار — لباس انکا خز اسپہ سونے کا کار

عصا سب کے ہاتھوں میں سونے کے تھے — اسے دیکھ کر سب نے حیران رہے

تو جب دوسرے در پہ آئے تمام — حریر اور دیبا سے تھا فرش عام

اور اس پر تھی گھوڑوں کی صورت کھینچی — سواروں پہ کالی ہی پوشاک تھی

ہوئے تیسرے در میں داخل وہ جب — تو دیکھا سفید اسکا تھا فرش سب

اور ایسے ہی گھوڑے اسی ڈھب سوار — سفید انکی پوشاک سب اسکا

ہر یک ہاتھ میں تیغ ننگی لیے — کھڑا ہے وہ اسباب جنگی لیے

اسیطرح تھے اسکے سات در — ہر ایک کا اسیطرح نقشہ دگر

اسے دیکھ کر خوف سب نے کیا — اڑا رنگ چہرے سے مثل ہوا

کہا پہلے گھر مین یہہ جاکے ہے دل / کہ جا کر کے روئے وہان متصل

کہا کس لئے پھر دیا یہہ جواب / کہ اندر سے غم سے دل ہوگیا ہے کباب

وہان شکل یوسف کی آئی نظر / لگا بہنے آنکھون سے خون جگر

پیارا سا گھڑی چاہتا ہے یہہ دل / کہ وہان بیٹھ کر روئیے ہین متصل

نظر بھر کے صورت کو دیکھا کرون / قیامت کو وہان رو کے برپا کرون

دیا حکم یوسف نے اسکو کہ جا / اور ایک تنہا تھا دم کو بھی کر دیا

گیا سامنے بیٹھ تصویر کے / نکلنے لگی آہ دل چیر کے

وہ رو رو کے چومے تھا تصویر کو / وہ تصویر یوسف کی تھی روبرو

ہوا درد و غم سے نہایت نڈھال / ہوا سخت ہی تنگ وہان سے کمال

قریب اسکے تھا جائے جی بھی نکل / اسیوقت بس جا سارا خلل

وہان آکے جبریل نے یون کہا / کہ ہے تجھکو یوسف یہہ حکم خدا

کہ صورت دکھا اپنی یامین کو / نہین تو کوئی دم مین مرجائیگا وہ

کوئی دم مین جاتی ہے اب اسکی جان / تو اس بھائی کو پھر پاوے کہان

اٹھا وہان سے پھر چلا یوسف شتاب / گیا بیٹھ خلوت مین تا اضطراب

ولے اپنے بنتا کو اسنے کہا / کہ غم سے نہ یامین پاس اب تو جا

مقابل جا بیٹھیو اسکے تو / جو پوچھے تو یہہ کہیو گفتگو

تو اب بولیو اس سے عبری زبان / یہہ کہیو مین یوسف کا بیٹا ہون جان

فلما دخلوا على يوسف آوى اليه اخاه قال انى انا اخوك فلا تبتئس بما كانوا يعملون

کہ میرا بھی یوسف ہے بھائی ترا | مجھے یاد آیا ہے وہ ماجرا

کہا اُس نے یوسف کا قصہ تمام | کہ تھا میرے بھائی کا یوسف ہی نام

قضا سے کسی درندہ نے کھایا اُسے | کسی نے نہ اُس جا بچایا اُسے

کہا تو نہ رو تیرا بھائی ہے یہاں | کہا میری اب ایسی قسمت کہاں

کہا تیرے بھائی کا بیٹا ہوں مین | ترے سامنے اب جو بیٹھا ہوں مین

لگایا اُسے اُٹھ کے چھاتی سے | ہوئی اُسکی اُسوقت حالت عجب

خوشی سے گیا مثل گل کے وہ پھول | گیا درد و غم کو اُسوقت بھول

کہا تیرا والد کدھر ہے بتا | کہا تخت پر ساتھ تو اُسکے تھا

کہا تخت پر مصر کے تھا عزیز | کہا تھا وہ یوسف ہے کرکے تمیز

خوشی کی وہ شدت مین رونے لگا | رواں پانی آنکھوں سے ہونے لگا

کہا مجھکو تحمل نہین اب ہے صبر | کہ پروانے کو شمع سے کب ہے صبر

کہا صبر کر جا کے آتا ہوں مین | تجھے لے چلوں یا کہ لاتا ہوں مین

کہا جا کے یوسف سے قصہ تمام | کہا پاس لا اُسکو انکا نام

گیا پھر وہ خلوت مین لایا اُسے | جہان باپ تھا وہان بٹھایا اُسے

اکیلا ہی بیٹھا تھا یوسف وہان | وہ خلوت کے گھر مین تھا سب سے نہان

گیا دیکھ کر دور منہ سے نقاب | برآیا وہ جون ابر سے آفتاب

لگا کر کے چھاتی سے پھر یون کہا | کسی طرح کا اب نہ کچھ غم تو کھا

تمھیں مجھ سے کسیری نہو گی کبھو | تم اب جاؤ والد کے روبرو

اتفاقاً جو اس شہر سی آئی ذرا | بشیر نے لیا مین سنی یون کہا

کہا اب بتا کیا میر کیسا ہے حال | بتا تجھکو ہے درد اسکا کمال

کہا رو کے لب نے میر آنکھون کے نور | ہے مرنے سے نزدیک جینے سی دور

یہان تک وہ رویا کہ اندھا ہوا | ترے غم سے آنسو تھمتی دیکھلا

ملاقات کا تیری مشتاق ہے | وہ ہے مسموم اور تو تریاق ہے

کیا رو کے یوسف نے پھر یون کلام | نہ جینے تجھے یا تو تھا خوب کام

ہوتا یہہ یعقوب کو رنج و درد | نہ پھرتا پھر سے وہ دکھ اس پر

کہا پھر بہن کا میری کیا ہے حال | کہا اسنے رنج ہجر سے اجل

اسے زندگی کا بھروسا نہین | لیا اسنے گھر کو بہشت بریں

ہوئے اسکو چالیس برس اتمام | کہ جیتی ہے رستے ہجا صبح و شام

گذرتا ہے اس رہ پہ جو کوئی مرد | اسے کہنا اس نے ترے غم کا درد

مسافر جو آتا ہے اس راہ کو | کرے اسسے بھی ہجا تیری گفتگو

یہہ سنکے رویا وہ آواز سے | ہوا باہر لبنے وہ انداز سے

کہا پھر تری زوجہ ہے یا نہین | کہا ہے وہ لے مین کہین وہ کہین

کہا اسسے اولاد ہے تیری بھی | ذرا اسکا احوال کہہ مجھسے بھی

کہا تین بیٹے کہا کیا ہے نام | اب احوال کہہ انکا مجھسے تمام

لگے کہنے تو کون اور ہے نام کیا
کہا میں ہوں یامین عبد خدا

خوشی میں تھا ایسا وہ اُس آن میں
نہ آیا کسی کے وہ پہچان میں

اور ایسا تھا یوسف کا حسن و جمال
قیامت میں مومن کا جیسا جمال

سبھی دیکھکر اُسکو حیران دنگ
بدل جائےگا آدمی کا یہ رنگ

فراغت سبھوں سے جو پائی سبھی
تو کنعان کا حال پوچھا سبھی

کہا پھر یہ یوسف نے ہو تحفے کا غم
کیا کس نے زیادہ کیا کس نے کم

کہا بیٹی یامین کو سخت غم
اسی کو نہایت ہے اُسکا الم

کہا کچھ بضاعت بھی لائے ہو تم
جو لینے کو غلہ اب آئے ہو تم

کہا کچھ بضاعت نہ رکھتے ہیں ہم
سبھی ہینگے محتاج اب تنگ ہم

مگر ہاں ملی تھی جو دی تھی بہا
اُسے راہ کا خرچ ہم نے کیا

و لے اُس سے ہم نے کیا کچھ نہ صرف
کہ آوے نہ کچھ شاہ کا ہم پہ حرف

کہا تم نے کر احسن طرح سے کیا
تو میں بھی تمھیں دونگا سنے انتہا

اُٹھاتے ہیں یہ اونٹ جتنا کہ بار
ہر ایک کو تمھیں دونگا میں بیشمار

غلاموں سے یوسف نے پھر یوں کہا
کہ ہر ایک کو ایک اونٹ دو بھر کے جا

لگے کیل بھر بھر کے دینے غلام
بھرے سب نے اونٹوں کے تھیلے تمام

کہا پھر غلاموں سے چپکے سے آج
کہ دیتے ہو بھر بھر کے تم جس سے ناج

وہ اسباب یامین میں جا دھرو
کسی کو خبر اسکی ہرگز نہ ہو

قالوا جزاؤه من وجد في رحله فهو جزاؤه

كذلك نجزي الظالمين

قالوا واقبلوا عليهم ماذا تفقدون

کہا سلطے ہوکے انکی یہہ بات ۔ کہ کیا ڈھونڈتے ہو تم اب نیکذات

قالوا نفقد صواع الملك

کہا ڈھونڈتے ہیں پیالے کو ہم ۔ ملک کا پیالہ ہوا یہاں سے گم

ولمن جاء به حمل بعير

جو کوئی پیالے کو لاوے گا آج ۔ ملے اونٹ بھر اسکو انعام اناج

وانا به زعيم

میں ضامن ہوں سنئے کے سب کا اب ۔ کرو اسکو جسطرح جانو طلب

قالوا تالله لقد علمتم ما جئنا لنفسد في الارض وما كنا سارقين

کہا سب نے ہم کو خدا کی قسم ۔ نہیں آئے اسواسطے یہاں پہ ہم

ہو واقف ہمارے تم احوال سے ۔ زمیں پر یہہ ہم مفسدی کو چلے

یہہ جانو ہو تم بھی نہیں ہم میں چور ۔ یہہ آیت کے معنے سنو کرکے غور

کہا یہہ کہ ہم چور ہرگز نہیں ۔ تمہیں بھی یہہ معلوم ہے یا نہیں

کہا اسلئے یہہ کہ پونجی جو تھی ۔ اور اسباب انکا انکے تھی بھی

اسطرح لا شاہ کو پھیر دی ۔ خیانت ذرا اسمیں ہرگز نہ کی

قالوا فما جزاؤه ان كنتم كاذبين

کہا

کہا انکو یوسف نے ازرہ کرم | کیا تم پہ احساں بہت سا بہم

[illegible] کھانا کھلایا تمھیں | برابر بھی اپنے بٹھایا تمھیں

پھر اسکا جواب تم نے ہمارا لیا | اس احسان کا خوب بدلا دیا

پیالا یہ ہے تم کو اسی کے لئے | کہ جو کچھ ہمارا ہے پھر کے لئے

کہا اسنے عزیز ہم نہیں چور ہیں | یہ اسباب میں ہم تمھیں کیا کہیں

دلیری سے وے کر رہے تھے کلام | برائت پہ اپنی یقین تھا تمام

دیا حکم یوسف نے ان سب کو تب | کہ کھولو اب اسباب تم اپنا سب

کہا اسنے لوگوں کو ڈھونڈو تمام | سب اسباب انکا یہہ ہے اذن عام

فبدأ باوعيتهم قبل وعاء اخيه

لگے ڈھونڈنے پہلے اوروں سے | کہ تا کوئی اسکو نہ پہچان جا

لیا پہلے شمعون کا دیکھ سب | نہ نکلا کچھ اسمیں کیا جو طلب

کہا پھیر یوسف نے ہرگز گمان | نہیں یہہ کہ چوری کرے یہہ جوان

کہا بھائیوں نے کہ اب ہو سو ہو | تم اسباب ہم سبکا اب دیکھ لو

اسے دیکھنا چاہئے اب ضرور | کہ کلفت ہماری دلونکی ہو دور

ہر ایک کے غرض بار دیکھے تمام | کسی میں نہ نکلا ہو اگر جو جام

رہا بن یامین کا دیکھنا | کہا اسنے چھوڑو یہہ کیا دیکھنا

وہاں دزد کی اسباب میں تو نہیں | پھر اسباب کب ہووے یہہ یقین

وفوق کل ذی علم علیم

قالوا ان یسرق فقد سرق اخ له من قبل

کہا اس نے رکھا بھلا اسکو لا
تمہارے سوا کسکا ہے یہہ کہا

کہا جسنے درہم سب اسباب مین
تمہارے دھرے تھے کہ تا ان کو لین

اسی نے مرے کھول اسبابکو
پیالہ دھرا ہوگا طعنے سے تو

اگر تم نے درہم جو سب دیے تمام
تو مین نے سقایہ لیا لا کلام

یہہ سنکے خاموش سب ہو گئے
لگی کہنے جی مین ہوئی یہہ عجب

کذالک کدنا لیوسف

خدا آپ کرتا ہے اب یہہ کلام
کہ یوسف کو تدبیر ہم نے تمام

بتلائے کہ بھائی کے اسباب مین
سقایہ کو اپنے چھپا کر دھرین

رہے تا کہ بھائی بھی یوسف کے پاس
ہون وہ تو آپس مین اکدم اداس

ما کان لیاخذ اخاہ فی دین الملک

ملک کے نہ تھی دین مین رسم وراہ
کرین چور کو عبد نے اشتباہ

وہان حکم ہوتا تھا یہہ چور کا
کہ دے چور چوری کی دونی بہا

تو اس حکم مین بھائی آتا نہ تھا
ہوا یہہ فقط اسپہ فضل خدا

کہ خود بھائیون نے کہا یہہ تمام
کہ جس پاس نکلے وہ ہووے غلام

الا ان یشاء اللہ نرفع درجات من نشاء

مگر ہووے وہ جو کہ چاہے خدا
کرے ہے وہ از خود عطا مرتبا

کہے ہے خدا جسکو چاہین ہم
بڑھاتے ہین درجے بفضل و کرم

فاسرہا

انا نرىك من المحسنين

قال معاذ اللہ ان ناخذ الا من وجدنا متاعنا عندہ

انا اذا لظالمون

فاسرّها یوسف فی نفسه ولم یبدها لهم

چھپایا اُسکو جی اور نہ باہر کیا | رکھا اپنے دل مین نہ ظاہر کیا
نہ یوسف نے یہہ بھید اُن سے کہا | رکھا اُسکو دل ہی مین اپنے چھپا

قال انتم شرّ مکانا

کہا چوری کرنے مین تم سب ہو بد | بھرا ہے دلون مین تمہارے حسد
چرایا تھا یوسف کو اپنے گھر مین سے ہم | نہین تم بھی چوری مین یوسف سے کم
تمہارے ہوئے کام ظاہر تمام | رہا ہے پوشیدہ یوسف کا کام

واللہ اعلم بما تصفون

جو کہتے ہو تم اسکو جانے خدا | کہ یوسف پہ تہمت لگاتے ہے بجا
یہہ کہکر دیا حکم یامین کو | کہ قید اسکو زندان مین جا کرو
وہ ہوتا تھا اس قید سی خوش کمال | نہ تھا اسکے چہرے پہ ذرہ ملال

قالوا یا ایہا العزیز ان لہ ابا شیخا کبیرا فخذ احدنا مکانہ

کہا سب نے سنتا تو اے عزیز | تجھے حق نے دی ہے بہت سی تمیز
ہے یامین کا باپ بوڑھا ضعیف | ہوا کبر سن سی نہایت نحیف
تو ہم مین سے لے ایک کو اسکی جا | کہ اسکا نہ سنتا نہین ہے بھلا
اگر ہم سبھون کو کرے قید تو | ہو باپ کو درد اتنا کبھو
تو ہم قید ہون اور یہہ چھوٹ جا | تو ہے باپ کی اپنے سینے لگا

قالوا یا ابانا ان ابنک سرق

معاذ اللہ

کیا آخر یوسف کو سب نے تمام　　جواب اسکا اب جاکے کیا دیگے تم
لگے کرنے آپس مین یہہ گفتگو　　کہا اب کیجیے اس بات کی جستجو
کرین شاہ سی ملکے ہم سب قتال　　لڑائی سے لین اسکا سب ملک و مال
کہا سنکے اسوقت روبیل نے　　کہ ہم مین سپاہی سبھو نہین جنگ
امیر اور وزیرون کو شہ کی تمام　　اکیلا مین کردونگا ان سبکا کام
یہہ شمعون بولا کہ بازار مین　　مین کافی ہون سبکو تنہا مین
ہوا یہہ بولا کہ مین شاہ سے　　کفایت کرون حکم اللہ سے
جو یوسف کا فرزند تھا اک صغیر　　کہا اسکو جا جلد مت کیجو دیر
تو سن جاکے غم سے بہتے گئے ہین کیا　　کہا اسنے انکا وہ سب ماجرا
اٹھے شورت کا وہ سب سنکے حال　　یہودا نے لی تیغ کاندھے پہ ڈال
کہا در پہ زندان کی بیٹھا ہون مین　　نہ چھوڑونگا تا قید اسکو کرین
چلو جاؤ تم سمت بازار کی　　دکھاؤ چمک وہان پہ تلوار کی
میری جب سنو صوت آواز تم　　کرو ہوش بازار والون کی گم
ارادہ کرے جو کوئی قتل کا　　کرو قتل اسکو نہ چھوڑو ذرا
کرے جو کوئی قصد میرے ایر　　کرون اسکے مین ایکسر دو نیم
سبھی مصر کے ہم ہون مالک تمام　　عزیز آپ ہووے ہمارا غلام
کلام انکی سنتا تھا یوسف ادھر　　وہ سنتا تھا سب انکی تدبیر

پکڑ ایک لڑکا کہ تہا خورد سال
کھڑا ہے وہان وہ جو صاحب جمال

پکڑ اسکو اٹھے سبھی ملا نیاز
کہا آل یعقوب کی تجھ سے بو

مجھے آتی ہے تو بتا کون ہے
کہ تجھ سے پیاری نہین کوئی شئے

دیا کچھہ نہ لڑکے نے اسکو جواب
تحیر ہو دا کو تھا بے حساب

سنی بھائیون نے جب اسکی صدا
چلے وہان سے اور اسکے پاس آ

لگے کہنے کیا ہو گیا التماس
کہ آیا نہین تجھ کو اب تک نفس

کہا اس جگہ آل یعقوب ہے
ولے ظاہرا اس سے نہین کوئی شئے

جو گذرا تھا قصہ کہا سب تمام
کہ قوت کا باقی نہین مجھ مین نام

پھر آیا جو یوسف کو ان پر غضب
کیا سب کو مجلس مین اپنی طلب

کہا تم ہو اولاد یعقوب کی
کہ مین کون سی بات معیوب کی

کیا تم پر احسان مین چند بار
دئے تم کو تحفے بلا کر ہزار

خیانت تمھاری جو بھائی نے کی
سزا جو کہی تم نے وہ ہم نے دی

لگائی میرے قتل پر تم نے تاک
کرو شہر اور مصریون کو ہلاک

بھروسا تمھین لڑنے سے زور کا
نہ اکھڑے کبھی تم سے پر مور کا

تمھین ہین مگر سب جہان کا نے زور
بنے پہلوان تم ہم کو سمجھے ہو مور

غرض تھا پھر یوسف بھی جذب دین
کہا دیکھو تم زور داد خدا

وہان ایک تھی سنگین صندوق کان
سو یوسف نے اک پانو مارا وہان

ارجعوا الی ابیکم فقولوا یا ابانا ان ابنک سرق

والعیر التی اقبلنا فیہا وانا لصادقون

کہ چوری تیرے ابن نے جاکے کی ‖ بلک کی کچھ ایک چیز ہے اسنے لی

سنو ابن عباس کا یہہ کلام ‖ گئے بہائی کنعان کو سنکے تمام

گئے باپ پاس اور خبر جاکے دی ‖ کہ یا مین نے وہان یہہ چوری جو کی

کسے شاہ نے قید مین کر لیا ‖ ہمین حکم جانے کا اسنے دیا

کہا چوری اسنے نہو یہہ بہا ‖ کہ ہے قائم اللیل صائم بہا

(وما شہدنا الا بما علمنا)

گواہی نہین ہم نے اسوقت دی ‖ مگر اسکی جو آنکھہ سے دیکھہ لی

سقایہ تہا یامین کے اسباب مین ‖ بہلا کیا ہے کوئی اسباب مین

(وما کنا للغیب حافظین)

نکچھہ غیب کے ہم نگہبان تھے ‖ کہ بیٹا ترا جاکے کیا کیا کرے

رکہین کیونکہ غفلون پہ اسکے نگاہ ‖ کہ ہے غیب کا سب کے عالم اللہ

حفاظت کرین گروہ ہو روبرو ‖ کہ غائب کی ہم سے حفاظت نہو

کہا بعض نے اسکے معنے کو یون ‖ خبر اسکی معنی کی مین تم کو دون

کہ ہم کو نہ تہی غیب کی کچہہ خبر ‖ کہ چوری کرے تیرا جاکر پسر

اگر ہم کو یہہ علم دیتا خدا ‖ نکرتے کبھی اسکو ہم سے جدا

(واسئل القریۃ التی کنا فیہا)

تو سے پوچھہ ان بستی والون سے جا ‖ جہان ہم پہ گذرا ہے یہہ ماجرا

إنّه هو العليم الحكيم ۝

کہ تھی یوں قضا اس سے وہ اور حکیم ۔ وہی سارے باتوں کا ہیگا علیم

دیا جسنے اسطرح کا ہمکو غم ۔ خوشی بھی ہمین دیگا وہ سنئے الم

روایت ہے جبریل یعقوب پاس ۔ جو آیا تو دیکھا اُسے ہے اداس

کہا مجھہ سے گر تو سکتا ہے تو کچھہ سوال ۔ کہا کہہ تو تا آج ایزد تعال

میرے پاس سے بھیجے ملک الموت کو ۔ کہ پوچھوں میں اُس سے ہی جو مطلب کہ ہو

لیا حکم جبریل نے حق سے جا ۔ فرشتہ اُسی وقت نازل ہوا

کیا اُسسے یعقوب نے یہہ سوال ۔ دے اُسکو قسم ایزد ذوالجلال

کہ یوسف کی تو نے نکالی ہے جان ۔ وہ زندہ ہے یا مر گیا دے نشان

کہا اُسکی جان مین نہین قبض کی ۔ وہ دُنیا مین ہیگا نہایت خوشی

اُسے ملک اور مال لشکر دیا ۔ خزانے کا مالک خدا نے کیا

کہا وہ کہان ہے مجھے دے خبر ۔ کہا یہہ نہین حکم بادُو گر

طلب کر تو پاوے گا اُسکو شتاب ۔ کوئی دن کا باقی رہا ہے عذاب

وتولّى عنهم وقال يا أسفى على يوسف

مُنہہ اپنا لیا پھیر بیٹون سے تب ۔ سُنا حال یامین کا جبکہ سب

تھا اول سے یوسف کا تو دل مین غم ۔ ہوا اور یامین کا یہہ ستم

وابيضّت عيناه من الحزن فهو كظيم ۝

وہ آیا کہین دور سے اُسکے پاس
کہ یعقوب تجھہ سے بیان اسکو کر
کہا غم نے یوسف کے بینائی لی
اِسی بات مین آئے روح الامین
کہا رب نے بھیجا ہے تجھہ پر سلام
کہ شکوہ میرا غیر سے کیون کیا
کہا پھر یہہ یعقوب نے میرے رب
کہ خوش ہے ملے مرنے سے تو مجھکو دے
پھر اس بعد جو چاہے سو کیجیو
پھر اُسوقت جبریل نے یون کہا
ترے حق مین رحمت کا دریا بہا
مجھے اپنی عزت کی ہیگی قسم
ملا ما اُنہین زندہ کرکے شتاب
ولیکن مساکین کو دے طعام
نہ تجھکو ہوئی کچھہ بھی اُسکی خبر
کہ کس لیئے تیری کج ہم نے کی
کیا ہم نے یوسف کو تجھہ سے جدا

لگا پوچھنے دیکھہ اسکو اداس
کہ کیون ہوئی کج کمر کیون بصر
کمر کج ہے یہہ یامین کے غم سنے کی
کہا حق یہہ تجھکو نہین ہے یقین
پھر اس بعد تجھہ سی کیئے یہہ کلام
نہ اپنی دوا بھی کچھہ تجھہ حیات
کہ اور آنکھین گئین میری سب
مرے دل کی یہہ ہے آرزو مجھکو دے
پر ایک چند اب تو خوشی بھیجیو
کہ غم کو ترے اب ہوئی انتہا
اور اس طرح ارشاد حق نے کیا
نکلتا جو یامین و یوسف کا دم
نہ تجھہ پر کھلے پھر غم کی کتاب
کہ جلدی پر اون تو نے سب یہہ کام
کہ تجھہ پر گیا اتنا غم کیون گذر
اور آنکھونکی بینائی کیون ہم نے لی
تو سمجھا نہین اسکا موجب کیا

کہا اسنے اولاد کو اسکے لئے ۔ میں جانوں ہوں اور تم نہیں جانتے

ہوئی جبکہ یعقوب کو یہہ خبر ۔ کہ یوسف ہے زندہ نہیں کچھ خطر

یٰبَنِیَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ یُّوْسُفَ وَاَخِیْهِ

کہا بیٹو جاؤ کرو تم تلاش ۔ ملے تم کو یوسف و یامین کاش

وَلَا تَیْاَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ

نہ مایوس ہو رحمت حق سے تم ۔ کہ شاید ملیں جو ہوے تم سے گم

اِنَّهٗ لَا یَایْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکٰفِرُوْنَ

نہ مایوس رحمت سے ہو گر ہوا ۔ خدا کی مگر قوم کفار کا

کہا پھر یہہ اولاد نے اسسے اب ۔ یہودا اور یامین کو جو کہا

انہیں ڈھونڈھتا تو بہت سے بجا ۔ ولیکن نہ آوے گا جو ہے مرا

پڑی قبر میں جاکے یوسف کی جان ۔ نکر اسکے غم میں گریبان کو چاک

اسے کھا گیا بھیڑیا مدت ہوئی ۔ خبر اسکی کسطرح لاوے کوئی

کہا پھر شمعون کو باپ نے ۔ کہ تو مصر کے شاہ کو خط یہہ دے

یہہ مضمون نامے میں اسنے لکھا ۔ کہ یعقوب بیٹا ہے اسحق کا

براہیم کا پوتا اسحاق ہے ۔ خدا کی رضا میں بڑا طاق ہے

تجھے پہنچے یعقوب کا اب سلام ۔ نہیں جانتا میں ترا کیا ہے نام

اگر جانتا میں تو خط میں تمام ۔ میں لکھتا ترا نام اے نیکنام

گئے بھائی سب لیکے یہان سے ہے — پھر اسنے اُسے چھوڑ دینے لگے

کہ اُسنے چرایا ہے کچھ شاہ کا — وہ ہے چور اسکی ڈرگا کا

کیا قید سو شہ نے اُسے اسلیئے — ولے ہم ہین اسکے الم مین ہیئے

نہ چوری ہوئی ہم سے نہ ہو ہم مین چور — نہ ناحق کا کوئی کرے ہم پہ زور

اگر چھوڑو اسکو تو احسان ہے — نہین تو خدا کی بڑی شان ہے

فقیرون کی لیتا ہے جو بددعا — وہ پاتا ہے ظالم کئے کی سزا

سنا ہے کہ تم نے ستایا کولے — چھپا کر رکھا پاس یا مین کے

نہ کر کام ایسا یہہ ہے کام بد — بدی اسکی باقی رہے تا ابد

نکرایسا نبیون کی اولاد سے — نہ بھول انکو اپنی ذرا یاد سے

سنا ہے یہہ ہم نے کہ تو ہے کریم — ہمارا بھی رب ہے رؤف رحیم

تو دے چھوڑ بیٹے کو ہے یہہ سوال — دُعا کر نے تیری ہے ہلے لے خوشحال

جو ہے دل مین لے نے زبان پر اگر — وہ آیا تو پہنچے گا سنگ دل

تجھے اور تیری ساری اولاد کو — بہت ہی ضرر یہہ سمجھنا کہ ہو

کہ دعوت ہے مظلوم کی مستجاب — نہین اسکے اور حق کے کوئی حجاب

تھی تبلیغ احکام کی اپنا کام — سو ہم کر چکے تم کو بس والسلام

ہوا جبکہ نامے کا مطلب تمام — چلے مصر کو سارے خاص و عام

گیا مصر مین جب کہ یہہ قافلا — یہودا نے کی پیشوائی تب ا

ستمگر وہ پھر اسینے لگے اسے
سلائی کو سوئی کی انگلی مین لا

پیالے پہ مارا چڑھا کر کے چھین
وہین اسکے سینے سے نکلی صدا آہین

سلائی جو سونپکی اسمین لگی
ایک آواز باریک پیالے نے دی

کہا بھائیون سے یہہ یوسف نے تب
خبر مجھکو دیتا ہے یہہ صاع سب

کہو تو مین پوچھون تمھاری خبر
کہا پوچھو اسے بات کیا کیا ہے ڈر

سلائی جو پھر اسمین ماری تھی
بہت خوب پیالے سے آواز دی

کہا پھر جھکا کر کے یوسف نے کان
سمجھتا ہون مین اسکی ساری زبان

یہہ دیتا ہے اسوقت مجھکو صدا
کہ کی بھائیون کے ساتھ تم نے دغا

نہ راضی تھا رخصت پہ باپ آپکا
سمجھ مالک اپنا لائے تم آپ

سلائی کو پھر اسنے پیالے پہ مار
کہا صاع کہتا ہے یون اب پکار

کہ تھی یہہ وصیت تمھین باپ کی
کہ یامین کی کیجو تم چوکسی

نہ ضائع ہو جون اسکا بھائی ہوا
حفاظت سے رکھنا اسے تم سدا

کہا تب یہہ یامین نے شاہ سے
بتا صاع سے کی اخبار دی

میرے بھائی کہتے ہین بھیڑئے نے آ
پکڑ کر اسے دشت مین کھالیا

بجا کر سنی پھر اسکی صدا
کہا کہنے اب صاع نے یون کہا

کہ جھوٹے ہین بھائی تیرے سب تمام
تہمت بھیڑئے کا دے لیتے ہین نام

کرین آپ اور جانور کو لگائین
سزا اسکی سمجھ خدا سے یہہ پائین

لقد آثرك الله علینا وإن كنا لخاطئين ۞

کہا پھر غلامون کو یوسف نے تب
کہ ہون قتل اسوقت یہہ لوگ سب

انہین جا کے گردن ابھی مار دو
نہ ڈھیل اسمین تم ایکدم کی کرو

اسیوقت لین انکے منشکین چڑھا
غلامون نے تیغون کو عریان کیا

یہہ کہتے تھے آپسمین اسدم سبھی
ہمارے عمل کی جزا ہے یہی

کہا پھر ان سبھون نے باتکو سن عزیز
کہ یعقوب کا ایک بیٹا عزیز

ہوا گم تو رو رو کے اندھا ہوا
دل و جان پر حشر برپا ہوا

جو یہہ ساری اولاد کا قتل عام
تو کام اسکا سنتے ہی ہوگا تمام

یہہ سنکر کے انکھو لبنی یوسف نے آب
چھڑا اور کہا چھوڑ دو انکو شتاب

نشانی تھی اک تاج کے طرح کی
جو کی غور وہ سر پہ یوسف کے تھی

جو تھا سر پہ یعقوب کے اک نشان
وہی پایا یوسف مین سب نے عیان

اور اک اسکے دانتون کی دیکھی چمک
تبسم کیا اسنے جو نے دھڑک

قالوا أإنك لأنت يوسف قال أنا يوسف

کہا سب نے پھر تو ہی یوسف ہے کیا
کہا ہان مین یوسف ہون دیکھو ذرا

وهذا أخي قد من الله علينا

اور یہہ بھائی میرا ہے یا مین نام
خدا نے کیا ہم پہ احسان تمام

کیا دین و دنیا مین اپنا بھلا
جدائی کے پردے سب اٹھا

إنه من يتق ويصبر فإن الله لا يضيع أجر المحسنين ۞ قالوا تالله

قال لا تثريب عليكم اليوم

يغفر الله لكم

خدا بخشیگا تمھاری گناہ | کیا تم نے جو کچھہ شنیدہ و سنا

وهو ارحم الراحمین

وہ ہے سب رحیموں سے زیادہ رحیم | غفور اور شکور اور نہایت کریم

کہا بیچ بخشا تمھارا گناہ | چلو آپ کو مت کرو تم تباہ

لکھا باپ کو ان نے خط کا جواب | دیا بھائیوں کو کہ لے جاؤ شتاب

لباس اور گھوڑے بہت مال و زر | کیا ذبح بکرے و حضرت انہیں بیشتر

کیا باپ کا ان سے لیتے سوال | کہ پیچھے پیرے اسکا کیا احوال

کہا اسکی آنکھیں تو جاتی رہیں | کہاں تک وہ رویا کہ پانی نہیں

قمیص اپنا لا کر کے ان کو دیا | کیا ان کو رخصت اور ان نے کہا

اذهبوا بقمیصی هذا فالقوه علی وجه ابی یات بصیرا

کہا تم یہ لیجاؤ کرتا میرا | اسے ڈال دو باپ کے منہہ پر جا

گئی اسکی بینائی آویگی پھیر | کرو تم نہ جانے میں کچھہ اسمیں دیر

واتونی باهلکم اجمعین

پھر اونہاں اہل کو لینے گئے | وے سب آئیں کوئی نہ باقی رہے

روایت ہے تھے اہل چالیس تن | سبھی کو کہا لائیو سنے محن

مگر کچھہ نہ بھیجا کسی کے لئے | نہ نقدی نہ کھانا نہ کپڑے سیے

فقط ایک کرتا سو پہنا ہوا | وہ یعقوب کو تھا روانہ کیا

کہوں جا کے زندہ ہے یوسف ترا ۔ ذرا باپ راضی ہو مجھ سے میرا

میں غمگیں کیا تھا خوشی پھر کروں ۔ خوشی کی خبر جا کے بیٹا کو دوں

قمیص اب کا لیکر وہاں سے چلا ۔ برہنہ تھا سر اور برہنہ تھا پا

ہوا بعد غم کے اسے پھر سرور ۔ غرض دل کی سب رنج و کلفت تھی دور

روایت ہے یہہ بھی کہ گرتا غلام ۔ گیا لیکے یعقوب تک لا کلام

کہوں اسکا قصہ میں تم سے تمام ۔ کہ یوسف کا بھائی وہ پایا ہے نام

تولد ہوا جبکہ راحیل سے ۔ گئی رحلت اپنا وہ جنت کو لے

کنیزک خریدی تھی یعقوب نے ۔ کہ تا دودھ پایں کو آکے دے

ولد شیر خوارہ تھا اک سکے پاس ۔ وہ رکھتی تھی اس اپنے بچے کی آس

اسے بیچ ڈالا تھا یعقوب نے ۔ کہ تا دودھ سارا وہ پایں سے

یہہ کی پھر باندی نے رب سے دعا ۔ کہ یعقوب نے میرا بیٹا جدا

کیا جیسے تو بھی جدا کیجیو ۔ کرم مجھ پہ میرے خدا کیجیو

یہہ دی ہاتف غیب نے پھر ندا ۔ کہ تیری ہوئی مستجاب اب دعا

ہے دوست رکھتا وہ یعقوب بے ۔ کوئی دم نہیں جاتی ہے وہ اس سے تئے

بشیر اسکے بیٹے کا جو نام تھا ۔ خریدا تھا یوسف نے تاجر سے آ

ہوا مصر میں جبکہ یوسف مقیم ۔ ہمیشہ بشیر اسکا رہتا ندیم

ولیکن نہ جانے تھا وہ ہے غلام ۔ کہ بیچا تھا یعقوب نے لا کلام

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

کہ یا رب نہیں تیرا وعدہ خلاف
مجھے کہہ دیا تو نے تھا صاف صاف

یہہ سن بات اسکی وہ حیران ہوا
بہت دل میں اپنے پشیمان ہوا

لگا کہنے اُس سے کہ مجھکو بتا
تیرے رب نے کیا تجھ سے وعدہ لیا

کہا اُسنے اول سے قصہ تمام
کہا اپنے بیٹے کا بتلاؤ نام

کہا اُسنے بیٹے نام اُسکا بشیر
کہا اس بشارت کا میں ہوں بشیر

یہی بیٹا تیرا ہوں اٹھ تجھسے مل
کہ میرا بھی تڑپے ہے تجھسے ملنے کو دل

یہہ سنتے ہی اٹھ دوڑی وہ بینوا
لیا اُسکو چھاتی سے اپنی لگا

پھر آئی وہ اور ساتھ اُسکے بشیر
جہاں تھا وہ یعقوب مسکین فقیر

ارادہ کیا تھا کرے کچھ کلام
گر اکھلکے غش منہہ سے نکلا نہ نام

افاقت جو آئی خبر اُسکو دی
ہوئی دل میں یعقوب کے بس خوشی

قمیص اُسکے منہہ پر دیا اُسنے ڈال
ہوا نور آنکھوں میں اُسکی کمال

ہوا جسم تازہ ہوا زندہ دل
خوشی اُسکو پہنچی گئی متصل

فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِیْرًا ۚ

جو یعقوب کے پاس آیا بشیر
اُسے منہہ پہ ڈالا ہوا تب بصیر

قمیص اُسکے منہہ پر جو ڈالا شتاب
اٹھا اُسکی آنکھوں کا بلکل حجاب

لگا پوچھنے حال یوسف کا سب
کہ یوسف کا ہے کونسا دین اب

کہا وہ تو ہے دین اسلام پر
ہر ایک وقت ہے وہ اسی کام پر

قَالُوْا یٰۤاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَاۤ اِنَّا كُنَّا خٰطِـٕیْنَ

قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّیْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

نبی سے کسی نے کیا یوں سوال — کہ یعقوب کو کب ہوئے کچھ بہم سے حال

دعا میں بھلا اسنے کیوں دیر کی — لگے اسکو ہونے [illegible] نبی

نہیں اسکی تاخیر کا کچھ سبب — مگر تا سحر گریہ و طلب

روایت ہے جس دم کہ آیا بشیر — ہوئی چشم یعقوب کی پھر بصیر

وہ بیٹھا جو یعقوب کے پاس تھا — لگے اسکو پھر دیکھنے خوب سا

کیا اس سے یعقوب نے یوں کلام — کہ تو کون ہے اور کیا ہے نام

کہا میں ہوں وہ جسکی ماں سے خدا — کیا تو نے کیا اسنے قصور و خطا

میرا نام ماں نے رکھا تھا بشیر — ہوا سن کے یعقوب سکتا اسیر

لگا رونے کہنے کہ وا حسرتا — کیا میں نے تجھ سے بہت ہی برا

نہ تھا مجھکو معلوم حال فراق — کہ بیٹے کا ماں کو بہت ہے اشتیاق

کہا مجھ سے کر کچھ تو اب مطلب — کہ برلاؤں مطلب تیرا میرا رب

کہا مجھ کو حاجت نہیں اور تو — مگر سختی موت آسان ہو

کہا جس طرح تو نے غم میرا فوت — کیا ہو وے آسان تجھ پر بھی موت

دیا پھر وہ یعقوب کو اسنے خط — پڑھا کھول کر تھا لکھا اس نمط

ارادہ تھا میرا کہ حاضر میں ہوں — قدم آ کے کنعان میں لوں

ولیکن ہوا مجھ کو یوں حکم رب — کہ تم سب کو اسجا کروں میں طلب

بھتیں دو طرح کی ہے اسجا خوشی — لقا کی خوشی اور عطا کی خوشی

مزین ہو وہ اسپ اسکا تمام
لباس سکھ جنت کا سب ساتھ تھو
لے کپڑے پہن اور ہو کر سوار
مجوس اور نصارا اور سارے یہود
نہوانکی انکھو نین تا تو حقیر
نہین تجھ کو لائق ہو دلہن کی طور
روایت ہے یعقوب نے متمام
سب اولاد نے اور انسنی لباس
جو یوسف نے بھیجے تھے ناقے تمام
اور اک ناقہ جنت سے جبریل لا
چلا اپنی اولاد کو ساتھ لے
چلے شتے منزل بہ منزل تمام
گیا پاس سے ان کے پہلے بشیر
سکان وہانسی چالیس فرسنگ تھا
سنی جبکہ یوسف نے انکی خبر
کرو جاکے تم پیشوائی تمام
تھے پہلے یعقوب سے ۳۰ سی ہزار

فرشتے ہو ساتھ اسکے الکلام
وہ مومن کو دے اور کہے شاد ہو
تو چل اس جگہ سی بغرو قار
برآوے دماغون سی ان کے دود
بدین تجھ کو طعنہ صغیر و کبیر
اٹھے یا بریہ سفر ذرا کر تو عود
کیا لسنے چلنے کا اور سب کے عام
بدل کر کیا حق کا شکر و سپاس
سوار ان پہ سب ہو گئے خاص و عام
سوار اسپہ یعقوب کو کر دیا
وہ سب چار سو مرد و زن ساتھ تھے
گیا مصر کے پاس آکر تمام
خبر جاکے یوسف کو دے دی پیا
وہ خستہ یہ جانے کا آہنگ تھا
کہا سارے لشکر کو باز سب و فر
کہ آئے ہین یعقوب علیہ السلام
عرب کے تھے گھوڑے عرب کے سوار

انہیں دیکھ یعقوب اور اولاد سب — ہوئے دل مین حیران کہا میرے رب

کہ کس طرح کا ہے یہہ جاہ و جلال — نہیں خواب مین ہم نے دیکھا یہہ حال

لگے کہنے یہہ کون ہے واہ واہ — کہا یہہ زلیخا ہے بانوی شاہ

وہ اور باندیان اسکی آئی مین سب — تمھاری ہین سب پیشوائی مین سب

عماری سے اپنی زلیخا اوتر — گئی وہان سی پہر کچھ [illegible] پیشتر

کیا جا کے یعقوب کو پہر سلام — قدم اون کے چومے بصد احترام

جواب سلام اسکا دیکر دعا — یہہ دی تجھکو جنت مین رکھے خدا

یہہ کہہ کر کہا جا عماری مین تو — سوار اسپ ہو لے پیادہ نہو

ہوئی جا عماری مین پہر وہ سوار — پہر آتا تھا جو کوئی وہان ایکبار

سلام اسپ پر کر کے وہ آتا تھا ساتھ — اوٹھاتا تھا یعقوب بھی سر پہ ہاتھ

بہت شکر حق کا وہ کرتا رہا — محبت کا وہ سانس بھرتا رہا

کیا راہ کو اوسنی جب اور طے — ملی اسکو اک راہ مین [illegible]

جو دیکھے تو ہین شیخ چالیس ہزار — وے ہین سب کے سب خچرون پر سوار

سپید اون کے کپڑے بغایت لطیف — عمامے سرون پر بغایت نظیف

اور آگے غلام اون کے ہین دس ہزار — نہین ایک ان مین کوئی ریش دار

طرح موتیون کے چمکتا تھا رنگ — جنہین دیکھ دل بھی ہو جائے دنگ

اور ان سب کے بیچ مین دو جوان — جواہر مین تھا جسم انکا نہان

لگے کہنے یوسف کے بھائی تمام ❊ کہ کیا اسکا ہے ملک پر انتظام

ہوا مصر کے جبکہ آکر قریب ❊ تجمل کیا شاہ نے بس عجیب

ہوا بادپا پر سوار اس گھڑی ❊ ہوئے گرد پیش آکے خلقت کھڑی

ملوک اور وزیر اور سب اہل کار ❊ ہوئے گرد اس ماہ کے ہالہ وار

عجب طرح کا اس گھڑی تھا سماں ❊ زمین کو تکے تھا کھڑا آسمان

اسی شان و شوکت سے آگے بڑھے ❊ ہوئے مصر کے جا کے باہر کھڑے

گئے پیشوائی کو تھے باپ کے ❊ نظر ان پہ یعقوب کی جو پڑے

یہہ پوچھا کہ یہہ کسکی شوکت یہہ کل ❊ کہا تیرے گلزار کا ہے یہہ گل

یہہ یوسف ہے اور اسکے سارے امیر ❊ ہیں حاضر یہاں سب صغیر و کبیر

رہی دوری اک تیر پرتاب جب ❊ ہوا دل میں یعقوب بیتاب تب

لگے کہنے آہستہ سے کچھ کلام ❊ سمجھتا نہ تھا کوئی واں خاص و عام

یہہ کہتا تھا کنعان تھا بیت غم ❊ میرے ایسے خارج ہوئے ہیں قدم

ملا دوست سے جبکہ اس سے چھٹا ❊ رہا غم میں جب تک میں اس میں رہا

رہا نیم پرتاب جب وہ مقام ❊ ہوا خلق کا پھر تو واں ازدحام

پڑی جا کے یوسف پہ اسکی نگاہ ❊ اور انبوہ خلقت سے تھی تنگ راہ

ہوئے یعقوب مضطر لگا کہنے تب ❊ کہ تم کون ہو آتے ہو کس سبب

کہا ہم ہیں سارے تمہارے غلام ❊ یہ سب عورتیں باندیاں ہیں تمام

فرشتے بھی آسے زمین پر اُتر — عدد کی تھی اُنکے خدا کو خبر

وہان جبکہ یعقوب و یوسف ملے — کنول کی طرح سے دل اُنکے کھلے

جدائی کو کر یاد رونے لگے — وہ غم دلکا آنسو سے دہونے لگے

بہت دیکھ غمگین یہہ انکا حال — ہوئی سب فرشتونکو رقت کمال

کوئی وہان پہ رونے سے خالی نہ تھا — تھے اشک گویا کہ دُر تھے بہا

وہ غش جو کہ یعقوب کو آگیا — دھر اُنکو دیکھکر کو یوسف نے تھا

کہا روکے یوسف نے با اضطراب — کہ اے باپ لیکن نپایا جواب

وہین منہہ پہ لاکر کے جھڑکا گلاب — افاقت نہ آئی رہا اضطراب

فلما دخلوا علی یوسف اوی الیه ابویه

ہوئے جبکہ داخل وہ یوسف کے پاس — سو یوسف تو رہتے تھے ہر دم اداس

رکھا دونون ماباپ کو اپنے گھر — کہ اُن کے قدم سے ہو گھر بہرہ ور

مراد اس جگہہ ماں سے خالہ کو جان — کہ راحیل پہلے مری تھی [illegible]

وقال ادخلوا مصر ان شاء الله آمنین

کہا پھر یہہ یوسف نے یعقوب سے — کہ اب شہر کو چلیے تشریف لے

خدا نے جو چاہا تو امن و امان — رہینگی ہمین اور تمہین جاودان

ہوا پہلے باہر شہر کے ملاپ — چلے شہر مین وہان بیٹے و باپ

ہوا تھا نہین مصر مین تب نزول — یہہ تھا قول یوسف کا قبل از دخول

وقال یا ابت هذا تاویل رؤیای من قبل قد جعلها ربی حقا وقد احسن بی اذ اخرجنی من السجن

اتفاقاً جو آئی تو پھر یون کہا | کہ پھر کہہ تو گذرا ہے جو ماجرا
کہا باپ سے تب پوچھ اس ذکر کو | گئی تجھ سے تیری ملاقات ہو
دلون کی مصیبت کو کر یاد مت | تو غم دیکے مجھکو برباد مت
جو جانا خدا نے وہی سو ہے ہوا | نہ کچھ ذکر کر اب سفر با مضا
کہا ابن عباس نے یہہ سنو | ملے جب وے آپس مین محبوب دو
کہا یہ کہ یوسف نے یون باپ سے | کہ پوچھون ہون اکبات مین آپ سے
ہوئی ہم سے پھر تیری خبر کم | گئی روتے روتے تمہاری بصر
یہہ دنیا کا قصہ ہوا چند روز | قیامت کا ہے سوچ دل مین ہنوز
وہان بھی ملول تجھ سے مین یا نہین | بیان اسکا مجھ سے کیجے کہین
کہا تجھ کو اس بات کا کیا ہے غم | ملا دے گا مجھ کو خدا کا کرم
مگر گر کہین سلب ایمان ہو | تو البتہ ملنا نہین جان لو

ورفع ابویه علی العرش

بٹھایا تھا یوسف نے ماباپ کو | اُسی تخت پر جس پہ بیٹھا تھا وو
اور آگے تھے سب بھائی اُسکے تمام | تلے اُس مین سب بیٹھے تھے شاد کام

وخروا له سجدا

کیا سب نے یوسف کو اُس دم سجود | ہوئی اُسکے گھر کی اُسی سے نمود
شریعت مین انکی نہ تھا اسکا ڈر | کہ سجدہ بشر کو کرے گر بشر

ان ربی لطیف لما یشاء انه هو العلیم الحکیم

وہ ہیگا علیم اور دانا حکیم ۔ رہے جبکہ یوسف خلافت عظیم

کہا سب نے جب اسکو اکرام کا ۔ تو پھر بھائیون نے یہ ان سے کہا

شفاعت کرو تم ہماری ذرا ۔ کہ وے بخش دیوے یوسف ہماری خطا

کہا پھر یہ یوسف سے یعقوب نے ۔ کہ یوسف خطا انکی تو بخش دے

کہا پھر یہ یوسف نے میرے گواہ ۔ فرشتے ہین سب اور یہ میر الہ

کہ مین نے خطا بخش دی انکی سب ۔ یہی ہے رضا میری اسوقت اب

کہا باپ کو پھر یوسف نے یون ۔ تمہین مصر مین اپنے ہر دم رکھون

رہین زندہ جب تک کہ آپ اور ہم ۔ نہ آپ یہان ہوو ین جب تلک ایکدم

دیا اسکو یعقوب نے یون جواب ۔ نہین مصر مین رہنا مجھکو صواب

تو خارج بنا مصر کے اک مکان ۔ کہ حق کی عبادت کرون مین وہان

کرون شکر مین نعمتون کا ادا ۔ کہ تا ہووے راضی ہمارا خدا

میان تو بنا ایک بیت سرا اور ۔ ذرا اسکی بن جان کرنے کے غور

میرے پاس آیا تو کر رات کو ۔ وہان تک کے سویا تو کر رات کو

کہ سونگھے تیری بو ہمارا دماغ ۔ میرے دل کا روشن ہوا چراغ

یہ کی بات یوسف نے اسکی قبول ۔ کہ تا ہو نہ یعقوب دل مین ملول

دیا حکم یوسف نے معمار کو ۔ کہ جلدی مکان ایک بنیاد ہو

نہ ہو مصر مین اور نہ ہو دور تر ۔ حوالی مین ہو مصر کے جلوہ گر

یہان تک تو سب زندگی کا تھا حال اب آگے سنو تم کچھ مقال
نہین یہان کسیکو ثبات و بقا ہر ایک شے کو اکدن ہے آخر فنا
نہین اسمین کچھ فرق ہے نیک و بد کسی کی نہین زندگانی ابد
جو آیا ہے یہان ایک دن جائیگا وہان جا کے اپنا کیا پائیگا
وسائے اسکے مین ہو ولی ہووے نبی سبھی ہر ایک کے یہان موت پیچھے لگی
ثبات و بقا ذات باری کو ہے وہی ایک ہے جو ہمیشہ رہے
رہے کچھ یعقوب و یوسف بہم کسی طرح کا تھا نہ رنج و الم
دگرگون ہوتی گردش آسمان چمن مین لگی چلنے باد خزان
ہوا حکم خالق کا جبریل کو کہ یعقوب کو جا کے آگہ کرو
کہ مقصد تیرے سب بر آئے تمام ملا اپنے یوسف سے ہو شاد کام
اُسے مصر کا تو نے دیکھا عزیز دکھا دی تیری تجھ کو آنکھون سی چیز
تمھین چاہیے مصر سے اب چلو بس اب سیدھے کنعان کی تم راہ لو
کہ فرعون والونکا ہے یہ مکان تمھین یہان کے رہنے مین ہے کیا زیان
زیارت وہان اپنے آبا کی کر کہ دن موت کے آئے نزدیک تر
بلا کر کے یوسف کو یعقوب نے کہا اس طرح خلق کے محبوب نے
کہ جبریل نے دی ہے مجھ کو خبر کہ کنعان کو جاؤن مین اب جلد تر
وہان قبض ہووے میری جان روح کا کرون ذکر قدوس سبوح کا

یہہ دیکھا کہ کرسی ہے یاقوت کی / براہیم بیٹھے ہیں اسحاق بھی

ذبیح اور اسحاق ہیں دو طرف / براہیم ہیں بیچ میں ہم کتف

یہہ کہتے ہیں اب تو اب بیٹے اُتر آ / کہ تھا تو خوشی سے تھا پھر فدا

دیا اُس نے اُٹھتے ہی ناقہ کو چھوڑ / کہا مصر کی طرف تو منہہ کو موڑ

یہہ کہہ دے ابھی جا کے یوسف سے تو / میری ساری اولاد کے روبرو

کہ یعقوب جا اپنے رب سے ملا / یہہ مضمون ناقے کو سمجھا دیا

کیا ناقے نے اُسکا کہنا قبول / ہوئی اُسکی جانب سے ناقہ رسول

اُٹھا پھر تو یعقوب وہانسے شتاب / کہ تا رفع ہووے نفس سے یہہ اضطراب

جو دیکھا تو اک قبر ہے وہان کھدی / وہ ہے عنبر و مشک سے سب بھری

فرشتہ وہان موت کا آ گیا / طلیح اور پاکیزہ صورت بنا

وہان روح یعقوب کی قبض کی / قدم اور جنبش رہی نبض کی

فرشتوں نے آکر پڑھی وہان نماز / کیا دفن اُس قبر میں با نیاز

فرشتہ وہ میکال و جبریل تھا / کہ جسنے اُسے دفن آکر کیا

روایت ہے بعضون نے یہان یون کہے / یہہ تاریخ والون نے اسکو لکھے

کہ آدم کی صورت بعینہ بنا / وہ آیا فرشتہ جو تھا موت کا

کہا اُس سے یعقوب نے تو بتا / کہ یہہ قبر کسکی ہے بہر خدا

کہا ایک بندے سے رب کا فہیم / ہوا اُس پہ فضل خدائے کریم

ہوئی زندگی اُنکی دو سو برس
پھر اس بعد تو تا یہ تن کا قفس

فلک پر گیا لے فرشتہ وہ جان
ہوئے جمع جبریل و میکال وہان

فرشتے بہت اُنکے ہمراہ تھے
ہوئے غسل میں پھر شریک اُنکے

جنازا اُنکی پڑھکر کیا دفن وہان
جہان مدفن اسحاق کا تھا عیان

زبان پہلو قبر تھا برابر وہان
براہیم و اسحاق و یعقوب جان

تھی یہ بات کی جا میں وہان پہ قبر
دیا حق نے سب انبیا جسکو انکو

ہوا حکم خالق سے جبریل پر
کہ یوسف کو جا جلد دے یہ خبر

کہ خالق نے بھیجا ہے تجھ پر سلام
پھر اس بعد تمکو دیا ہے پیام

کہ یعقوب کی عمر آخر ہوئی
تمہیں چاہئے صبر اور دلدہی

لگا ہونے نزع اور ہوا غش میں
کہا حق نے میں ہوں مع الصابرین

لگا رونے یوسف یہ سنکر کلام
پھر اتنے میں ماتے کا آیا پیام

فرشتے اُنھے کھینچ لائے ادھر
کہا اس نے یوسف کی اچشم تر

وہ بولی تھی اُس وقت عبری زبان
سلام اس نے کہکر کیا یہ بیان

کہ یعقوب کا میں بدن لائی ہیام
ملا اپنے رب سے وہ جالا کلام

کہ بیٹے یہ خبر سنکے سب بھائی جمع
وے پردے تھے اور یوسف تھا شمع

ہوئے سب بیٹے پوتے صغیر و کبیر
ہوئے سب کے غم میں انکے اسیر

بہت روئے سب تھے ان تک تمام
وہ ناقہ بھی روتی رہی لیکے نام

فاطر السموات والارض انت ولی فی الدنیا والآخرة توفنی مسلما والحقنی بالصالحین

تو ہے خالق آسمان و زمین
میرا دین و دنیا میں تو

تیرے بیٹے پوتے ہین سب [illegible]
تیری موت ہرگز نہ آوے گی جان
غرض جب ہوئے سال سارے تمام
کہ اسلام کو سارے کر لین قبول
پھر یوسف اور سب اخوتین تبار
مسلمان ہوئے تھے جو چالیس ہزار
مکان مصر سے تھا وہ دس کوس پر
ہوا حکم ربکا کہ یہان اک مکان
رہے اسمین یوسف اور مومن سبھی
ہوا شہر تیار اسجا پہ سب
اٹھا ہاتھ یوسف نے پھر کی دعا
یہہ کہتے ہی پہنچے وہان جبرئیل
زمین کو دیا اسنے بازو سے چیر
پھر اس شہر مین ایک قلعہ بنا
پھر دروازون پر شہر کے یہہ لکھا
مدینہ یہہ ہے اسکا حرمین نام
بنائے دوکان اور بازار سب

نہ دیکھے تو جب تک انہین [illegible]
برس سات باقی ہین اسکے وہان
دیا مصریون کو پھر [illegible] اذن عام
رہون دل مین لیکے نہ تا مین ملول
کیا خارج مصر سب نے قرار
وے سب ساتھ یوسف کے [illegible]
یہان جا کے یوسف رہا [illegible]
سبھے اور بسے شہر دار الامان
حرم نام اسکا رکھا ہم نے اب
کہا سب نے پانی نہین اسمین اب
کہ یا رب یہہ بر لا امید [illegible]
بحکم خداوند رب جلیل
ہوئی نہر جاری بحکم قدیر
نہایت عظیم اور صفت مین [illegible]
یہہ جب شہر یوسف کی سعی بنا
بنایا ہے یوسف نے اسکا تمام
بنا شہر سارا نہایت عجب

یہہ نکتہ ہے باریک سن کان دھر — نبی اسلیئے ہین نہ جنس بشر

کہ مائل ہے ہر جنس ہم جنس پر — ملک سے ملک اور بشر سے بشر

کبوتر نہ ہووے کبھی جفت زاغ — نہو کبک ہم آشیان کلاغ

نہ راغب ہو ناجنس پر دل کبھو — کرے سو طرح گرچہ وہ جستجو

نہو جن و انسانکی صحبت برآر — نہ انسان کا ہو ملک یار غار

ہے بالطبع ہر جنس کو میل جنس — اسیواسطے سب نبی ہانگے انس

بنی آدم اسواسطے ہین نبی — کہ دل مین لگے بات ہم جنس کی

فرشتے اگر ہوتے ہم پر رسول — نکرتا کوئی ان کا کہنا قبول

نبی گو حقیقت مین ہینگے بشر — ملک سے ہین اوصاف مین خوبتر

غرض بس وہ خدا عالم الغیب ہے — نہین اس سے پوشیدہ ہے کوئی شئے

کوئی بات حکمت سی باہر نہین — کوئی کام منشے سے اسکے باہر نہین

افلم یسیروا فی الارض

نہین کرتے کفار سیر جہان — کہ ہو حال پہلونکا ان پر عیان

کہ کس طرح ان پر ہوا ہے عذاب — کیا کس طرح ہم نے انکو خراب

سنو انہین سی تم بھی انجھنون کا حال — کہ کس طور سے سب ہوئے پائمال

جو منکر ہوا سب جہان نوح سے — تو کس طور سے ہم نے [illegible]

نہ باقی جہان مین رہا کوئی نیچ — دیا ہم نے سبکو شکنجے مین کھینچ

حتی اذا استیئس الرسل وظنوا انہم قد کذبوا

ہوئے جبکہ مایوس انبیا تھی	جو کفار نے انکی تکذیب کی
ہوا جب کہ رسولون کے دل کو یقین	نہ دے ایمان لانے کے ہرگز نہین

جاءہم نصرنا

مدد ہم نے اپنے رسولون کی کی	نہ چھوڑا کوئی اہل شرک کا فرقہ
ہوا جب ان پر ہمارے عذاب	ہوئے دونو عالم مین خوار و خراب

فنجی من نشاء

جسے چاہین ہم اسکو دیوین بچا	جسے چاہین اسکو کرین مبتلا
عذاب خدا سے بچے ہے وہی	نبی کی جو کرتا رہے پیروی

ولا یرد بأسنا عن القوم المجرمین

نہین کوئی ایسا کہ ٹالے بلا	بلا مین کرین جسکو ہم مبتلا
گنہگار کو ہم جو مبتلا کرین	ہمارے غضب سے وہ ہر دم ڈرین

لقد کان فی قصصہم عبرۃ لاولی الالباب

امم سابقہ کا کہ جو کہ حال	تو ہو پند گر ہے وہ صاحب کمال
ہوئے قصے سب انہین بند مین	جو ذی عقل ہین اور خردمند ہین
ہے قصہ یوسف کا اس سے مراد	کیا بھائیون نے جو اس سے فساد
جو کچھ اسکو ایذا و تکلیف دی	وہ ہے باعث عبرت ہر کسی